الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین (ترجمہ) مین تمکو اللہ سے
ڈرنے کی وصیت کرتا ہون اور اللہ نے تمکو وصیت کی ہے اور مین
اسکو تمپر چھوڑتا ہون اور تمہین اوسکو سپرد کرتا ہون بے شک مین تمکو (دوزخ
سے) ڈرانے والا اور (جنت کی) بشارت دینے والا ہون آگاہ ہو جاؤ
کہ اللہ کے ملکون اور بندون مین برتری نہ اختیار کرو کیونکہ اوس نے
کہا ہے ہمکو اور تمکو یہہ مکان آخرت اُن لوگون کے لئے ہے جو زمین پر
نہ برتری کا قصد کرتے ہین اور نہ فساد کا اور نکوئی آخرت کی متقین کے لئے
ہے اور کہا ہے کیا نہین ہے جہنم ٹہکانا غرور کرنے والون کا) بعد اس کے
لوگون نے غسل کے بابت دریافت کیا آپنے فرمایا جو قریب تر میرے
اہل سے ہین پہر کفن کو دریافت کیا آپنے ارشاد کیا میرے اسی کپڑون
مین کفنا دینا یا مصری کپڑا ہو یا حلہ یمانیہ ہو پہر نماز کے بارہمین پوچھا
آپنے کہا کہ مجھکو میرے سریر پر میرے قبر کے کنارہ رکھکر ایک
ساعت کیلئے باہر چلیجانا تا آنکہ ملائکہ مجھپر نماز پڑہ لین بعد ازان گروہ کے
گروہ مجھپر نماز پڑہنا پہلے میرے خاندان کے مرد نماز پڑہین بعد ازان اُنکی
عورتین پہر مین او تلہ دفن کیلئے بابت فرمایا کہ میرے خاندان والے مجھے قبر مین
رکھین۔ یہہ کہہ کر آپنے فرمایا کہ میرے پاس[1] دوات وکاغذ لاؤ مین

[1] یہہ قصہ بخاری ومسلم مین بروایت ابن عباسؓ مذکور ہے کہ آنحضرت (صلعم) نے
اپنی وفات سے چہار روز پہلے یوم پنجشنبہ کو صحابہؓ سے ارشاد فرمایا جسوقت کہ وہ حجرہ
مبارک مین حاضر تہے تملوگ میرے پاس دوات وکاغذ وقلم لاؤ تاکہ مین تمہارے لئے لکہدون
جس سے تملوگ میرے بعد گمراہ نہو لوگون نے دوات وقلم کے لانے اور نہ لانے مین اختلاف کیا
عمرؓ نے کہا کہ ہمارے لئے قرآن مجید کافی ہے جو ہمارے پاس ہے اور (باقی صفحہ ۲۵۲ مین)

تمکو کچھہ لکھہ دون تاکہ بعد اس کے نہ گمراہ ہو" لوگ اس مین اس بابت بحث ومباحثہ کرنے لگے تہوڑی دیر کے بعد جب پہر اس کلام کا اعادہ کرانا چاہا تو آپ نے ارشاد کیا کہ تم لوگ مجھے چہوڑ دو مین جس حالت مین ہون اچھا ہون اُس سے جسکی طرف تم مجھے بلاتے ہو۔ پہر آپ نے تین امور کی وصیت کی ایک یہہ ہے کہ مشرکین جزیرہ عرب سے نکالدئیے جائین۔ دوسرے یہہ کہ وفود کو جایزہ دیا جائے جیسا کہ ان کو جایزہ دیا جاتا تہا اور تیسرے سے آپنے خود سکوت کیا یا یہہ کہ راوی خود بہول گیا پہر آپ نے انصار کے حق مین وصیت فرمائی کہ یہہ لوگ میرے معاون و مددگار رہین مین اپنی قوم سے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۱) بے شک اُسوقت آپ کے درد زیادہ ہورہا تہا بعض صحابہؓ نے قول عمرؓ کی تائید کی اور بعض نے کہا کہ قلم دوات لانا چاہیے اسی اثناء مین کسی نے یہہ بہی کہدیا کہ ان کو اختلاط کلام ہوگیا ہے پہر جب آنحضرت (صلعم) نے اوس کلام کا اعادہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ پیغمبرون کے پاس شور و شغب کا کام نہین ہے اس روایت نے مسلمانون کے دو فرقہ مین ایک تفرقہ عظیم ڈال رکہا ہے۔ ایک گروہ یہہ کہتا ہے کہ عمرؓ نے بیجا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلافت کے بابت ضرور کچھہ لکہتے مسلمانون کے اختلاف کا کل بار عمرؓ کی گردن پر ہے دوسرا فریق کہتا ہے کہ عمر نے بہت صحیح اور درست کہا ہے عام قاعدہ ہے کہ لوگ اپنے اعزہ احباب کو حالت علالت مین تکلیف نہین دیا کرتے علاوہ اس کے عمرؓ نے یہی کہا نہ کہ قرآن مجید ہمارے لئے کافی ہے اور یہہ بہت درست ہے جو ضروری امور اور ارکان دین ہین وہ سب قرآن مجید مین مذکور ہین جیسا کہ اس واقعہ سے تین مہینہ پیشتر آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا سے ظاہر ہوتا ہے بلاشبہ اس بابت عمرؓ پر کوئی الزام لگانا اپنے مبلغ علم و استعداد کو ظاہر کرنا ہے عجیب بات ہے کہ قرآن مجید مین غیبت کی برائی ہو (باقی صفحہ ۲۵۳ مین)

بہاگ کرا نمین آملا پس تملوگ اپنے کریم ومحسن کے ساتہہ نیک سلوک کرو اورا ونکی غلطی سے درگزر کرو اے گروہ مہاجرین تم لوگ بڑہتے چلے گئے اور انصار نہین بڑہے ہین - پہر آپ نے مسجد کیطرف کے جتنے دروازے تہے سبہون کے بند کرنے کا حکم دیدیا باستثنار دروازہ ابوبکرؓ کے اور یہہ ارشاد کیا کہ مین کسیکو ابوبکرؓ سے اپنی صحبت مین افضل نہین جانتا ہون اور اگر مین کسیکو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو اپنا خلیل بناتا -

انتقال اس کے بعد پہر درد کی اسقدر زیادتی ہوئی کہ آپ بیہوش ہوگئے امہات المومنینؓ اور فاطمہؓ و عباسؓ و علیؓ سب کے سب آپ کے گرد آکر مجتمع ہوگئے اس عرصہ مین نماز کا وقت آگیا اور دین کسی قدر خفت معلوم ہوئی بیہوشی جاتی رہی لیکن ضعف سے اوٹھہ نہ سکتے تہے آپنے حاضرین سے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ ابوبکرؓ کو نماز پڑہانے کو کہو ام المومنین عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ (ابوبکرؓ) ایک ضعیف و رقیق القلب ضعیف الصوت آدمی ہین آپ کی جگہہ پر کہڑے ہوکر نماز نہ پڑہا سکین گے عمرؓ کو اس امر پر مامور فرمایئے آپ نے اس سے انکار کرکے ابوبکرؓ کو امامت پر مامور کیا -

ابوبکرؓ نماز پڑہا رہے تہے کہ آنحضرت (صلعم) درد کے خفیف ہوجانے سے باہر تشریف لائے ابوبکرؓ نے پیچہے ہٹنے کا قصد کیا آپ نے ابوبکرؓ کا مونڈہا پکڑکے دبادیا اور اونکو جگہہ سے نہ ہٹنے دیا اور خود اون کے پہلو مین بیٹہکر نماز پڑہنے لگے تا آنکہ ابوبکرؓ نے نماز تمام کی اس کے بعد پہر اونہون نے آپکی علالت کی حالت مین تیرہ نمازین پڑہائین - حالت نزع مین آپ کے پاس ایک پیالہ پانی سے بہرا ہوا رکہا تہا بار بار آپ اپنا دست مبارک اس سے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۲) جو نے چہوٹے قصہ مذکور ہون اور مذکور نہو تو خلافت کا بیان جو ہمارا ایمان ہے -

تر فرما کر چہرۂ منور پر پہیرتے اور فرماتے تہے اللھم اعنی علی سکرات
الموت (اے خدا میری مدد کر سکرات موت پر) پس جبکہ یوم دوشنبہ کا آیا
اور یہی دن آپ کے وفات کا ہے صبح کی نماز کے وقت آپ سر مبارک مین
ایک پٹی باندہے ہوئے باہر تشریف لائے اسوقت ابو بکرؓ لوگون کو نماز
پڑہا رہے تہے ابو بکرؓ نے اس مرتبہ بہی نماز سے پیچہے ہٹنے کا قصد کیا آپ نے
انکو پہر اپنے ہاتہہ سے کوٹا دیا اور داہنی طرف بیٹہکر نماز ادا کی بعد از ان
لوگون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا ایھا الناس سعرت النار و قبلت
الفتن کقطع اللیل المظلم وانی واللہ ما تمسکون علی بشئ
انی لم احل الا ما احل القرآن ولم احرم الا ما حرم القرآن
(ترجمہ اے لوگو آگ بہڑک اوٹہی اور فتنہ آگیا مثل اندہیری رات کے ٹکڑے
کے اور بے شک مین واللہ نہ تمسک کرو تم مجہپر کسی چیز کا بے شک مین نے نہین حلال کیا
مگر اسکو جیسے کہ قرآن نے حلال کیا ہے اور نہین حرام کیا مین نے کسی چیز کو مگر اسکو
جسے قرآن نے حرام کیا ہے) جب آپ نے اپنا سلسلہ کلام ختم کیا تو ابو بکرؓ نے کہا کہ
"ہم دیکہتے ہین کہ آپ نے اللہ کی عنایت سے نہایت خوشی سے صبح کی جیسا کہ
ہم چاہتے تہے" ابو بکرؓ یہہ کہہ کر اپنے اہل کے پاس سنخ مین چلے گئے اور آنحضرت
(صلعم) اپنے مکان مین تشریف لائے اور عایشہؓ کے گود مین سر رکہکر لیٹ گئے
اس اثناء مین عبدالرحمن بن ابی بکر ایک تر مسواک ہاتہہ مین لئے ہوئے حاضر
ہوئے آپ نے اوسکی طرف غور سے دیکہا عایشہؓ صدیقہ سمجہہ گئین کہ آپ مسواک
چاہتے ہین پس جنابہ موصوفہ نے اپنے بہائی کے ہاتہہ سے مسواک لیکر اپنے
دانتون سے خوب چبلا جب وہ نرم ہوگئی تو آنحضرت (صلعم) کو دیا آپ نے
لیکر مسواک کیا پہر اوسکو چہوڑ کر اپنے سر مبارک کو عایشہؓ کے سینہ پر رکہہ کر

پاؤن پہیلا دیئے رہ رہ کر آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہوتا جاتا تہا تا آنکہ دوپہر کے قریب اس دار فانی سے آپ نے انتقال فرمایا عایشہ رض فرماتی ہین کہ آنحضرت (صلعم) کا انتقال میرے سینہ وحلق کے درمیان مین ہوا ہے دوشنبہ کے دن دوپہر کے وقت جبکہ دو راتین ربیع الاول کی گذر چکی تہین اور اگلے دن سہ شنبہ کو بعد دوپہر مدفون ہوئے۔

آنحضرت (صلعم) کے انتقال ہوتے ہی صحابہ رض مین ایک عظیم پریشانی پہیل گئی جو شخص اس واقعہ کو سُنتا تہا حیران وششدر رہو جاتا تہا نہ تو ان کے ہوش وحواس باقی تہے جو اسوقت حجرہ شریفہ اور مسجد اقدس مین موجود تہے اور نہ وہ حیرت وپریشانی سے بری تہے جو یہہ خبر سنکر جوق جوق چلے آتے تہے ابوبکر اسوقت اپنے اہل کے پاس سنح مین گئے ہوئے تہے عمر ابن الخطاب رض اور اکثر اجلہ صحابہ موجود تہے عمر ابن الخطاب رض اس حادثہ ناگہانی سے متحیر ہوگئے کچہہ ہوش وحواس نرہا تلوار کہینچکر کہڑے ہوگئے اور آواز بلند سے کہنے لگے ان رجالا من المنافقین زعموا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات وانہ لم یمت وانہ ذہب الی ربہ کما ذہب موسی ولیرجعن فیقطعن ایدی رجال وارجلهم (بے شک منافقون کے چند لوگ گمان کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کر گئے ہین حالانکہ وہ نہین مرے اور بے شک وہ اپنے رب کے پاس گئے ہین جیساکہ موسیٰ گئے تہے اور بے شک وہ واپس آئینگے پس لوگون کے ہاتہہ اور اون کے پاؤن کاٹینگے) عمر رض جوش وغضب مین یہہ کہتے جاتے تہے کسی کی مجال نہ تہی کہ کوئی شخص اون سے یہہ کہتا کہ تم تلوار نیام مین کرلو (آنحضرت (صلعم) کا انتقال ہوگیا ہے) اس

عرصہ مین یہہ واقعہ جانگذار سنکر ابوبکرؓ آپہونچے اور سیدہے حجرۂ مبارک مین
جاکر عائیشہؓ کے گود سے سر مبارک لیکر بغور دیکہہ کر کہا میرے مان باپ آپ پر
قربان ہون بے شک آپ نے اوس موت کا ذایقہ چکہا جسکو اللہ تعالیٰ نے
آپکے لئے لکہا تہا اور اب ہرگز اس کے بعد آپ کو موت نہ آئیگی ۔ انا للہ
وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے باہر آئے عمر ابن الخطابؓ لوگون سے
وہی باتین کہہ رہے تہے کہ ابوبکرؓ نے عمرؓ سے کہا چپ رہو عمرؓ نے کچہہ بہی خیال نہ کیا
ابوبکرؓ دوبارہ کہنا نامناسب سمجہکر علیحدہ کہڑے ہوکر لوگون سے مخاطب
ہوئے جسقدر آدمی عمرؓ کے پاس مجتمع تہے وہ سب عمرؓ کو تنہا چہوڑکر ابوبکرؓ کے
پاس چلے آئے اسوقت انہون نے بعد حمد وثنا کے یہہ خطبہ پڑہا ایہا الناس
من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان
یعبد اللہ فان اللہ حي لا یموت ثم تلا وما محمد الا رسول
قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ
اعقابکم ومن ینقلب علیٰ عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً وسیجزی اللہ
الشاکرین (ترجمہ اے لوگو جو شخص محمدؐ کی پرستش کرتا رہا ہو پس بے شک
محمدؐ مر گئے اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہو پس بے شک اللہ زندہ ہے
نہین مرے گا (پہر انہون نے پڑہا) اور نہین تہے محمدؐ مگر اللہ کے بہیجے ان سے
پہلے اور بہی رسول آئے ہین پس کیا اگر یہہ مر جائین یا مارے جائین تو تم لوگ
اپنے پچہلے عادت کیطرف لوٹ جاؤگے اور جو شخص لوٹ جائیگا اپنی پچہلی عادت
پس وہ ہرگز کچہہ نقصان نہ پہونچائیگا اللہ کو اور عنقریب اللہ شاکرین کو
جزا دے گا) ابوبکرؓ کی زبان سے ان آیات کا نکلنا تہا کہ لوگون کے خیالات
بدل گئے اور دفعۃً حیرت کا عالم ایسا دور ہو گیا کہ گویا اس سے پہلے وہ

نہین تہا اس تغیر و تبدل فوری سے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ صحابہؓ اس آیت کے نزول کا حال ہی نہ جانتے تہے عمرؓ کہتے ہین کہ پہلے مین نے ابو بکرؓ کے کہنے پر مطلق خیال نہین کیا تہا لیکن جسوقت انہون نے یہہ آیت پڑہی تو مجہے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ آیت ابہی نازل ہوئی ہے مارے خوف کے میرے پاؤن تہرا گئے اور اس قدر کپنے کہ مین زمین پر گر پڑا اور مین نے یہہ سمجہہ لیا کہ آپؐ کا انتقال ہوگیا۔

یہی باتین ہو رہی تہین کہ ایک شخص نے آکر یہہ خبر دی کہ انصارؓ سقیفہ بنو ساعدہ مین مجتمع ہین اور وہ سب سعد بن عبادہؓ کی بیعت کیا چاہتے ہین اور انمین سے اکثر یہہ بہی کہتے ہین منا امیر و من قریش امیر (ایک ہم مین سے امیر ہو اور ایک امیر ہو قریش سے) ابو بکرؓ و عمرؓ معہ ایک گروہ مہاجرین صحابہؓ کے اس شور و غل کے روک تہام کو سقیفہ بنو ساعدہ کیطرف گئے اور علیؓ و عباسؓ اور اون کے دونون لڑکے فضلؓ و قثمؓ و اسامہؓ بن زیدؓ آنحضرت (صلعم) کی تجہیز و تکفین پر متعین ہوئے۔

تجہیز و تکفین علیؓ آپؐ کے پشت مبارک کو ٹیک لگائے ہوئے غسل دے رہے تہے اور عباسؓ اور اون کے دونون لڑکے کروٹ پہراتے جاتے اور اسامہؓ و شقرانؓ پانی ڈالتے تہے ان لوگون نے قبل غسل دینے کے اس امر مین اختلاف کیا تہا کہ آپ کو برہنہ کر کے نہلائین یا کہ معہ کپڑے کے۔ ناگاہ مکان کے باہر سے یہہ آواز آئی "کپڑے نہ اوتارے جائین آپکو معہ کپڑے کے نہلاؤ" پس ان لوگون نے ایسا ہی کیا۔ بعد غسل دینے کے تین کپڑے کفن میں کفنایا دو تو سفید تہے اور ایک بردیمانیہ تہی۔ پہر قبر کہودنے والون کو بلایا ایک ان مین سے لحد بناتا تہا اور دوسرا بغلی کہودتا تہا صحابہؓ کا اسمین بہی باہم اختلاف ہوا کوئی کہتا تہا کہ لحد (صندوقی) قبر کہودی جائے اور کسی کی

رلے بغلی قبر بنانے کی تہی عباسؓ نے دو شخصون کو ان دونون آدمیون
کے بلانے کو بہیجا اور اللہ تعالیٰ سے یہہ دعا کی کہ جو قبر اپنے نبی کے لئے پسند
کرتا ہو اسکو بہیج - پس وہی شخص پہلے آیا جو قبر صندوقی بناتا تہا یعنی ابو طلحہؓ
زید بن سہیل یہی اہل مدینہ کی قبر کہودا کرتے تہے چنانچہ انہون نے رسول اللہ
(صلعم) کے لئے صندوقی قبر بنائی -

اور جب یوم سہ شنبہ کو آپکی تجہیز سے فراغت ہوئی اور آپ کو آپ کے مکان کے سریر پر رکہا تو پہر صحابہؓ نے آپ کے مقام دفن مین اختلاف کیا بعضے کہتے تہے کہ مسجد مبارک مین دفن کئے جائین اور بعضے کہتے تہے اپنے ہی مکان مین - ابو بکرؓ نے کہا کہ مین نے آنحضرت (صلعم) سے سُنا ہے" آپ فرماتے تہے کہ کسی نبی کی روح نہین قبض کی گئی مگر وہ وہین دفن کیا گیا ہے جہان پر اوسکی روح قبض کی گئی ہے"- لوگون نے یہہ سنتے ہی آپ کے فرش کو (جسپر آپ کا انتقال ہوا تہا) اوٹہا دیا اور اسی جگہہ پر قبر کہودی گئی بعد اس کے گروہ گروہ پہلے مرد تب عورتین تب لڑکے تب غلامون نے نماز پڑہنی شروع کر دی کوئی کسی کی امامت نہ کرتا تہا پہر آپ نصف شب چارشنبہ کو دفن[1] کئے گئے - عائشہؓ کہتی ہین کہ یہہ واقعہ ربیع الاول کی بارہوین شب کا تہا اس حساب سے ہجرت کے دس سال پورے ہو گئے اور ترسٹہہ [63] برس کی عمر مین آپ کا انتقال ہوا لیکن بعضے پینسٹہہ [65] بعضے ساٹہہ [60] بہی بتلاتے ہین واللہ اعلم

[1] علماء سیر و تواریخ نے لکہا ہے کہ پہلے قبر مین علیؓ اور فضل و قثم پسران عباسؓ و شقرانؓ اوترے تہے بعد اس کے اوس بن خولی انصاریؓ نے علی سے کہا خدا انکو سمجہائے ہمارا بہی حصہ رسول اللہ (صلعم) مین ہے علیؓ نے یہہ سنکر اوس بن خولیؓ کو قبر مین اوترنے کی اجازت دی پس یہی چار بزرگ تہے جنہون نے آپکو قبر مین اوتارا -

مُترجم یہہ واقعہ بہی منجملہ اون واقعات کے ہے جس سے اسلام مین بہت بڑا تفرقہ
اور اختلاف بڑ گیا ہے لیکن اگر دیدہ بصیرت سے تعمق و غور کی عینک لگا کر دیکہا جائے
تو نہ تو اختلاف باقی رہجاتا ہے اور نہ پہر کسی بحث و کلام کا موقع ملتا ہے اکثر معتبر
و مستند کتب تواریخ و سیر کے مختلف مقامات کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
چہبیس ۲۶ صفر یوم دوشنبہ کو آنحضرت (صلعم) نے لوگون کو رومیون کے جہاد کی
تحریک اور تیاری کا حکم دیا اور یوم سہ شنبہ ستائیس ۲۷ صفر کو اسامہؓ بن زید
امیر لشکر مقرر کئے گئے چہارشنبہ اٹہائیس صفر کو باوجودیکہ آپ علیل ہو چکے تہے
خاص اپنے دست مبارک سے ایک نشان درست کر کے اسامہؓ کو دیا اور یہہ فرمایا
اغز بسم اللہ وفی سبیل اللہ وقاتل من کفر باللہ (ترجمہ
جہاد کر اللہ کے نام پر اور اللہ کی راہ مین اور لڑ اُس سے جو اللہ کے ساتہہ کفر
کرے) اسامہؓ یہہ نشان لئے ہوئے باہر آئے اور بریدہ بن الحصیب اسلمیؓ کو دیکر
لشکر اسلام کا انکو علم بردار بنا کر مدینہ سے کوچ کیا بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ
مہاجرین و انصار کو اس جہاد مین شریک ہونے کا حکم دیا تہا از انجملہ علی و
عباس و ابوبکر و عمر و عثمان و سعد بن ابی وقاص و ابو عبیدۃ بن الجراح
و سعد بن زید و قتادہ بن النعمان و سلمہ بن اسلم (رضی اللہ عنہم) تہے لیکن
روانگی کیوقت چونکہ آپ کا زمانہ علالت شروع ہو گیا تہا آپ نے باجازت
اُسامہ علیؓ و عباسؓ کو روک لیا تہا اور راجلہ صحابہؓ اسامہؓ کے ساتہہ
مدینہ سے نکلکر جرف مین خیمہ زن ہوئے اس مقام سے کوچ کی نوبت
نہ آئی تہی کہ آخر روز چارشنبہ و اول شب پنجشنبہ مین آپ کی علالت زیادہ
ہو گئی جس سے ایک تہلکہ عظیم پیدا ہو گیا۔ آپ نے اوسیدن وقت عشاء
سے ابوبکرؓ کو بلا کر نماز پڑہانے پر متعین فرما دیا۔ اسوجہ سے اُسامہؓ نے بہی جرف سے

آگے بڑہنے کی جرأت نہ کی اور جو صحابہؓ انکے ہمراہ تھے وہ ان سے اجازت لیکر
آنحضرت (صلعم) کے دیکہنے کو آتے تھے تا آنکہ یوم دوشنبہ کا آیا اس دن
بہ نسبت اور پچھلے دنون کے مرض کی شدت مین کمی رہی بلکہ بعضون کا یہہ
خیال ہوا کہ آپ اچھے ہوگئے اسامہؓ بن زیدؓ یہہ سُنکر بقصد کوچ سوار ہو رہے
تھے کہ ام ایمنؓ مادر اسامہؓ نے کہلا بہیجا کہ آنحضرت (صلعم) حالتِ نزع مین
ہین اسامہؓ اور کل صحابہؓ اس خبر قیامت اثر کے سُنتے ہی جرف سے مدینہ مین
افتان و خیزان آگئے بریدہؓ نے نشان کو لاکر حجرہ کے دروازہ پر کہڑا کر دیا۔
جب دوپہر کے وقت آپ کا انتقال ہوگیا تو اور زیادہ شور و غل برپا ہوگیا
کسی کے ہوش و حواس بجا نہ رہے ایک تہلکہ عظیم برپا ہوگیا عمرؓ یہہ کہہ رہے تھے
کہ رسول اللہ (صلعم) کا انتقال ہی نہین ہوا عثمانؓ ایک سکتہ کے عالم مین
پشت بدیوار بیٹھے ہوئے تھے نہ کسی سے بولتے تھے نہ کسیکی بات کا کچھ جواب
دیتے تھے علیؓ روتے روتے بیہوش ہوگئے عباسؓ ادہر اودہر حیران پہر رہے تھے
عایشہؓ سر مبارک اپنے سینہ پر لئے ہوئے بیٹھی تہین اس اثنا مین ابوبکرؓ کو
خبر ہوئی اور وہ آگئے اونہون نے پہلے عایشہؓ کے سینہ پر سے سر مبارک لیکر
روشنی کیطرف دیکہا پیشانی پر بوسہ دیکر اچھے زندہ رہے اچھے مرے کہہ کر
لٹا کر باہر آئے عمرؓ برہنہ شمشیر لئے ہوئے باربار مامات رسول اللہ (صلعم)
کہہ رہے تھے لوگونکا ایک ہجوم لگا ہوا تہا ایسے نازک وقت مین ابوبکرؓ ہی کا
کام تہا کہ انہون نے نہایت استقلال و دانائی سے عمرؓ کے جوش اور لوگون کے
شور و غل کو دفع کیا یہہ وہ وقت ہتا کہ تہوڑی سی تحریک بڑے سے بڑے
فتنہ کا دروازہ کہول سکتی تہی جو پہر تا قیامت نہ بند ہوتا اور نہ کوئی اسلام کا
نام جانتا اس شور کے کم ہوتے ہی سقیفہ مین ایک دوسرا ہنگامہ شروع ہوگیا

جو اس سے زیادہ خوفناک تہا جس مین انصار رض و مہاجرین رض ایک دوسرے سے گتہا چاہتے تہے ابوبکر رض نے اس موقع پر پہر نہایت سنجیدگی و عقل سے کام لیا اور درحقیقت یہہ اونہین کا کام تہا کہ اونہون نے فوراً آنحضرت (صلعم) کے تجہیز و تکفین پر بنو ہاشم کو متعین کیا جنکو قبل از انتقال خود پیغمبر خدا نے تجہیز و تکفین کو فرمایا تہا اور خود معہ عمر رض و اجلہ صحابہ رض سقیفہ مین پہونچکر فتنہ و فساد کے اس دروازہ کو بند کردیا جس کے کہلنے کے بعد عرب سے دین اسلام کم سنی ہی مین جلا وطن ہوجاتا اور پہر اسکا نام لینے والا صفحہ دنیا پر نہ ملتا الا ماشاء اللہ۔

ابوبکر رض ان اہم امور سے جنکو دین کے ساتہہ نہایت قوی تعلق تہا فراغت پاکر تجہیز و تکفین مین آکر شریک ہوئے اور سہ شنبہ کے دن دوپہر کے بعد دفن کیا جیسا کہ معتبر کتب تواریخ و سیر مین بالفاظ ودفن من الغد نصف النہار حین زاغت الشمس یوم الثلاثاء (اور دفن کیے گئے اگلے دن دوپہر کے وقت یوم سہ شنبہ کو) مرقوم ہین اور یہی اصح الروایات ہے۔

بعض کہتے ہین کہ آپ تین دن تک بے گور و کفن باقی رہے دفن نہین کیے گئے اس طرح پر کہ آپ کا انتقال یوم دوشنبہ وقت شب کو ہوا اور شب چارشنبہ کو نصف شب کے وقت دفن کیے گئے۔ میرے نزدیک اس روایت کے رو سے بہی تین دن نہین ہوتے کیونکہ دوشنبہ کا دن گذر کر شب کے وقت انتقال ہوا جو کہ سہ شنبہ کی شب تہی پہر سہ شنبہ کو دن کے وقت آپ نہین دفن کیے گئے بلکہ رات کیوقت (جو کہ چارشنبہ کی شب تہی) مدفون ہوئے اس حساب سے تقریباً ایک شب و روز کے بعد آپ دفن کیے گئے لوگون نے نافہمی سے اودہر شب سہ شنبہ کے ساتہہ دن کو بہی شمار کر لیا جس دن درحقیقت آپ

موجود تھے لیکن علیل و حالت نزع مین - اور راید ہر شب چارشنبہ کے ساتھہ چارشنبہ کے دنکو بھی لیلیا جس کی رات ہی کو تجہیز و تکفین و تدفین سے فراغت ہو گئی تھی منشار اس غلطی کا شاید لیلۃ الاربعار ہے جس کے معنی ہین شب چارشنبہ - اہل عرب ہر رات کو اگلے دن مین شمار کرتے ہین مثلاً لیلۃ الاربعار اوس رات کو کہین گے جس کے آگے چارشنبہ کا دن آئے گا اور عجمی ہر رات کو موجودہ دن کا تابع جانتے ہین مثلاً لیلۃ الاربعار (شب چارشنبہ) اُس رات کو کہین گے جو چارشنبہ کے دن کے بعد آئے جو عرب کے نزدیک درحقیقت لیلۃ الخمیس (شب پنجشنبہ ہے)

اور بعضون کا یہہ خیال ہے کہ بیعت ابوبکرؓ کے بعد تجہیز و تکفین کا کام شروع ہوا تھا،

اگر یہہ روایت بجائے خود صحیح مان لیجائے تو بھی رسماً یہہ طریقہ نہایت درست معلوم ہوتا ہے - قاعدہ ہے کہ جب کسی جلیل القدر شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو جب تک کوئی اوسکا جانشین یا گھر کا پیشوا نہین ہو جاتا اوسوقت تک کوئی کام نہین ہو سکتا کیونکہ اس جلیل القدر شخص کے مرنے سے گھر یا خاندان یا ملک و حکومت یا شہر بے سردار کے رہجاتا ہے سب کے سب ایک مساوی درجہ مین ہو جاتے ہین اور ایک حیرت و سکتہ کی حالت اون پر طاری ہو جاتی ہے جسوقت کوئی شخص اونکا قایم مقام ہو گیا یا اُس نے اوس گھر یا خاندان کا کام اپنے ہاتھہ مین لیلیا تو فوراً اوس کے حکم سے کل کام ہونے لگے - اگر ابوبکرؓ ایسے ہنگامہ مین جسوقت کہ کسی کے ہوش و حواس بجا نہ تھے پیش پیش نہ ہو گئے ہوتے تو عمرؓ کو ان کے پرجوش کلام سے کون روکتا عایشہؓ کے سینہ پر سے سر مبارک کون اُٹھاتا سقیفہ مین انصارؓ و مہاجرینؓ کے جھگڑے کو کون ختم کرتا مرتدین کا کون قلع قمع کرتا -

واقعات بالا کے دیکھنے والے بخوبی سمجھہ لین گے کہ یہہ امور اہم تھے جنکو

ابوبکرؓ نے انجام کو پہونچایا علاوہ برین آنحضرت (صلعم) نے توبجواب سوال فرمادیا تہا کہ مجہکو میرے خاندان والے نہلائین پہر کونسا موقع تہا کہ ابوبکرؓ دخل در معقولات کرنے کو شامل ہوجاتے وہ لوگ تجہیز و تکفین مین مصروف ہی ہوگئے تہے وہان چُپکے کہڑے رہنا مناسب تہا یا ان جہگڑون کا رفع کرنا اصلی واقعات جو بعد انتقال آنحضرت (صلعم) پیش آئے یہی ہین مین نے ان کو بے کم وکاست بلا رورعایت نہایت صحیح ومستند کتابون سے منتخب کرکے لکہا ہے مجہے کیسیکی طرفداری سے کوئی تعلق نہین ہے۔

حلیہ مبارک آنحضرت (صلعم) نہ بہت طویل القامت تہے اور نہ زیادہ پست قد۔ سر بڑا۔ بہری ہوئی داڑہی۔ دونون بازو اور قدمین پُر گوشت گندمی رنگ سرخی مایل۔ آنکہین گولی اور بڑی سیاہ وپر رونق۔ بال سر کے سید ہے۔ پیشانی چوڑی تہی۔ انسؓ کا بیان ہے کہ آپ کے بالون پر پیری کے آثار نمایان نہین ہوئے تہے لیکن بعضے کہتے ہین کہ آپ کے داڑہی مین سامنے تقریبًا بیس پچیس بال سفید تہے جنکو آپ نے کبہی کسی چیز سے نہین رنگا جابر بن سمرہؓ کہتے ہین کہ آپ کے سر مین بہی چند سفید بال تہے جو تیل لگانے اور کنگہی کرنے سے چہپ جاتے تہے۔ سرکے بال کبہی مونڈہے تک اور کبہی نرمۂ گوش تک بڑہے رہتے تہے۔ سر مین تیل بکثرت ڈالتے اور آنکہون مین سرمہ لگاتے تہے۔ شجاع۔ خلیق۔ شیرین کلام فصیح۔ خندہ رو جمیع محاسنِ ظاہر وباطن سے مزین تہے تبسم کے سوا کہل کہلا کر کبہی آپ ہنسے نہین۔

ازواج مطہرات ابنِ ہشام نے لکہا ہے کہ تیرہ عورتین آپ کی زوجیت مین آئین جنمین سے نو وقت انتقال موجود تہین سب سے پہلے ام المومنین خدیجہؓ آپ کے عقد مین آئین یہہ خویلد بن اسد کی لڑکی تہین

پہلے یہہ عتیق بن عابد بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے بیاہی ہوئی تہین جب یہہ
مر گیا تو ابو ہالہ بن زرارہ بن نباش بن عدی کے عقد مین آئین پہر جب اسکا بہی
انتقال ہو گیا او سوقت آنحضرت (صلعم) سے انکا عقد ان کے باپ خویلد یا
بروایت بعض ان کے بہائی عمرو بن خویلد نے کر دیا آنحضرت (صلعم) نے
انکا مہر بیس اونٹ ادا کیا انہین کے بطن سے آپ کے کل لڑکے قاسم و طیب و طاہر
و عبد اللہ و زینب و رقیہ و ام کلثوم و فاطمہ باستثنا ابراہیم پیدا ہوئے
کل اولاد ذکور کا عالم طفلی مین انتقال ہوا باقی رہین لڑکیان وہ بڑی ہوئین
بیاہی گئین اور ان سے اولادین پیدا ہوئین ـ حالت حیات خدیجہؓ مین آپنے
دوسرا عقد نہین کیا جب انکا تین برس ہجرت سے پہلے انتقال ہو گیا
تب آپنے سودہؓ بنت زمعہ یا عائشہؓ صدیقہ سے عقد کیا عائشہؓ کا سن وقت
عقد سات برس کا تہا مکہ مین آپکے باپ ابوبکرؓ نے آپکے ساتہہ عقد کیا
اور مدینہ مین پہونچکر جبکہ انکا سن نو یا دس کا تہا زفاف کیا اور اٹہارہ برس
کی عمر مین آنحضرت (صلعم) نے انکو چہوڑ کر انتقال کیا انکا مہر چار سو درہم کا مقرر
ہوا تہا جسکو آپنے ادا کر دیا ان کے سوا اور کوئی امہات مومنین مین سے باکرہ نہین
انہون نے ۵۸ھ مین وفات پائی یہہ آپ کی محبوب ترین ازواج سے ہین ـ
سودہؓ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس پہلے سکران بن عمرو بن عبد شمس کو
بیاہی ہوئی تہین جب یہہ ہجرت کر کے حبشہ مین گیا اور وہان نصرانی ہو کر
مر گیا تب انکے باپ زمعہ نے چار سو درہم مہر پر انکا عقد آنحضرت (صلعم) سے
کر دیا اور آپ نے اسکو ادا کیا پہر آپنے حفصہؓ بنت عمرؓ الخطاب سے عقد کیا
یہہ پہلے خنیس بن حذافہ کے عقد مین تہین جب انکا انتقال ہو گیا تو آپکے
عقد مین آئین انکا بہی مہر چار سو درہم کا تہا جو ادا کیا گیا پہر ام سلمہؓ بنت ابی امیہ

بن المغیرہ سے نکاح کیا انکا نام ہند تہا یہہ آپ سے پہلے سلمہ بن ابی سلمہ بن
عبد الاسد کے عقد مین تہین یہہ بدری صحابیؓ ہین جب جنگ احد مین یہہ
زخمی ہوئے اور اوسی زخم مین انکا انتقال ہوا تب قبل غزوہ احزاب آنحضرت
(صلعم) کے عقد مین آئین سنہ ۵۹ھ مین انکا انتقال ہوا پہر زینبؓ بنت خزیمہ
سے چارسو درہم مہر پر عقد کیا اس سے پہلے وہ عبیدۃ بن الحرث بن المطلب بن
عبد مناف کے اور عبیدۃ سے بیشتر جہم بن عمرو بن الحرث کی زوجیت مین تہین
یہہ رحیم و غریب ترس زیادہ تہین اسیوجہ سے انکو ام المساکین بہی کہا کرتے تہے
پہر عام المریسیع مین جویریہؓ بنت الحرثؓ بن ابی ضرار خزاعی (بنو المصطلق)
سے عقد کیا یہ بنو المصطلق کے قیدیون مین سے تہین تقسیم کے وقت ثابتؓ
بن قیس بن شماس کے حصہ مین آئین انہون نے اپنے کو مکاتبہ کر لیا تہا۔
آنحضرت (صلعم) تشریف لائے اور یہہ ارشاد کیا کہ کیا مین تجہکو اس سے
بہتر کوئی بات بتلاؤن جویریہؓ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مین
تمہارا حق کتابت ادا کئے دیتا ہون تم مجہہ سے عقد کرلو جویریہؓ نے اسکو منظور
کرلیا آپ نے اوسیوقت وہ رقم ادا کرکے اون کو اپنی زوجیت مین لیلیا یہہ
پہلے سافع بن صفوان مصطلقی کے نکاح مین تہین پہر ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان
بن حرث سے عقد کیا انکا نام رملہ تہا انکا عقد خالدؓ بن سعید بن العاصی نے کیا
جس زمانہ مین یہہ دونون حبشہ مین تہے اور نجاشی نے آپ کے طرف سے
انکا مہر چارسو دینار ادا کیا یہہ پہلے عبد اللہ بن جحش اسدی کی زوجیت مین تہین
انکا انتقال زمانہ خلافت معاویہ مین ہوا۔ پہر زینبؓ بنت جحش آپ کی زوجیت
مین داخل ہوئین پہلے یہہ زید بن حارثہؓ آپ کے آزاد غلام کے عقد مین تہین
انکا مہر بہی آپ نے چارسو درہم ادا فرمایا انہین کے قصہ مین آیہ فلما قضے

زيد منها وطرا زوجنا كها نازل ہوئی ہے انکا انتقال زمانہ خلافت عمرؓ بن الخطاب مین ہوا پہر عام خیبر مین صفیہؓ بنت حی ابن اخطب سے نکاح کیا یہہ پہلے سلام بن مشکم کے پاس تہین پہر کنانہ بن الربیع ان کے شوہر ہوے جنگ خیبر مین یہہ گرفتار ہوا ئین تہین آپ نے اپنے لئے انکو منتخب فرمایا اور بعد نکاح ولیمہ کیا جسمین گوشت وغیرہ نہ تہا صرف سویق (ستو) اور کہجورین تہین ۳۶ھ مین انکا انتقال ہوا پہر میمونہؓ بنت الحرث سے نکاح ہوا عباسؓ بن عبد المطلب نے آپ کے طرف سے انکا چار سو درہم مہر ادا کیا یہہ اس سے پہلے ابی رہم بن عبد العزے بن ابی قیس کے پاس تہین یہہ عباسؓ و خالدؓ بن الولید کی خالہ تہین۔

پس یہہ گیارہ امہات مومنینؓ ہین جن سے آپنے مقاربت کی دو نے ان مین سے آپ کے حالت حیات مین انتقال کیا (یعنی خدیجہؓ و زینبؓ بنت خزیمہ) باقی نو امہات مومنینؓ کو چہوڑ کر آپ نے انتقال فرمایا اور دو بیویان ایسی تہین جن سے نوبت مقاربت نہین آئی ایک اسماء بنت نعمان کندیہ ان سے آپ نے نکاح کیا لیکن سفید داغ ہونے کی وجہ سے آپ نے اونکو ان کے خاندان کے طرف لوٹا دیا دوسری عمرۃ بنت یزید کلابیہ ہے انکو تہوڑا زمانہ ہوا تہا کہ یہہ مسلمان ہوئین تہین جب رسول اللہ (صلعم) ان کے پاس تشریف لیگئے تو انہون نے آپ سے طلاق کی خواہش ظاہر کی آپنے اُن کو ان کے خاندان کیطرف لوٹا دیا۔

ان امہات مومنینؓ مین سے چہہ خدیجہؓ بنت خویلد بن اسد و عائشہؓ بنت ابی بکرؓ بن ابی قحافہ و حفصہؓ بنت عمرؓ بن الخطاب بن نفیل و ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان بن حرث و ام سلمہؓ بنت ابی امیہ بن المغیرہ و سودہؓ بنت زمعہ۔

بن قیس بن عبدشمس بن عبد ود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی
قرشیات اور باقی عربیات سوائے صفیہ بنت حی بن اخطب کے ہیں واللہ اعلم۔

موالی آنحضرت (صلعم) کے موالی (آزاد غلام) یہی تھے ازانجملہ زید بن
حارثہ اور ان کے لڑکے اسامہ بن زید اور ثوبان (انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی
سرات کے رہنے والے تھے بعد انتقال آپ کے یہہ حمص چلے گئے اور وہین
۵۴ھ مین انکا انتقال ہوا) اور شقران (یہہ حبشہ کے رہنے والے تھے نام
انکا صالح تہا) اور ابو رافع ابراہیم (یہہ عباس رضہ ابن عبد المطلب کے مملوک تھے
انہون نے اون کو آنحضرت (صلعم) کو ہبہ کر دیا اور آپ نے آزاد کیا) اور سلمان
فارسی (انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی یہہ اصفہان کے رہنے والے تھے بنو کلب مین
سے ایک شخص ان کو کسی لڑائی سے گرفتار کر لایا اور ایک یہودی کے ہاتھ وادی القری
مین فروخت کر ڈالا تہا یہودی نے انکو مکاتب بنایا آنحضرت (صلعم) نے
انکی مدد کی تا آنکہ آزاد ہو گئے) اور سفینہ (یہہ ام سلمہ رضہ کے غلام تھے انکو جناب
موصوفہ نے اس شرط سے آزاد کیا تہا کہ یہہ ہمیشہ آنحضرت (صلعم) کی
خدمت کیا کرین) اور ابو کبشہ سلیم (ان کو آنحضرت (صلعم) نے خرید فرماکر
آزاد کر دیا تہا یہہ کل لڑائیون مین شریک ہوئے اور ۱۳ھ یوم خلافت عمر ابن
الخطاب مین انکا انتقال ہوا) اور رویفع ابو مویہبۃ (یہہ بہی آپ کے زرخرید
اور آزاد کیے ہوئے تھے) اور رباح اسود اور رفضالہ اور مدعم (یہہ
وادی القری مین شہید ہوئے تھے) اور ابو ضمیرہ اور یسار رضی اللہ عنہم تھے

کاتبین علماء سیر و تواریخ نے لکھا ہے کہ عثمان رضہ ابن عفان و علی رضہ
ابن ابی طالب گاہے گاہے آنحضرت (صلعم) کے لکھنے والون مین تھے
اور خالد رضہ بن سعید و ابان بن سعید و علاء رضہ ابن الحضرمی بہی لکھا کرتے تھے

اول جسکو آپ کی کتابت کا شرف حاصل ہوا وہ ابی بن کعب ہے انہین کاتبین مین زید بن ثابت معاویہ بن ابوسفیان اور حنظلہ اسیدی معدود کئے جاتے ہین۔

کسی زمانہ مین عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بہی لکہا کرتے تہے لیکن بعد چندے مرتد ہوگئے پہر یوم فتح مکہ اسلام کی طرف رجوع کیا

سقیفہ آنحضرت (صلعم) کے انتقال سے جو کیفیت آپ کے جان نثار صحابہؓ پر طاری ہونی ضروری تہی اسکا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ بعضون نے یہہ خیال پیدا کر لیا کہ آپ کا انتقال ہی نہین ہوا انکا یہہ کہنا فرط محبت کے سبب سے تہا نہ کہ نافہمی سے اسی اثناء مین انصارؓ سقیفہ بنی ساعدہ مین سعد بن عبادہؓ کے ہاتہہ پر بیعت کرنیکو مجتمع ہوئے اس دعوی سے کہ بعد رسول اللہ (صلعم) کے استحقاق خلافت انصارؓ کو حاصل ہے کیونکہ انہون نے دین کی مدد کی رسول اللہ (صلعم) کو اپنے یہان ٹہرایا انکے ساتہہ ہو کر اعداء دین سے لڑے لیکن مہاجرین جو اسوقت وہان موجود تہے اونہون نے اس سے مخالفت کی باہم فریقین مین بحث و تکرار ہونے لگی رفتہ رفتہ اس امر کی اطلاع ابوبکرؓ و عمرؓ کو ہوئی یہہ دونون بزرگ معہ ابوعبیدہؓ بن الجراح کے سقیفہ کو روانہ ہوئے اثناء راہ مین عاصمؓ بن عدی و عویمؓ بن ساعدہؓ سے ملاقات ہوگئی عاصمؓ و عویمؓ نے انکو روکنے کا قصد کیا لیکن وہ لوگ ان کے روکنے سے نہ رکے جسقدر جلد ممکن ہو سکا سقیفہ مین جہان پر انصارؓ مجتمع تہے جا پہونچے اور باہم مباحثہ ہونے لگا۔

ابوبکرؓ۔ ہملوگ سابقین اولین مین ہین۔ رسول اللہ (صلعم) کے ساتہہ مکہ مین رہے کفار کے ہاتہون سے ایذائین اوٹہائین پہر اونہین کے ہمراہ ہجرت کیا تملوگ اس بابت ہملوگون سے بحث نہ کرو اس مین کوئی شک نہین ہے کہ تمکو حق نصرت اور نیز سابق الاسلام ہونے کا حاصل ہے باین لحاظ ہملوگ

امرا ہین اور تم وزرا ہو۔

حبابؓ بن المنذر بن الجموح ۔ مناسب یہہ ہے کہ ایک امیر ہم مین ہو اور ایک تم مین سے" یہہ کہہ کر انصارؓ کیطرف مخاطب ہو کر کہا" اے گروہ انصارؓ اگر مہاجرین اس سے انکار کرین تو ان کو تم اپنی تلوارون سے اپنے شہر سے نکال باہر کرو دین کی اشاعت ہمارے ذریعہ سے ہوئی ہے ہملوگ خلافت رسول (صلعم) کے مستحق ہین لیکن بخیال رفع نزاع ہم یہہ کہتے ہین کہ ایک اون مین سے امیر ہو اور ایک ہم مین سے۔

عمرؓ ابن الخطاب ۔ تمکو خوب یاد ہوگا کہ رسول اللہ (صلعم) نے ہمکو تمہارے ساتھہ حسن سلوک کی وصیت کی ہے اور اگر تمکو استحقاق امارت ہوتا تو آنحضرت (صلعم) تمکو وصیت کرتے عمرؓ ابن الخطاب اسقدر کہنے پائے تھے کہ حبابؓ بن المنذر اوٹھہ کر بہر بحث کرنے لگے اور دونون آدمیون مین زور زور باتین ہونے لگین ابو عبیدہؓ ان دونون بزرگون کو روک رہے تھے اور یہہ کہتے جاتے تھے اے گروہ انصارؓ اللہ سے ڈرو تملوگ وہ ہو جنہون نے سب سے پہلے آنحضرت (صلعم) کی مدد کی پس اب تم سب سے پہلے اون لوگون مین نہو جنہون نے اپنے طبایع کو متبدّل و متغیر کر دیا ہے۔

بشیرؓ بن سعد بن النعمان بن کعب بن الخزرج بے شک رسول اللہ (صلعم) قبیلہ قریش سے تھے اور انکی قوم امارت و خلافت کی زیادہ مستحق ہے اور ہمکو اگرچہ انصار دین اور سابق الاسلام ہین لیکن اس الزام سے ہمارا مقصود اللہ تعالیٰ کا راضی رکھنا تھا اور اسکی نبی کی اطاعت مدنظر تھی اسکا معاوضہ ہم دنیا مین نہین چاہتے اور نہ اس بابت ہم مہاجرین سے جھگڑا کیا چاہتے ہین۔

حبابؓ بن المنذر ۔ اے بشیر تونے واللہ بڑی بزدلی ظاہر کی تونے تو

سارا کارخانہ ہی درہم وبرہم کردیا۔

بشیرؓ۔ نہین نہین مین نے بزدلی سے اپنا خیال یہہ ظاہر نہین کیا بلکہ مجھے
یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ مین امارت و خلافت کے لئے ایسی قوم سے نزاع
کرون جو اسکی مستحق ہے کیا تو نے نہین سنا ہے کہ رسول اللہ (صلعم) نے فرمایا ہے
الائمۃ من قریش (کل امام قریش سے ہون گے) اس کلام کے تمام نے کوہی
دو چار انصارؓ و مہاجرینؓ نے اس حدیث کی تصدیق کردی جس سے حبابؓ بن
المنذر کا خیال بدلگیا اور دفعۃً وہ شور وغل جو اس مجمع مین امارت کی بابت برپا تہا
بالکلیہ دفع ہوگیا سب کے سب ایک خاموشی کی حالت مین ہوگئے۔ ابوبکرؓ نے عمرؓ
و ابو عبیدہؓ کیطرف بیعت کا اشارہ کیا عمرؓ نے کہا کہ مین ہرگز بیعت نہ لونگا جب تک
ابوبکرؓ موجود ہین ابو عبیدہؓ نے اس رائے سے اتفاق کیا تب بشیرؓ بن سعد نے
اوٹہہ کر سب سے پہلے ابوبکرؓ کے ہاتہہ پر بیعت کی پہر عمرؓ و ابو عبیدہؓ نے۔ پہر اوسؓ نے
کیونکہ یہہ خزرج کی امارت سے کشیدہ خاطر تہے اور انہین لوگون مین اسیدؓ بن
حضیر بہی تہے پہر بعد ان کے بیعت کرنے والے چارون طرف سے ابوبکرؓ کی بیعت پر
اُمنڈے چلے آتے تہے دیکہتے ہی دیکہتے ایسی کثرت ہوگئی کہ تل رکہنے کو جگہہ نہ ملتی تہی
سعد بن عبادہؓ ایک گوشہ مین بیٹہے ہوئے تہے کسی نے ان کے ہمراہیون مین سے کہا
دیکہو کہین سعد نہ اس کشمکش مین دبکر مرجائے عمرؓ نے جواب دیا کہ اسکو اللہ تعالیٰ ہی
نے مارا ہے سعدؓ یہہ سنتے ہی اوٹہہ کر اُن سے دست بگریبان ہوگئے عمرؓ کو بہی غصہ آگیا
لیکن ابوبکرؓ کے روکنے سے رُک گئے جب سب لوگ بیعت کرچکے تو سعدؓ سے بیعت
کرنے کو کہا سعدؓ نے بیعت سے انکار کیا بشیرؓ نے کہا یہہ تن تنہا آدمی ہے اس سے
درگذر کرو اسکو اسکی حالت پر رہنے دو۔ پس سعدؓ بن عبادہؓ اس واقعہ کے
بعد نہ تو انکے ساتہہ نماز مین شریک ہوتے تہے اور نہ ان سے باتین کرتے تہے

تاآنکہ ابوبکرؓ کا انتقال ہوگیا۔ طبری نے لکھا ہے کہ سعدؓ نے بھی تھوڑی دیر کے بعد
اسی دن ابوبکرؓ کے ہاتھہ پر بیعت کرلی تھی اور بعضوں نے یہہ کہا ہے کہ بعد اس
واقعہ کے سعدؓ بن عبادہ شام کیطرف چلے گئے تھے اور وہین ٹھہرے رہے
تاآنکہ مرگئے مشہور یہہ ہے کہ ان کو جن نے مارا ہے اور اس روایت کی تائید
مین یہہ بیتین پڑھی جاتی ہین۔

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ
فرمیناہ بسہمین فلم نخط فوادہ

(مترجم) یہہ بیعت باجماع انصار و مہاجرین (رضی اللہ عنہم) ہوئی ہے اگرچہ
ابتداءً انصار مین سے سعد بن عبادہ نے اور مہاجرین مین سے علیؓ و بنو ہاشمؓ و
زبیرؓ و طلحہؓ نے بیعت سے تخلف کیا ہے لیکن واقعات و حالات قبل و بعد بیعت پر
غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگون کا ابتداءً بیعت سے تخلف کرنا
تقاضائے بشریت سے تھا نہ کہ کسی اور خیال و وجہ سے جیسا کہ اس روایت سے
ثابت ہوتا ہے کہ بعد بیعت ابوبکرؓ۔ ایک روز ابوسفیانؓ مدینہ مین علیؓ کے پاس
یہہ کہتے ہوئے آئے کہ "مین مدینہ مین ایک عجیب شورش دیکھتا ہون جسکو سوائے
کشت و خون کے اور کوئی چیز نہین فرو کرسکتی اے آل عبد مناف ابوبکرؓ تمہارے
ہوتے ہوئے سرداری کا کیسے مستحق ہوسکتا ہے کہان ہین وہ دونون ضعیف و ذلیل
علیؓ و عباسؓ۔ یہہ عجیب بات ہے کہ حکومت و سلطنت قریش کی نہایت چھوٹے
اور حقیر قبیلہ مین چلی جائے" یہہ کہہ کر علیؓ سے مخاطب ہوکر کہا ابسط یدک
ابایعک فواللہ لئن شئت لاملانہا علیہ خیلاً و رجالاً
(ہاتھہ بڑہاؤ مین تمہاری بیعت کرتا ہون بخدا اگر تم چاہو تو مین ابوبکرؓ پر اسس
میدان کو تنگ کردون اور دم زدن مین انکو سوار و پیادہ سے بھر دون" علیؓ نے

یہہ سُنکر اسکا یہہ جواب نہایت سختی سے دیا اور یہہ کہا واللہ تونے اس سے سوائے فتنہ و فساد کے اور کسی بات کا قصد نہین کیا بخدا تونے اسلام مین آتش فتنہ روشن کرنے کی کوشش کی ہے جا مجھے تیری نصیحت کی ضرورت نہین ہے" ابوسفیان، اس جواب سے خود گفتہ پرشیمان ہوکر اوٹھہ آئے اور علیؓ سیدہے ابوبکرؓ کے پاس چلے گئے اتفاق سے اسوقت ابوبکرؓ کے پاس عمرؓ بیٹھے ہوئے تھے علیؓ نے ابوبکرؓ سے مخاطب ہوکر کہا کہ مین تم سے کچھہ گفتگو کرنے آیا ہون تم عمرؓ کو اوٹھا دو تو مین کچھہ کہون سنون" ابوبکرؓ نے عمرؓ کو ہٹا دیا تب علیؓ نے کہا کہ تم نے سقیفہ مین میری عدم موجودگی مین بیعت کیون لی جتنے مجھہ سے مشورہ تک نہ لیا تم مجھکو بلوا لیتے ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ مین سقیفہ مین بیعت لینے کے غرض سے نہین گیا تہا بلکہ انصارؓ و مہاجرین کی نزاع رفع کرنے کو گیا تہا۔ انصارؓ کہتے تہے کہ ہم مین سے امیر ہو اور مہاجرین کہتے تہے کہ ہم مین سے ہو۔ اور دونون اس بات پر لڑنے پر تیار ہورہے تہے مین نے خود اپنی بیعت کی درخواست نہین کی بلکہ حاضرین نے بالاتفاق خود میرے ہاتہہ پر بیعت کی باقی رہا یہہ امر کہ مین نے تمکو بلوایا نہین اور مین نے مشورہ نہین لیا اسکا انصاف تم خود کرسکتے ہو کہ تم جبکہ تجہیز و تکفین مین مصروف تہے تو مین تمکو کیسے محض اس کام کے لئے وہان سے بلواتا اور اس بابت مشورہ کرتا اگر مین اون لوگون کے کہنے سے بیعت نہ لیتا تو بہت جلد اس قدر فتنہ و فساد برپا ہوجاتا کہ جسکا فرو کرنا امکان سے خارج تہا" علیؓ یہہ جواب سُنکر تہوڑی دیر تک کچھہ سوچتے رہے بعد ازان ہاتہہ بڑہا کر ابوبکرؓ کے ہاتہہ پر بیعت کرلی۔

طبری نے لکہا ہے کہ آنحضرت (صلعم) کے انتقال کے چالیس روز بعد علیؓ نے ابوبکرؓ کے ہاتہہ پر بیعت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

ابوبکرؓ بیعت سقیفہ کے دوسرے دن مسجد مین آئے اور ممبر پر بیٹھہ کر

لوگون سے بیعت عامہ لی بعد ازان کہڑے ہوکر حمد و نعت کے بعد حاضرین سے
مخاطب ہوکر کہا "ایہا الناس قد ولیت علیکم ولست بخیرکم
فان احسنت فاعینونی وان اسات فقومونی الصدق
امانة والکذب خیانة والضعیف فیکم قوی عندی
حتی اخذ لہ حقہ والقوی ضعیف عندی حتی اخذ
منہ الحق انشاء اللہ تعالیٰ۔ لایدع منکم الجہاد فانہ لا
یدعہ قوم الا ضربہم اللہ بالذل اطیعونی ما اطعت اللہ
ورسولہ فاذا عصیت اللہ ورسولہ فلا طاعة لی
علیکم قوموا الی صلاتکم رحمکم اللہ" (ترجمہ اے لوگو مین
تمہارا سردار بنایا گیا ہون حالانکہ مین تم سے اچہا نہین ہون پس اگر
مین بہلائی کرون توتم میری مدد کرنا اور اگر مین برائی کرون توتم مجہے
متنبہ کرنا۔ صدق امانت ہے اور کذب خیانت ہے اور تم مین جو ضعیف
ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے تا آنکہ اسکا حق مین نہ لیلون اور قوی میرے
نزدیک ضعیف ہے جب تک اوس سے حق نہ لیلون انشاء اللہ تعالےٰ
تملوگون سے جہاد نہ ترک کیا جائیگا کیونکہ اسکو کسی قوم نے نہین ترک کیا
مگر یہہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو ذلیل کردیا میری اطاعت کرو جب مین اللہ
اور اوس کے رسول کا مطیع ہون اور جب اللہ اور اوس کے رسول کی
مین نافرمانی کرون توتمپر میری اطاعت فرض نہین ہے اوٹہو نماز کو اللہ
تمپر رحم کرے)

اسی واقعہ کے اثنا مین لوگون نے خوب خوب قصے اختراع کئے ہین
کوئی کہتا ہے کہ (عیاذاً باللہ) عمرؓ نے فاطمہؓ بنت رسول اللہ (صلعم) کا

گہر جلا دیا اسوجہ سے کہ وہان وہ لوگ مجتمع ہوتے تہے جنہون نے بیعت سے تخلف کیا تہا اور کوئی کہتا ہے کہ عمرؓ ۔ علیؓ کی مشکین باندہ کر بیعت کرنیکو پکڑ لائے تہے اور فاطمہؓ کو ایک لات مارا تہا جس سے اسقاط حمل ہو گیا الی اٰخر ذالک لیکن میرے نزدیک ان روایات کی کوئی اصل سوائے اس کے نہین ہے کہ محبت کے پردے مین بہی لوگون نے بزرگان دین کی ہر پہلو سے توہین کی ہے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ۔

خلافت خلفاء اربعہؓ

اور

اُنکے زمانہ کے فتوحات

جبکہ آنحضرت (صلعم) کا انتقال ہو گیا اور سقیفہ مین جیسا کہ ہم نے بیان کیا مہاجرینؓ و انصارؓ نے بالاتفاق ابو بکرؓ کے ہاتہہ پر بیعت کر لی اور انمین سے سوائے سعد بن عبادہؓ کے بشرط صحت روایت کسی نے بیعت سے تخلف نہ کیا پس اُن سے بوجہ شاذ ہونے کے زیادہ چہیڑ چہاڑ نہ کی گئی اپنی حالت پر چہوڑ دیئے گئے ۔ سب سے پہلا کام جو ابو بکرؓ نے اپنی خلافت مین کیا وہ لشکر اسامہؓ کا روانہ کرنا تہا اگرچہ اوسوقت تقریباً کل عرب مرتد ہو گیا تہا اکثر قبایل کے قبایل اسلام سے پہر گئے تہے کم ایسے قبیلہ تہے جنکے بعض مرتد ہوئے تہے نفاق کی تاریکی چہا گئی تہی ہوائے مخالفت کے جہونکے چل رہے تہے ارتداد کی سیاہ گہٹائین اُمڈی چلی آتی تہین مسلمان ۔ غریب ایسی شب تاریک مین اپنی قلت جماعت

و کثرت اعدا سے حیران و پریشان ہو رہے تھے لیکن باین ہمہ نہایت استقلال
سے ابوبکرؓ نے لوگون کو اسامہؓ کے ساتھہ روانگی کا حکم دیا اسامہؓ نے اس
خیال سے کہ شاید کوئی امر اہم نہ پیش آجائے عمرؓ کو ابوبکرؓ کے پاس واپس کیا
انصارؓ نے اُنکی زبانی خلیفۃ المسلمین سے یہہ کہلا بھیجا کہ "ایسی حالت مین روانگی
لشکر مناسب نہین ہے بہتر ہوگا کہ یہہ امر آیندہ کسی مناسب وقت پر موقوف
رکہا جائے اور اگر روانگی لشکر ضروری سمجھی جائے تو اسامہؓ سے زیادہ
کسی عمر و سن آدمی کو ہمارا سردار مقرر کیجئے" عمرؓ نے جسوقت انصارؓ کا یہہ
پیام ابوبکرؓ کے گوش گزار کیا ابوبکرؓ اوٹہہ کہڑے ہوئے پہر بیٹہہ گئے اور کہنے لگے
"مین رسول اللہ (صلعم) کے حکم کو نہین ٹال سکتا اگر مجھے اس امر کا خوف ہوتا
کہ مجھے مدینہ مین کوئی درندہ آکر پہاڑ ڈالے گا یا کوئی مجھے لوٹ لیجائے گا تو بہی مین
اسامہؓ کو روانہ کرتا کس کے موںہہ مین دانت ہین جو رسول اللہ (صلعم) کے
ارشاد کے خلاف کرے جسکو وہ مقرر کر جائین اُسکو وہ موقوف کرے مین جب تک
اسامہؓ کو نہ روانہ کر لون گا ہرگز ایک لحظہ کو قرار نہ پکڑون گا" یہہ کہکر عمرؓ کا
ہاتہہ پکڑے ہوئے اوٹہے اور اسامہؓ کے ساتہہ ساتہہ مدینہ سے نکلے اُسامہؓ سے
اثنای راہ مین ابوبکرؓ نے کہا کہ "مین تمکو ان چند باتون کی ہدایت کرتا ہون انکو تم
یاد کر لو یہہ کہ خیانت نہ کرنا۔ جہوٹہہ نہ بولنا۔ بدعہدی نہ کرنا۔ لڑکے۔ بوڑہے
عورتون کو نہ قتل کرنا کسی پہلدار درخت کو نہ کہدوانا۔ اور نہ اُسکو جلانا
اور نہ اُسکو کاٹنا۔ کہانے کے سوا بکری۔ گائے۔ اونٹ کو ظلمًا نہ ذبح کرنا
جب کسی قوم پر گزرنا اون کو نرمی سے اسلام کیطرف بلانا۔ جب کسی سے ملنا
اوس کے حفظ مراتب کا خیال رکہنا اور جو شخص اسلام کی مخالفت کرے اوس کی
بے تامل گردن مار دینا اور جب کہانا تمہارے پاس آئے تو اللہ کا نام لیکر کہانا

اے اُسامہؓ اون کل کامون کو کرنا جسکا حکم رسول اللہ (صلعم) نے تمکو دیا ہے اوسمین نہ کچھہ کمی کرنا اور نہ زیادتی جاؤ اللہ کے نام پر اللہ کی راہ مین کفار سے لڑو" اَبُوبکرؓ اس قدر باتین سمجھا کر جرف سے واپس آئے اور اسامہؓ نے جیسا کہ آنحضرت (صلعم) نے فرمایا تہا داروں و بلقا رمین پہونچکر لڑائی چہیڑ دی چالیس دن اور بعض کہتے ہین کہ ستر دن کے بعد بیشمار و لاتعداد مال غنیمت و قیدیونکو لیکر واپس آئے۔ اسامہؓ کی روانگی اور انکی لڑائی مسلمانون کے حق مین بیحد مفید ثابت ہوئی عرب کا خیال بدل گیا بہت سی باتین جنکو وہ کرنے والے تہے اس واقعہ سے ڈر کر خاموش ہو رہے۔

اوس زمانہ مین کہ جب اُسامہؓ رومیون سے لڑ رہے تہے اَبُوبکرؓ بالکل خاموشی کے حالت مین بیٹھے رہے اگرچہ عرب کے مرتد ہونے کی خبرین وقتاً فوقتاً آتی رہین اخیر اخیر ردّت کی یہہ نوبت پہونچگئی کہ ادہر سوائے قبیلہ قریش و ثقیف کے کل قبایل عرب عام طور سے کل یا لبعض مرتد ہوگئے اور اودہر مسیلمہ کذاب کے کامون مین ایک گونہ استحکام پیدا ہوگیا طلیحہ کے پاس قبایل طے و اسد کا ایک خاصہ مجمع ہوگیا۔ غطفان مرتد ہوگئے بنو ہوازن نے ان سے اتفاق کرکے صدقہ بند کردیا۔ سلیم کے خاص خاص لوگ اسلام سے پہر گئے علیٰ ہذا ہر مقام پر اکثر آدمی ارتداد کی بدبلا مین مبتلا ہوگئے۔ یمن۔ یمامہ۔ بنی اسد اور ہر ایک مقام کے امراء و نوابین کے قاصد عرب کے عام طور سے مرتد ہونے کی خبرین لانے لگے اَبُوبکرؓ نہایت استقلال و مضبوطی سے ان کل خبرون کو سُنکر خطوط اور نامہ برون سے محاربہ کر رہے تہے اور اونکی سرکوبی کے لئے اسامہؓ کے واپسی کے انتظار مین تہے۔ قبیلہ عبس و ذبیان جوش مردانگی سے اُبل پڑے عبس۔ ابرق مین اور ذبیان ذی القصہ مین آ اُترے ان کے ساتہہ

کچھہ لوگ بنی اسد وبنی کنانہ کے بہی تہے ان لوگون نے متفق ہوکر چند آدمیونکو
بطور وفد (ڈیپوٹیشن) ابوبکرؓ کے خدمت مین بہیجا چنانچہ اونہون نے بمقابلہ
معززین مدینہ نماز کی کمی اور زکوۃ کی معافی کی درخواست کی ابوبکرؓ نے کہا
واللہ اگر ایک عقال (جس سی سے اونٹ کے پاؤن باندہتے ہین) نہ دین گے
تو مین اون پر جہاد کرونگا اور نماز پانچون وقت سے ایک رکعت کی بہی
کمی نہ کیجائے گی۔ مرتدین کے وفود یہہ خشک جواب سنکر اپنے گروہ مین
واپس آئے اور مسلمانون کی کمی تعداد سے آگاہ کیا عبس و ذبیان اس خبر
کے سنتے ہی مارے خوشی کے جامہ سے باہر ہوگئے اوسیوقت بلاپس وپیش مدینہ پر
حملہ کردیا لیکن ان کے حملہ کرنے سے پہلے ابوبکرؓ نے یہہ انتظام کر رکہا تہا کہ پہرونپر
علیؓ و زبیرؓ و طلحہؓ و عبداللہ ابن مسعودؓ کو مقرر کیا تہا اور جو لوگ مدینہ مین موجود
تہے اون کو مسجد نبوی کے سامنے اکٹہا کر رکہا تہا جسوقت عبس و ذبیان نے
اسلامی پہرون پر حملہ کیا ابوبکرؓ نے اس واقعہ سے مطلع ہوتے ہی مسلمانان مدینہ کو
اونکی کمک پر بہیجدیا مرتدین کو ہزیمت ہوئی اسلامی لشکر ذی خشب تک
اون کے تعاقب مین گیا بعد اوس کے مرتدین دوسرے رستہ سے بانسری و
دف بجاتے زمین پر پاؤن پٹکتے طرح طرح کی حرکات و تماشے کرتے ہوئے لوٹے جس سے
اسلامی لشکر کے اونٹ بہڑک کر بہاگے مسلمانون نے اونٹون کو ہرچند پہیرنا
چاہا لیکن اونٹون نے مدینہ مین پہونچکر دم لیا اودہر مرتدین نے یہہ سمجہکر کہ مسلمانونکو
ہزیمت ہوگئی اہل ذی قصہ کو مدینہ پر حملہ کرنے کو کہلا بہیجا ادہر ابوبکرؓ خود
بقصد مقابلہ مسلح ہوکر نکلے میمنہ پر نعمانؓ بن مقرن کو اور میسرہ پر عبداللہ بن
مقرن کو اور ساقہ پر سویدؓ بن مقرن کو مقرر کیکے اول وقت نماز فجر کی پڑہکر مرتدین پر
حملہ آور ہوئے دوپہر نہونے پائی تہی کہ اللہ جلشانہ نے مسلمانون کو فتح نصیب کیا

مرتدین میدان جنگ سے بہاگ نکلے ہنی اسد کے حبال مارا گیا ظہر کے قریب مال
غنیمت لیکر نعمانؓ معہ چند مسلمانون کے مدینہ کو واپس ہوئے اور ابوبکرؓ مرتدین
کے تعاقب مین ذی قصہ تک بڑہے چلے گئے اس اثنار مین بنو ذبیان وعبس نے
موقع پاکر نعمانؓ پر دفعتہً حملہ کر کے مال غنیمت کو لوٹ لیا مسلمانون کو جسقدر پایا شہید
کر ڈالا ابوبکرؓ جب تعاقب سے واپس آئے اور اس واقعہ کو سنا تب اونہون نے
قسم کہالی کہ جسقدر مرتدین مشرکین نے مسلمانون کو مارا ہے اوتنے ہی آدمیون کو مین
ان مین سے مارون گا اور جب تک دشمنان خدا سے اسکا بدلہ نہ لیلون گا
آسایش سے نہ بیٹہون گا۔ غرضکہ ابوبکرؓ اسی تہیہ مین تہے کہ مدینہ مین اطراف وجوانب
ممالک سے صدقات آگئے اور اسامہؓ بہی مال غنیمت لئے ہوئے آپہونچے ابوبکرؓ نے
اوسیوقت اسامہؓ کو مدینہ مین بجائے اپنے مقرر کر کے لشکر اسلام مرتب کیا اور
چند آدمیون کو لیکر ذی خشب وذی قصہ کیطرف پہر خروج کیا ابرق مین پہونچکر
عبس وذبیان وبنو بکر (کنانہ) وثعلبہ بن سعد اور اون کے ہمراہیون سے مڈبہیر
ہوگئی فریقین نے کشت وخون کا بازار گرم کردیا انجام کار مرتدین شکست کہا کر بہاگے
مسلمانون نے ان کو شمشیر ونیزہ پر رکہہ لیا ایک جماعت کثیرہ ان مین سے ماری گئی
اس واقعہ کے بعد ابرق مین ابوبکرؓ نے چندے قیام کر کے بنو ذبیان کو اون مقامات
سے بالکل بیدخل کر کے مسلمانون کے قبضہ مین دیدیا اور خود واپس مدینہ آئے۔

ردت یمن بوقت وفات رسول اللہ (صلعم) مکہ وبنی کنانہ پر عتاب بن
اسید اور طائف اور اس کے متعلقات پر عثمان بن ابی العاص اور عجز ہواز ن پر
عکرمہ بن ابی اور نجران معہ اسکے متعلقات پر عمرو بن حزم نماز پڑہانے پر اور ابوسفیان
بن حرب صدقات پر اور مابین زمع وزبید نجران تک پر خالد بن سعید بن العاص
اور ہمدان پر عامر بن شہر ہمدانی اور صنعاء پر فیروز دیلمی اور جند پر یعلی بن امیہ

اور مارب پر ابوموسیٰ اشعری اور اشعریین) وعک پر طاہر بن ابی ہالہ اور حضرموت پر
زیاد بن لبید بیاضی و عکاشہ بن ثور بن اصغر غوثی اور کندہ پر مہاجر بن ابی امیہ
(رضی اللہ عنہم) عامل تھے اور معاذ بن جبل کل ملک یمن مین ایک ضلع سے دوسرے
ضلع مین دورہ کرتے اور قرآن کی تعلیم کرتے پہرتے تھے چونکہ مہاجر بن ابی امیہ
غزوہ تبوک مین آنحضرت (صلعم) ناراض ہوئے تھے اگرچہ ام المومنین ام سلمہ
کی سفارش سے وہ ناراضگی دفع ہوگئی تھی اور آپ نے اون کو کندہ کا عامل
مقرر فرمایا تھا لیکن آپ کی علالت و انتقال کیوجہ سے مہاجر بن ابی امیہ کندہ مین
نہ جاسکے اور زیاد بن لبید انکی قایم مقامی مین کام انجام دیتے رہے۔

آنحضرت (صلعم) کے زمانۂ حیات ہی مین اہل یمن۔ اسود عنسی کیوجہ سے مرتد
ہوگئے تھے جنکی اصلاح آپ نے پہلے نامہ و پیام سے کیا اور آخرالامر اسی زمانہ مین
اسود مارا گیا اور یمین مین پہر اسلام کا دور دورہ ہوگیا تھا لیکن جب آنحضرت (صلعم) کے
وفات کی خبر اہل یمن کو پہونچی تو وہ بہی اور اعراب کی طرح پہر مرتد ہوگئے۔ فالہ
جو عنسی کے لشکر مین تہا وہ پہلے ہی سے عنسی کے مارے جانے کے بعد مابین نجران
و صنعاء کے مسلمانون کے برخلاف لوگون کو برانگیختہ کر رہا تہا۔ عمرو بن معدیکرب
قیس بن عبدیغوث بن مکشوح وغیرہما کے مرتد ہوجانے سے یمن کی ہوا بالکل بگڑ گئی
قیس بن عبدیغوث نے ابناء فیروز و دادویہ و خشنش کو بحیلہ قتل کرنے کے
کوشش کی اس غرض سے کہ انکے قتل کے بعد صنعاء پر اسکو تسلط کلی حاصل
ہوجائیگا لیکن مصلحتاً کہلم کہلا بر سر میدان خود لو تو نہ آیا فالہ کو کہلا بہیجا کہ موقع
مناسب ہے عنسی کا لشکر لیکر ابناء فیروز پر حملہ کرکے صنعاء پر قبضہ حاصل کرلینا
چاہیئے مین بہی تیری امداد کو طیار ہون" جب فیروز کو فالہ کی تیاری کا حال
معلوم ہوا تو اس نے قینن سے امداد چاہی قیس نے اظہار محبت سے اسکو

نصیحتین کین اور دہوکہ سے قتل کرنے کی غرض سے اسکی دعوت کی اتفاق سے دادویہ اسکو کامیابی حاصل ہوگئی اور فیروز و خشنش بخوف جان بہاگ نکلے قیس نے اونکا تعاقب کیا لیکن یہہ جبل خولان مین اپنے مامون کے پاس جاکر پناہ گزین ہوگئے تب قیس نے لوٹ کر صنعاء پر قبضہ کرلیا اور فالہ بہی عنسی کا لشکر لئے ہوئے اس سے آکر ملگیا۔

فیروز و خشنش نے اس واقعہ سے ابو بکر صدیق رضہ کو مطلع کیا جناب ممدوح نے فیروز کو بدستور ولایت صنعاء پر قایم رکہہ کر طاہر بن ابی ہالہ وعکاشہ بن ثور و ذی الکلاع سمیفع و ذی ظلیم حوشب و ذی تبان شہر کو اوسکی امداد کو لکہا اور اسلامی لشکر ظفر پیکر بہیجنے کا وعدہ لکہا۔ فیروز کے پاس جب طاہر وعکاشہ وغیرہما کے ملجانے سے ایک معقول جمعیت ہوگئی تو اسوقت وہ قیس کے مقابلہ کو نکلا قیس نے یہہ سنکر پہلے یہہ انتظام کیا کہ فیروز کے عیال و اطفال کو دو گروہ کرکے ایک کو عدن کے طرف بہیجا تاکہ براہ دریا جلاء وطن کردئے جائین اور دوسرے گروہ کو خشکی کیطرف روانہ کردیا اس غرض سے کہ بیابان و صحرا مین آوارہ و پریشان ہوکر جس طرف چاہین چلے جائین بعد اس کے عنسی کا لشکر اور قبایل مرتدہ کو لیکر فیروز سے لڑنے کو چلا فیروز کے لکہنے پر بنی عقیل بن ربیعہ وعک نے لڑکون کو چہین لیا اور ان کے ساتہہ جو قیس کے آدمی تہے انکو بہی قتل کرکے فیروز سے آملے اور اس کے ہمراہ ہوکر قیس سے لڑے۔ یہہ لڑائی صنعاء کے باہر ایک کہلے میدان مین ہوئی فریقین مین ایک شبانہ روز لڑائی قایم رہنے کے بعد قیس کو شکست ہوئی اور وہ بہاگ کر اسی مقام پر چلا گیا جہان پر فالہ کے ساتہہ تہا۔

اس کے بعد قیس کے ساتہہ عمرو بن معدیکرب بہی آکر ملگیا یہہ اوسی

زمانہ سے مرتد ہو گیا تہا جسوقت کہ اسود عنسی نے نبوت کا دعوی کیا تہا فروۃ [رض]
بن مسیک اور قیس اور یہہ تقریبًا ایک ہی زمانہ مین مسلمان ہوئے تہے آنحضرت
(صلعم) نے قیس کو قبل اسلام عمرو بن معدیکرب - صدقات مراد پر متعین
فرمایا تہا اور عمرو بن معدیکرب اپنی قوم سعد العشیرہ سے علیحدہ ہو کر زبید کے
ساتہہ حاضر خدمت اقدس ہو کر ایمان لایا تہا جب اسود نے دعوی نبوت
کر کے بغاوت اختیار کی اور مذحج نے اسکی اتباع کی تو عمرو بن معدیکرب بہی منجملہ
اہنین لوگون کے تہا لیکن فروۃ [رض] معہ اپنے ہمراہیون کے اسلام پر ثابت قدم رہا
اور اسی وقت سے اسود نے عمرو بن معدیکرب کو اپنا نایب بنالیا تہا۔

اوسی زمانہ مین کندہ بہی مرتد ہو کر اسود عنسی کے تابع ہو گئے تہے ان کے
مرتد ہونے کی یہہ علت ہوئی تہی کہ زیاد [رض] کندی (جو ان کے صدقات وصول کرنے پر
متعین تہے) بنی عمرو بن معاویہ[1] (کندہ) مین ایک روز صدقات وصول کرنیکو
گئے بنی عمرو بن معاویہ نے باوجود واجب ہونے کے صدقات دینے سے
انکار کیا۔ زیاد [رض] نے اونپر حملہ کر کے انکو شکست دیا اسوجہ سے کل بنی عمرو
بن معاویہ اس واقعہ سے برہم ہو کر منع صدقہ پر مُصِر اور مرتد ہو گئے اگرچہ
شراحیل بن اسمط نے اپنی قوم بنی عمرو بن معاویہ کو منع صدقہ اور
مرتد ہونے سے بہت روکا لیکن اونہون نے جب اسکی نہ سنی تو شراحیل معہ

---

[1] بنی عمرو بن معاویہ کندہ کا ایک چہوٹا سا قبیلہ ہے اس لڑائی اور ارتداد کا بانی
مبانی غداء بن صحر برادر شیطان بن حجر ہے زیاد [رض] نے اسکا اونٹ باربرداری کیلئے
پکڑ لیا تہا جسپر غداء بن حجر نے بیحد شور و غل مچا کر لوگون کو زیاد [رض] کی مخالفت پر
اوبہار دیا اور سب کے سب مرتد ہو گئے۔

اپنے لڑکون کے زیاد رض سے آملے اور یہہ بیان کیا کہ "بنی عمرو بن معاویہ سے بعض سکاسک و حضرموت و البضعہ و جمد و مشرح و مخوس اور انکی بہن عمرّدہ نے سازش کر لی ہے اگر تمنے ایک دن کی بہی ان کو مہلت دیدی تو پہر انکی کامیابی حاصل کرنی دشوار ہو جائیگی"۔ زیاد رض نے یہہ سُنکر اسیوقت اون پر حملہ کر دیا اور بعد ایک خونریز لڑائی کے مرتدین کے گروہ کو منتشر کر کے مال غنیمت اور قیدیون کو لیکر واپس ہوئے اثنار راہ مین اشعث بن قیس و بنی حرث بن معاویہ سے ملاقات ہو گئی قیدیون کی عورتون نے اشعث و بنی حرث سے فریاد کی جس سے اشعث و بنی حرث کی رگ حمیت جوش مین آگئی اور اس نے بحالت غفلت زیاد رض پر حملہ کر کے کل قیدیون کو چہڑا لیا اس کے بعد کل بنی معاویہ اور جو سکاسک و حضرموت سے ان کے مطیع ہوئے سب کے سب مجتمع ہو کر ارتداد پر قایم رہے۔

ابوبکر صدیق رض پہلے تو اہل ردّت سے نامہ و پیام سے محاربہ کرتے رہے مہاجرین و انصار رض کو انکی سرکوبی کو نہ بہیجا لیکن جب اونہون نے یہہ دیکہا کہ مرتدین کی جمعیت یوماً فیوماً بڑہتی جاتی ہے اور ایک گونہ انکو اور امور سے اطمینان بہی حاصل ہو گیا تب موصوف الصدر نے عتاب رض ابن اسید کو مکہ مین اور عثمان رض بن ابی العاص کو طایف مین لکہا کہ "جس قدر لوگ اسلام پر ثابت قدم ہین اور وہ بفضلہ تعالیٰ اسوقت تک مرتد نہین ہوئے ان کو لیکر مرتدین پر حملہ کر دو" چنانچہ تہامہ مین جو مرتدین مدلج و خزاعہ کا گروہ مجتمع ہو رہا تہا ان کو عتاب رض بن اسید نے قتل و غارت کر کے متفرق کر دیا اور جس قدر لوگ ازو و خثعم و بجیلہ کے شنواہ مین موجود تہے اونکو عثمان رض بن العاص نے۔ ان قبایل مرتدہ کی دیکہا دیکہی

سلہ عثمان رض بن ابی العاص نے ازد و خثعم و بجیلہ کی جماعت مرتدہ کے منتشر کرنے (باقی صفحہ ۲۸۳)

ایک گروہ عک واشعریین کا بہی مرتد ہوکر اعلاب (راہ ساحل) مین مجتمع ہوا طاہرؓ بن ابی ہالہ معہ مسروقؓ عکی کے یہہ سنکر انکی سرکوبی کو روانہ ہوئے فریقین سے مقام اعلاب مین لڑائی ہوئی میدان جنگ طاہرؓ کے ہاتہہ رہا عک واشعریین کو ہزیمت ہوئی بیشمار آدمی اون کے مارے گئے طاہرؓ بن ابی ہالہ نے اس واقعہ سے ابوبکرؓ کو مطلع کیا اور لشکر لئے ہوئے بانتظار اُن کے حکم کے ٹہرے رہے۔

اہل نجران نے رسول اللہ (صلعم) کی وفات کو سنکر چالیس ہزار سوارون سے خروج کیا اور اپنے وفود (جمع ہے وفد کی بمعنی ڈیپوٹیشن) کو ابوبکرؓ کی خدمت مین بغرض تجدید عہد روانہ کیا ابوبکرؓ نے ایک جدید عہد نامہ لکہکر ان کو دیدیا اور یہہ بہی ظاہر کردیا کہ عرب مین دو دین نہین رکہے جائینگے۔

بعد ان واقعات کے جریرؓ بن عبد اللہ واقرعؓ و وبرؓ (۲) بجنسہ واپس آئے جنکو رسول اللہ (صلعم) نے بزمانہ خروج اسود عنسی روانہ کیا تہا پہر ابوبکرؓ نے جریرؓ کو اس غرض سے یمن کے طرف واپس کیا کہ جو لوگ اسلام پر ثابت قدم ہین اونکو لیکر مرتدین سے لڑین اور خثعم کو زیر کرکے بخیال نگاہداشت وحفظ بیضۂ اسلام نجران مین ٹہرے رہین۔ جریرؓ یہہ حکم پاتے ہی یمن کو پہر واپس آئے خثعم کے چند آدمیون نے مقابلہ کیا جنکو قتل و قید کرکے نجران کے طرف چلے گئے۔ عثمانؓ بن ابی العاص والی طایف بحکم ابوبکرؓ بیس (۲) آدمیون کو بسرکردگی اپنے بہائی کے مخالیف[۹] اہل طایف پر اور عتابؓ بن اسید مکہ واعمال مکہ پر

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۸۲) اور اون کے زیر کرنے کو ایک سریہ روانہ کیا تہا جسکی افسری عثمانؓ بن ابی ربیعہ کے قبضہ مین تہی اور مرتدین کے گروہ کا سردار حمیضہ ابن النعمان تہا۔

سلہ مخالیف جمع ہے مخلاف کی۔ اہل عرب مخلاف اوس مقام کو کہتے ہین جہان تبدیل آب وہوا کے لئے اہل شہر جاتے ہین۔

پانچسو آدمیون کو زیر حکم اپنے بھائی خالدؓ کے مقرر کر کے حکم ثانی کے منتظر رہے جب
یمن کی ابتری و ردت کی حالت حد سے تجاوز ہو گئی اور کسیطرح اسکی بگڑی ہوئی
کیفیت سلجھتی نظر نہ آئی تب مہاجرؓ بن ابی امیہ بغاوت یمن کے فرو کرنے کے لیے
بحکم ابوبکرؓ یمن کیطرف بڑہے مکہ و طایف مین عتابؓ و عثمانؓ سے ملتے خالدؓ بن
اسید و عبد الرحمنؓ بن ابی العاص کو معہ اون کے ہمراہیون کے لیتے ہوئے
جریرؓ بن عبد اللہ و عکاشہؓ بن ثور کے پاس پہونچے اور انکو بھی اپنے لشکر مین
شامل کر کے نجران مین داخل ہوئے فروہؓ بن مسیک نے ان لوگون سے ملاقات کی
مرتدین کے حالات سے انکو مطلع کیا نجران مین پہونچنے کے دوسرے دن
عمرو بن معدیکرب و قیس بن مکشوح نے ایک گروہ مرتدین کا لیکر مقابلہ کیا
لڑائی کا عنوان نہایت خطرناک تہا چارون طرف سے مرتدین گہیرے ہوئے
تہے لیکن اللہ جلشانہ کی عنایت سے مرتدین کو مسلمانون نے میدان سے مار کر
بہگا دیا بیشمار مرتدین اس واقعہ مین کام آئے عمرو بن معدیکرب و قیس بن
مکشوح گرفتار کر کے مدینہ مین ابوبکر صدیقؓ کے پاس بہیجدیئے گئے عمرو بن معدیکرب
و قیس بن مکشوح نے ردت سے توبہ کیا اور دوبارہ اسلام مین داخل ہوئے
ابوبکر صدیقؓ نے ان دونون آدمیون کو پہر یمن کیطرف واپس کر دیا۔

مہاجرؓ بن ابی امیہ مہم نجران سے فارغ ہو کر صنعاء مین جا اوترے۔ قبایل
مرتدہ کی سرکوبی اور سرگروہ مرتدین کی گوشمالی مین مصروف ہو گئے جن
لوگون نے توبہ کی اونکو پہر اسلام مین داخل کر لیا اور جنہون نے ذرا بہی سرتابی کی
اونکی فوراً گردن اوڑادی الغرض صنعاء کو بہی مہاجرؓ بن ابی امیہ نے مرتدون
سے صاف کر کے ابوبکر صدیقؓ کو اس سے آگاہ کیا اوسوقت ابوبکر صدیقؓ نے
انکو کندہ پر عکرمہؓ بن ابی جہل کے ساتھ حملہ کرنے کو لکہا عکرمہؓ بن ابی جہل ایک

آزمودہ کار تہے اُن کے پاس انہین دلون اطراف عمان سے ایک گروہ کثیر مہرہ واز دو ناجیہ و عبد القیس اور کچہہ لوگ مالک بن کنانہ و بنی عنبر وغیرہم کے آگئے تہے یہہ معہ ان لوگون کے مہاجر بن ابی امیہ سے آملے اور ان کے ساتہہ ساتہہ کندہ کی سرکوبی کو روانہ ہوئے۔ مقام مفازہ مابین مارب و حضرموت کے زیاد کندی کا خط ملا جس مین اونہون نے کندہ پر نہایت تیزی سے حملہ کرنے کی تحریک کی تہی۔ مہاجر بن ابی امیہ نے خط پاتے ہی عکرمہ رض کو لشکر کی سرداری پر بجائے اپنے مقرر کر کے کچہہ حصہ اسلامی فوج کا لیکر نہایت عجلت سے زیاد سے جا کر ملے اور ان کے ہمراہ ہو کر کندہ کے مقابل ہوئے۔ کندہ کی افسری اشعث بن قیس کر رہا تہا مقام محجر الزبرقان مین صف آرائی ہوئی مسلمانون نے اللّٰہ اکبر کہکر حملہ کیا مرتدین کندہ کے پاؤن اوکہڑ گئے ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بہاگے اشعث کندہ و سکاسک و سکون و حضرموت کے بقیۃ السیف کو لیکر قلعہ نجیر مین جا چہپا اور ہر طرف سے قلعہ بندی کر لی سوائے ایک راستہ کے جو کہ پہاڑی اور دشوار گذار تہا اس اثنا مین عکرمہ رض معہ بقیہ اسلامی لشکر کے آگئے اور انہون نے اس راستہ کو بہی بند کر دیا جسکو اشعث نے مدد و رسد کے لئے کہول رکہا تہا۔ چند دنون کے حصار کے بعد اشعث نے مجبور ہو کر اس شرط سے قلعہ کا دروازہ کہول دینے کا اقرار کیا کہ اسکی قوم کے نو آدمیون کو معہ اُن کے اہل و عیال و مال کے پناہ دیجائے مہاجر و زیاد اس شرط پر راضی ہو گئے اشعث نے دروازہ قلعہ کا کہول دیا اسلامی لشکر نے گہس کر دشمنان دین کو قتل و قید کرنا شروع کر دیا اس واقعہ مین قیدیون کی تعداد کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایک ہزار صرف عورتین قید کر لی گئی تہین جب مسلمانون نے اِس سے

فراغت پائی تو اسوقت اشعث کا وہ خط کہولا گیا جس مین اس نے ماموینن
کے اسماء لکہے تہے اتفاق سے یہہ لکہتے وقت اپنا نام بہول گیا تہا مسلمانون
نے فوراً اسکی بہی مشکین باندہ لین اور اور قیدیون کے ساتہہ بغرض
صدور حکم ابوبکر رضؓ صدیق کے پاس مدینہ مین بہیجدیا ابوبکر رضؓ صدیق نے اشعث
سے کہا کہ تو مرتد ہوگیا مسلمانون سے لڑا انکی خونریزی کی اس کی پاداش مین
تجہکو مین قتل کیا چاہتا ہون اشعث نے جواب دیا کہ مین نے بذریعہ خط اپنی
قوم کی جان بخشی کرائی ہے ابوبکر رضؓ نے کہا بے شک صلح اور امن اسی کے لئے ہے
جسکا نام صحیفہ مین مندرج ہے اور جسکا نام صحیفہ مین نہین اسکا قول مردود
اور وہ قابل گردن زدنی کے ہے اشعث یہہ سنکر تہوڑی دیر تک خاموش
بیٹہا رہا بعد ازان ندامت سے آنکہین نیچے کرکے کہنے لگا اے خلیفۂ رسول اللہ
مین توبہ کرتا ہون میرا اسلام آپ قبول کیجئے اور میری بی بی میرے
حوالہ کیجئے ابوبکر صدیق رضؓ نے یہہ سنکر اسکی توبہ قبول کرلی اور اسکی بیوی یہہ کہکر
اس کے سپرد کردیا کہ مجہکو امید ہے کہ آیندہ تجہہ سے نیکی کے سوا اور کوئی
فعل سرزد نہوگا اور ہمیشہ مجہے تیری نیکی کی خبر ملتی رہے گی اس کے بعد
ابوبکر صدیق رضؓ نے مال غنیمت کو تقسیم اور قیدیان کندہ سے فدیہ لیکر ان کو بہی
آزاد کردیا۔

اس سے پیشتر ہم تحریر کرچکے ہین کہ ابوبکر صدیق رضؓ۔ اسامہ رضؓ کو بعد مراجعت
شام مدینہ مین اپنا نایب مقرر کرکے ربذہ کیطرف بڑہے تہے اور بنی عبس
وذبیان وکنانہ کو ابرق مین شکست دیکر پہر مدینہ کو واپس آئے تہے اس اثناء
مین لشکر اسامہ رضؓ کا تکان سفر دفع ہوگیا تہا اور وہ دشمنان خدا کے مقابلہ و
مقاتلہ پر آمادہ ہوگئے تہے اسوقت ابوبکر صدیق رضؓ نے گیارہ لشکر بغرض سرکوبی

مرتدین و منحرفین اسلام تیار کرکے ہر ایک کے لئے ایک ایک نشان اور ایک
ایک سردار مقرر کیا اور ان کو یہہ حکم دیا کہ ہر قبیلہ سے چند مسلمانون کو ان کی
حفاظت پر چھوڑکر باقی کو اپنے ہمراہ لیکر اہل ردت سے مقابلہ و مقاتلہ کرو
تا آنکہ وہ پھر دایرہ اسلام مین داخل ہو جائین یا یہہ کہ صفحہ ہستی سے انکا نام
و نشان مٹ جائے ازانجملہ ایک لوا خالد رض بن الولید کے لئے منعقد کیا اور انکو
یہہ حکم دیا کہ پہلے طلیحہ پر چڑہائی کرو بعد اس کے مالک بن نویرہ پر بطاح
مین حملہ کرنا اور ایک لوا عکرمہ رض بن ابی جہل کو دیکر مسیلمہ و یمامہ کے طرف
روانگی کا حکم دیا پھر ان کے بعد انہین دونون کیطرف شرحبیل بن حسنہ رض کو
روانہ کیا اور یہہ کہا کہ یمامہ سے فراغت حاصل کرکے قضاعہ سے لڑتا پھر
کندہ پر حضرموت مین حملہ کرنا اور ایک لوا خالد رض بن سعید بن العاصی کو دیا
یہہ بعد وفات رسول اللہ (صلعم) یمن سے اپنا صوبہ چھوڑکر مدینہ مین
چلے آئے تھے ان کو ابوبکر صدیق رض نے مشارف شام کیطرف بڑہنے کو کہا اور
ایک لوا عمرو بن العاصی کو دیکر مرتدین قضاعہ سے لڑنے کو کہا اور ایک
لوا حذیفہ بن محصن اور ایک عرفجہ بن ہرثمہ کو دیکر سابق الذکر کو اہل
دبا پر اور موخر الذکر کو مہرہ پر حملہ کرنے کو حکم دیا اور ایک لوا طریفہ بن حاجز کو
دیکر بنی سلیم اور ان کے ہمراہیان بنی ہوازن کے سرکوبی پر متعین کیا
اور ایک لوا سوید بن مقرن کے لئے بناکر انکو تہامہ (یمن) کیطرف بھیجا
اور ایک لوا علاء حضرمی کے لئے منعقد کرکے بحرین کیطرف بڑہنے کو کہا۔
الغرض ہر ایک لشکر پر ایک ایک امیر مقرر کرکے ایک ہی عبارت کا ہر ایک
امیر کو ایک ایک فرمان عطا کر دیا جسکی عبارت یہہ تھی۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ هذا عهد من ابی بکر خلیفة

رسول الله صلى الله عليه وسلم لفلان حين بعثه فيمن
بعثه لقتال من رجع عن الاسلام وعهد اليه ان يتقي الله
ما استطاع في امره كله سره وجهره وامره بالجد في امر الله
ومجاهدة من تولى عنه ورجع عن الاسلام الى اماني
الشيطان بعد ان يعذر اليهم فيدعوهم بدعاية الاسلام
فان اجابوه امسك عنهم وان لم يجيبوه شن غارته
حتى يقروا له ثم ينبئهم بالذي عليهم والذي لهم فياخذ
ما عليهم ويعطيهم الذي لهم لا ينظرهم ولا يرد المسلمين
عن قتال عدوهم فمن اجاب الى امر الله عز وجل واقر له قبل
ذلك منه واعانه عليه بالمعروف وانما يقاتل من كفر
بالله على الاقرار بما جاء من عند الله فاذا اجاب الدعوة
لم يكن عليه سبيل وكان الله حسيبه بعد فيما استسر به
ومن لم يجب الى داعية الله قتل وقوتل حيث كان
وحيث بلغ مراغمه لا يقبل الله من احد شيئا مما اعطى
الا الاسلام فمن اجابه واقر قبل منه واعانه ومن ابى
قاتله فان اظهره الله عليه عز وجل قتلهم فيه كل قتلة
بالسلاح والنيران ثم قسم ما افاء الله عليه الا الخمس فانه
يبلغناه ويمنع اصحابه العجلة والفساد وان لا يدخل
فيهم حشوا حتى يعرفهم ويعلم ما هم لئلا يكونوا عيونا
ولئلا يؤتى المسلمون من قبلهم وان يتفقد بالمسلمين و
يرفق بهم في السير والمنزل ويتفقدهم ولا يعجل بعضهم

عن بعض ويستوصى بالمسلمين فى حسن الصحبة ولين القول

(ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ ابو بکرؓ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد ہے
فلان شخص سے جبکہ اسکو روانہ کیا اون لوگون کے ساتہہ جنکو بہیجا ہے لڑنیکو
اون سے جو اسلام سے پہر گئے ہین اور ہدایت کی ہے اسکو اس امر کی کہ وہ
اللہ تعالی سے جہانتک اسکی امکان قوت مین ہے ظاہرًا اور باطنًا اپنے کل کامون
مین ڈرے گا اور حکم دیا ہے اُسکو اللہ تعالی کے کامون کی کوشش کرنے اور
لڑنیکا اون لوگون سے جنہون نے اس سے منہہ پہیر لیا ہے اور اسلام مُڑ کر
امانی شیطانی کیطرف چلے گئے ہین بعد اسکے کہ اُن سے قطع حجت کیجائے اور
وہ اسلام کی طرف بُلائے جائین پس اگر وہ اسکو قبول کرلین تو اُن سے ہاتہہ
روک لیا جائے اور اگر اسکو وہ قبول نہ کرین تو انپر متواتر حملہ کئے جائین تا آنکہ
وہ اسکا اقرار کرین بعد ازان وہ آگاہ کئے جائین اُس سے جو اونپر فرض ہے
اور اس سے جو اُن کے لئے ہے۔ پس اُن سے جو انپر فرض ہے وہ لیا جائے
اور دیا جائے انکو جو ان کے لئے ہے اسمین رعایت اونکی نہ کیجائے اور
مسلمان اپنے دشمنون سے لڑنے سے نہ رُوکے جائین پس جس شخص نے اللہ عز وجل
کے حکم کو قبول اور اوسکا اقرار کرلیا اور عمدگی سے اسکی مدد کی تو وہ اس سے
قبول کرلیا جائے اور بے شک لڑائی کیجائے اوس سے جس نے باوجود اقرار
بما جاء من عند اللہ کے اللہ کے ساتہہ کفر کیا پس جب اوس نے دعوت کو
قبول کرلیا تو اوسپر کسی قسم کا الزام نہوگا اور اللہ اسکا محاسب ہوگا جس کو
اس نے بعد اس کے چہپا لیا ہے اور جس شخص نے اللہ کی دعوت کو نہ قبول کیا
قتل کیا جائے اور اوس سے لڑائی کیجائے جہان پر ہو اور جہان بہاگ کر پہونچا ہو
اللہ نہین قبول کرے گا کسی سے کوئی چیز جو وہ دے سوائے اسلام کے۔ پس

جس شخص نے اسکو قبول کیا اور اقرار کیا قبول کیا جائے گا اس سے اور اسکی اعانت کیجائے گی اور جس شخص نے انکار کیا اس سے لڑائی کیجائے پس اگر اللہ عزوجل اسپر غلبہ عنایت فرمائے تو وہ سب قتل کیے جائین ہر مقتول آلات حرب و آگ سے ۔ بعد ازان تقسیم کیا جائے وہ مال جو اسنے اللہ تعالیٰ نے دلایا ہے سوائے خمس کے پس بے شک وہ ہمارے پاس بھیجا جائے ۔ اور ہدایت کی ہے اسکو کہ منع کرے اپنے ہمراہیون کو عجلت اور فساد سے اور کسی غیر کو اپنے مین داخل نہونے دے جب تک اسکو نہ پہچانے اور نہ جانے کہ وہ کون ہین شاید وہ جاسوس ہون اور یا کہ مسلمان اسکو اپنی طرف سے نہ لاوین اور یہہ کہ مسلمانون سے سلوک کرے اور روانگی و قیام مین ان سے نرمی کرے اور انپر رحم کرے اور ایک دوسرے سے عجلت نہ کرنے اور نشست و برخاست اور نرمی کلام مین مسلمانون کے ساتھہ بھلائی کرے) ۔

یہہ فرمان تو وہ تھا جو سرداران لشکر کو وقت روانگی دیا گیا تھا لیکن ان لوگون کے روانہ ہونے سے پیشتر ابو بکر صدیق رضی نے قطع حجت کے لئے مرتدین کے طرف بھی ایک ایک خط روانہ کیا تھا جنکی سرکوبی و گوشمالی کے لئے جیوش اسلامیہ روانہ ہو رہے تھے، یہہ کل خطوط بھی ایک ہی مضمون کے تھے جس مین بعد بسم اللہ کے یہہ لکھا تھا :

ہذا عہد من ابوبکر خلیفۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی من بلغہ کتابی ہذا من عامۃ او خاصۃ اقام علی الاسلام او رجع عنہ سلام علی من اتبع الہدی ولم یرجع الی الضلالۃ والہوی فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ہو وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ونا من

بما جاء به واکفر من ابی واجاهده (امابعد ثم قرر امر النبوة
ووفاة رسول الله صلی الله علیه وسلم واطیب فی الموعظة)
ثم قال وانی قد بعثت الیکم فلانا فی جیش المهاجرین و
الانصار والتابعین باحسان وامرته ان لا یقاتل احدا و
لا یقتله حتی یدعوه الی داعیة الله فمن استجاب له واقر و
کف وعمل صالحا قبل منه واعانه ومن ابی امرته ان
یقاتله علی ذلک ثم لا یبقی علی احد منهم قدر علیه فمن اتبعه
فهو خیر له ومن ترکه فلن یعجز الله وقد امرت رسولی ان
یقرء کتابی فی کل مجمع لکم والداعیة الاذان فاذا اذن
المسلمون فاذنوا کفوا عنهم وان لم یوذنوا فاسالوهم
بما علیهم فان ابوا عاجلوهم وان اقروا قبل منهم و
حملهم علی ما ینبغی لهم (ترجمہ یہہ ہدایت ہے ابوبکر خلیفہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس شخص کے لئے جس کے پاس یہہ فرمان پہونچے عام ہو
یا خاص ہو قایم رہا اسلام پر یا پہرا اوس سے سلام ہو اوسپر جسنے اتباع کی
ہدایت کی اور گمراہی و ہوائے نفسانی کیطرف نہ لوٹا بے شک مین تمہاری
طرف اس اللہ کی تعریف کرتا ہون جسکے سوا کوئی اور معبود نہین ہے اکیلا ہے
وہ۔ کوئی شریک اسکا نہین ہے اور مین شہادت دیتا ہون اسکی کہ محمد اوس کے
بندہ اور رسول ہین اور جو وہ لیکر آئے ہین اوسپر ایمان لاتا ہون اوسکو مردود
سمجھتا ہون اوسکو جس نے اسکا انکار کیا اور اس سے مین مجاہدہ کرتا ہون۔
(بعد اس کے ابوبکر صدیق نے نبوت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کو عمدہ طور سے بیان کیا اور خوب نصیحتین کین) پہر لکھا "اور بیشک

مین تمہارے طرف فلان شخص کو بسر گروہی لشکر مہاجرین و انصار اور ان کے عمدہ تابعین کے بہیجتا ہون اور مین نے اسکو حکم دیا ہے کہ وہ کسی سے نہ لڑیگا اور نہ اوسکو مارے گا جب تک اللہ تعالی کی دعوت اُسکو نہ دیجائیگی پس جس شخص نے اسکو قبول کرلیا اور اقرار کیا اور باز رہا اور نیک کام کئے تو اس سے یہہ قبول کیا جائے اور اوسکی مدد کیجائے گی اور جس شخص نے اس سے اِنکار کیا اوس سے اس امر پر لڑنے کا مین نے حکم دیا ہے تا آنکہ ان مین سے کسی مین اسکا اثر نہ رہجائے پس جو شخص اسکا متبع ہوا اوس کے لئے بہتری ہے اور جس شخص نے اسکو چہوڑ دیا پس نہ وہ اللہ کو مجبور کرے گا اور مین نے اپنے قاصد کو حکم دیا ہے کہ میرے اس فرمان کو تمہارے مجمع مین پڑہے اور تمکو بذریعہ اذان کے دعوت دے ۔پس جب مسلمانون کی اذان سنو تو اذان دو تم سے وہ رک جائینگے اور (یہہ حکم دیا ہے کہ) اگر وہ اذان نہ دین تو اون سے اسکا باعث دریافت کرو پس اگر وہ انکار کرین تو انکی بابت عجلت کرو اور اگر اقرار و توبہ کرین تو انسے قبول کرلیا جائے اور وہ لوگ جس کے وہ سزاوار ہین اسپر محمول کئے جائین) اسی مضمون کے متعدد خطوط متعدد سفرا لیکر لشکر اسلام کے روانگی سے پہلے روانہ ہوگئے بعد ازان سرداران لشکر اپنا اپنا اسلامی جہنڈا لئے ہوئے معہ اُس فرمان کے جسکا ذکر اوپر ہوچکا نکل کہڑے ہوئے سب سے پہلے خالدؓ بن الولید نے طلیحہ و بنی اسد پر حملہ کیا۔

طلیحہ کے حالات طلیحہ زمانہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مرتد ہو کر سمیرا مین آکر مقیم ہوگیا تہا۔ یہہ کاہن تہا اس نے دعوائے نبوت کیا تہا اور بنی اسرائیل کے چند فرقے اس کے مطیع ہوگئے تہے آنحضرت (صلعم) نے اس کی سرکوبی کو ضرارؓ ابن الازور کو بسر گروہی چند مسلمانون کے روانہ فرمایا تہا

ہنوز طلیحہ کی سرکوبی ہونے پائی تہی کہ آنحضرت (صلعم) کی وفات کی خبر مشہور
ہوگئی جس سے اس کے کامون مین ایک گونہ استحکام ہوگیا۔ غطفان وہوازن
وطے اس سے متفق ہوگئے ضرار اور جو اون کے ساتہہ عمال تہے وہ سب مدینہ کو
چلے آئے اور غطفان کے وفود ابوبکر صدیق رض کی خدمت مین معافی ترک زکوۃ
کے لئے حاضر ہوئے ابوبکر صدیق رض نے اس سے انکار کیا اور اونپر بقصد حملہ خروج
کرکے ذی القصہ مین ان سے لڑے اور انکو ہزیمت دی جیسا کہ ہم نے اس سے
پیشتر بیان کیا ہے۔ ہزیمت کے بعد غطفان اور بنی اسد بزاخہ مین طلیحہ سے آکر
ملگئے اور طے نے بہی ایسا ہی کیا خالد رض بن الولید ان لوگون کی سرکوبی کو بڑہے
اور انکی روانگی سے پہلے طے کیطرف عدی بن حاتم رض روانہ کئے گئے تہے جنکی
کوششون اور مدبرانہ حکمت عملیون سے طے طلیحہ کی ہمراہی سے علیحدہ ہوکر
پہر دایرہ اسلام مین داخل ہوگئے اس اثناء مین خالد رض بن الولید بہی بزاخہ
مین پہونچگئے جہان پر طلیحہ اور عیینہ بن حصن مرتدین کا گروہ لئے ہوئے ٹہرے تہے
لشکر اسلام سے عکاشہ رض بن محصن وثابت رض بن اقرم انصاری بیتر دل کے لئے نکلے
اتفاق سے طلیحہ اور اسکا بہائی حبال نے حالت غفلت مین عکاشہ رض وثابت رض کو شہید
کرڈالا مسلمانون کو اس واقعہ سے سخت صدمہ ہوا خالد رض بن الولید نے انصار پر
ثابت رض ابن قیس کو اور طے پر عدی رض بن حاتم کو مقرر کرکے طلیحہ سے مقابلہ کیا۔
لڑائی کا عنوان فریقین کے لئے خطرناک نظر آرہا تہا۔ عیینہ بن حصن میدان جنگ
مین لڑرہا تہا اور طلیحہ لوگون کو دہوکہ دینے کو ایک چادر اوڑہے ہوئے بانتظار
وحی بیٹہا ہوا تہا۔ جسوقت مرتدین کے پاؤن میدان جنگ سے اکہڑتے نظر آئے
اوسوقت عیینہ لوگون کو لڑتا چہوڑ کر طلیحہ کے پاس دوڑ کر آیا اور اس سے
دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس میرے بعد کوئی آیا تہا؟ (عیینہ کا مقصود ان

سوال سے یہہ تہا کہ کیا تیرے پاس میرے بعد وحی آئی ہتی) طلیحہ نے کہا ہنین!
عینیہ یہہ سُنکر پہر میدان جنگ مین چلا گیا۔ تہوڑی دیر تک لڑکر دوبارہ
طلیحہ کے پاس آیا اور دریافت کرکے پہر میدان جنگ کو لوٹ گیا۔ چند ساعت
کے بعد پہر طلیحہ کے پاس بہاگ کر آیا اور دریافت کیا طلیحہ نے کہا ہان جبرئیل آئے تہے
عینیہ نے کہا کیا کہا؟ طلیحہ نے جواب دیا کہ وہ مجہہ سے کہہ گیا ہے کہ تیرے لئے
وہی ہوگا جو تیرے قسمت مین لکہا ہے عینیہ نے یہہ سُنکر کہا اے بنی فزارہ یہہ شخص کذّاب ہے
مین تو جاتا ہون تم بہی لڑائی سے لوٹو۔ عینیہ کی زبان سے اِن کلمات کا نکلنا تہا
کہ میدانِ جنگ مرتدین سے خالی ہوگیا بہت سے مرتدین مارے گئے کچہہ لوگ
ایمان لائے۔ طلیحہ معہ اپنی بیوی کے گہوڑے پر سوار ہوکر شام کیطرف چلا گیا اور
قبیلہ قضاعہ بنی کلب مین جاکر مقیم ہوا تا آنکہ بنی اسد وغطفان ایمان لائے اور
آخرالامر یہہ بہی مسلمان ہوکر زمانہ خلافت عمرؓ ابن الخطاب مین حج کو آیا مدینہ گیا
اور ان کے ہاتہہ پر بیعت کی۔ لشکر شام کے ساتہہ لڑنے کو گیا اور خوب خوب
کامیابیان حاصل کین۔ اس لڑائی مین جو مقام بزاخہ مین مابین مرتدین
اور مسلمانون کے ہوئی عیال بنی اسد پر کوئی صدمہ نہین پہونچنے پایا کیونکہ
ان لوگون نے قبل اس واقعہ کے انکو محفوظ مقام مین بہیجدیا تہا بعد اسکے
بخوف آیندہ مسلمان ہوگئے۔

حالات ہوازن وسلیم وبنی عامر

اسی زمانہ مین بنی عامر ردت واسلام مین لیس و
پیش کررہے تہے اور زیادہ تر انکو طلیحہ کے حملے کا ہونیکے
نتایج اور اسد وغطفان کے انجام کا خیال پیش نظر تہا۔ قرۃ بن ہبیرہ۔
کعب مین اور علقمہ بن علاثہ۔ کلاب مین سرداری کررہے تہے۔ علقمہ زمانہ
حیات آنحضرت (صلعم) مین بعد فتح طایف مرتد ہوکر شام کو چلا گیا تہا پہر

جب آنحضرت (صلعم) کا انتقال ہوگیا تب اپنی قوم مین واپس آیا ابوبکر صدیق رض نے
یہہ خبر پاکر ایک سریہ بسرداری قعقاع رض ابن عمرو (بنی تمیم) روانہ کیا قعقاع رض
ابن عمرو نے علقمہ پر حملہ کیا اور اسکو مع اس کے اہل وعیال و قوم کے ابوبکر صدیق رض
کے پاس پکڑ لائے ان لوگون نے مدینہ مین پہونچکر توبہ کیا اور دوبارہ مشرف
باسلام ہوئے - قرۃ بن ہبیرہ پر یہہ ماجرا گزرا کہ بعد وفات آنحضرت (صلعم)
یہہ بہی مذبذبین بابین ذالک سے تہا کہ اتفاق وقت سے عمرو رض بن العاصی
(جنکو آنحضرت (صلعم نے بوقت مراجعت حجۃ الوداع عمان کیطرف بہیجا تہا)
بعد وفات آنحضرت (صلعم) عمان سے واپس ہوتے ہوئے قرۃ کیطرف ہوکر
گزرے قرۃ نے بڑی عزت کسے ان کو ٹہرایا دہوم دہام سے دعوت کی جب
سب لوگ ملاقات کرکے ہٹ گئے اوسوقت قرۃ نے عمرو رض بن العاصی سے کہا
کہ اگر زکوۃ معاف کردیجائے تو بہت زیادہ مناسب ہوگا کیونکہ عرب نے تمہارا
دین خراج دینے کے لئے نہین قبول کیا عمرو رض بن العاصی نے اس بات پر اس سے
ناراضی ظاہر کی اور اس سے کشیدہ خاطر ہوکر مدینہ چلے آئے اور ابوبکر صدیق رض کو
قرۃ کے حالات سے آگاہ کیا پس جب خالد رض بن الولید نے بنی اسد و غطفان پر حملہ
کرکے ان کو زیر کردیا اسوقت ہوازن و سلیم و عامر جو اُن قبایل کے انجام کار
دیکہنے کے منتظر تہے خالد رض بن الولید کے پاس آئے اور اسلام لائے خالد رض بن الولید
نے ان سب لوگون کا اسلام قبول کرلیا سوائے اون چند اشخاص کے جنہون نے
زمانہ ردت مین مسلمانون کو شہید و قتل کیا تہا ان کو خالد رض بن الولید نے
چُن چُن کر گرفتار کراکے کسی کو قتل اور کسیکو سنگسار کیا - جب ان کو بنی عامر کے
کامون سے فراغت حاصل ہوئی تب عیینہ[۱] بن حصن و قرۃ بن ہبیرہ کو گرفتار کراکے

۱) ابن اثیر نے لکہا ہے کہ جسوقت عیینہ پابزنجیر مشکین بندہی ہوئی مدینہ مین آیا تہا (باقی صفحہ ۲۹۶ مین)

ابو بکرؓ صدیق کے پاس مدینہ مین بھیجد یا ابو بکرؓ صدیق نے بوجہ ردت و دوبارہ
اسلام نہ قبول کرنے کے ان دونون کے قتل کا حکم دیدیا۔ بعد اس کے قبایل
غطفان و سلیم وغیرہ کے بقیہ لوگ سلمٰی بنت مالک بن حذیفہ بن بدر بن ظفر کے
پاس حواَب مین جاکر مجتمع ہوئے اور اسکو اپنا پیشوا بنایا یہہ سلمٰی اس سے پیشتر
زمانہ حیات رسول اللہ (صلعم) مین قید ہوکر آئی ہتی اتفاقیہ ام المومنین
عائشہؓ کے روبرو پڑگئی ام المومنین عائشہؓ نے حضرت (صلعم) سے کہکر آزاد
کردیا پہر جب یہہ اپنی قوم مین لوٹ کر آئی تو مرتد ہوگئی اور کچہہ لوگ غطفان و
ہوازن و سلیم و طے و اسد کے اس کے پاس آکر جمع ہوگئے جب اسکی اطلاع
خالد بنؓ الولید کو ہوئی تو وہ مرتدین سے مسلمانون کے خون کا بدلہ لیتے ہوئے
سلمٰی سے آکر متقابل ہوگئے سلمٰی ایک ناقہ پر سوار لوگون کو لڑا رہی ہتی۔ سنّو
آدمی اس کے ناقہ کے پاس مارے گئے جب اسکا ناقہ زخمی ہوکر گرا اور یہہ بہی
ماری گئی اوسوقت مرتدین کا گروہ میدان جنگ سے بہاگ نکلا مسلمانون کی
فتح ہوئی۔ باقی رہے بنی سلیم۔ ان مین سے الفجاۃ بن عبد یالیل ابو بکرؓ صدیق
کے پاس آیا اور یہہ ظاہر کیا کہ "مین مسلمان ہون میری آپ مدد کیجئے مجہے لڑائی کا
سامان دیجئے مین اہل ردت سے لڑونگا" ابو بکرؓ صدیق نے اسکو الات حرب دیکر
اہل ردت سے لڑنے کا حکم دیا الفجاۃ بن عبد یالیل آلات حرب لئے ہوئے مدینہ
سے نکلکر جون (یا جواء) مین پہونچا اور مرتد ہوکر بنی شرید سے نجبتہ بن ابی المثنی کو
مسلمانان بنی سلیم و ہوازن پر شبخون مارنے کو روانہ کیا ابو بکرؓ صدیق نے یہہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۹۵) اوسوقت مدینہ کے لڑکو نکا ایک گروہ اس کے پیچہے تہا اور وہ یہہ سب
کہہ رہے تہے اے دشمن خدا تو مومن ہونے کے بعد کافر ہوا اور عیینہ یہہ کہتا جاتا تہا بخدا مین ایک لمحہ
کیلئے بہی ایمان نہین لایا اور نہ اب لاؤنگا ابو بکرؓ صدیق نے یہہ سنکر اسکے قتل کا حکم دیا۔

خبر پاکر طریفہ بن حاجز کو الفجاۃ و نجبۃ پر حملہ کرنے کو لکھا اور انکی امداد کے لئے
عبد اللہ بن قیس الحاشی کو روانہ کیا۔ فریقین نے ایک کیلئے میدان مین صف آرائی کی
نجبۃ تو میدان جنگ مین مارا گیا اور الفجاۃ بہاگا جسکو طریفہ نے تعاقب کرکے گرفتار
کرلیا اور اپنے ہمراہ ابو بکر صدیق کے پاس لائے ابو بکر صدیق نے مصلے مدینہ
مین آگ روشن کراکے الفجاۃ کو اُس مین ڈال دیا اور ابو شجرہ بن عبد العزی
ابو الخنساء بقیہ بنی سلیم کے ساتہہ اسلام مین داخل ہوا یہہ بہی منجملہ مرتدین کے تہا

حالات بنی تمیم و سجاح

بنی تمیم مین بوقت وفات آنحضرت (صلعم) آپ کے عمال
اس تفصیل سے تہے۔ رباب و عوف و ابناء مین زبرقان
بن بدر۔ قیس بن عاصم مقاعس و بطون مین صفوان بن صفوان و سبرہ
بن عمرو بنی عمرو مین وکیع بن مالک بنی مالک مین مالک بن نویرہ حنظلہ مین
تہے۔ پس جب آنحضرت (صلعم) کا انتقال ہوا اور اسکی خبر مشہور ہوئی صفوان
صدقات بنی عمرو اور زبرقان۔ رباب و ابناء و عوف کے صدقات لیکر ابو بکر صدیق
کے پاس مدینہ مین چلے آئے اور قیس بن عاصم نے مقاعس و بطون مین
انکی مخالفت کی کیونکہ وہ اسیوقت کا منتظر تہا اون دونون بزرگون کے
چلے جانے اور قیس کی مخالفت سے بلاد بنی تمیم مین ایک تفرقہ پڑ گیا
مسلمانون اور مرتدون مین لڑائی جہگڑا شروع ہو گیا اس اثناء مین کہ
فریقین ایک دوسرے کے ساتہہ لڑ جہگڑ رہے تہے سجاح بنت الحرث
بن سوید (یہہ بطن عقفان قبیلہ تغلب سے تہی) اور بعد وفات آنحضرت
اس نے نبوت کا دعوی کیا تہا) خروج کیا اور ہذیل بن عمران نے بنی تغلب
مین عقبہ ابن ہلال نے نمر مین سلیل بن قیس نے شیبان مین اور زیاد بن
ہلال نے اسکی اتباع کی ہذیل بن عمران نصرانی تہا لیکن اس نے اپنے دین کو

سجاح کے دین کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ سجاح بنت الحارث اس گروہ کو لئے ہوئے
مدینہ پر حملہ کرنے اور ابو بکر و مسلمانون سے لڑنے کو چلی۔ بنی تمیم مین اختلاف تو
پہلے ہی سے پڑا ہوا تھا سجاح کے خروج سے اور زیادہ باہم مخالفت ہو گئی مالک
بن نویرہ نے اس سے مصالحت کر لی اور اسکو مدینہ پر فوج کشی کرنے سے روک کر
بطون بنی تمیم پر حملہ کرنے کی تحریک کی بنی تمیم اس کے مقابلہ سے بھاگے اور وکیع
بن مالک اس سے ملگیا۔ رباب و ضبہ نے متفق ہوکر لڑائی کی سجاح کے ہمراہیون کو
ہزیمت ہوئی اُس کے متعدد ہمراہی قید کر لئے گئے بعد ازان سبھون نے باہم
صلح کر لیا اور سجاح معہ اپنے ہمراہیون کے مدینہ کے طرف روانہ ہوکر نباج
مین پہونچی اوس بن خزیمہ ہجیمی نے بنی عمرو کو لیکر اُسپر حملہ کر دیا فریقین مین سخت
لڑائی ہوئی سجاح کے ہمراہیون مین سے ہذیل و عقبہ گرفتار کر لئے گئے پھر فریقین
نے اس امر پر کہ اوس بن خزیمہ قیدیان سجاح کو چھوڑ دے اور سجاح بلاد
اوس مین کسی قسم کا تصرف نہ کرے مصالحت کر لی۔ اس واقعہ کے بعد مالک
بن نویرہ و وکیع بن مالک اس سے علیحدہ ہوکر اپنی قوم مین چلے آئے ہمراہیان
سجاح اپنی کمزوری کیوجہ سے انکو نہ روک سکے اور انکی امداد و اعانت سے
ناامید ہوکر بنی حنیفہ کے طرف بڑھے مسیلمہ نے یہہ خیال کرکے کہ اگر وہ سجاح سے متعرض
ہوگا اور اس سے لڑائی مین مصروف ہو جائیگا تو ثمامہ بن اثال یمامہ مین
ضرور چھیڑ چھاڑ کرے گا اور شرحبیل بن حسنہ اور اسلامی لشکر بھی شبخون و غارت گری پر
امادہ ہو جائین گے سجاح کے پاس قیمتی تحائف بھیجے اور اس سے یہہ کہنا بھیجا
کہ پہلے عرب کے کل بلاد نصف ہمارے تھے اور نصف قریش کے۔ لیکن چونکہ
قریش نے بدعہدی کی ہے لہذا وہ نصف مین نے تمکو دیدیا۔ بیان کیا جاتا ہے
کہ سجاح خود اُس کے پاس آئی اور اُس سے امن کی خواستگار ہوئی پھر مسیلمہ

مسیلمہ اُس سے ملنے کو قلعہ سے نکلکر اُس خیمہ مین آیا جو ملاقات کے لئے استادہ
اور معطر کیا گیا تہا خیمہ کے اندر سے محافظین باہر نکال دیئے گئے مسیلمہ و سجاح مین
تہوڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی جب مسیلمہ نے اپنے بنائے ہوئے فقرے پڑہے تو
سجاح نے اسکی نبوت کا اقرار کیا اور اپنے کو اُسکی زوجیت مین دیدیا تین روز تک
اس کے پاس خیمہ مین ٹہری رہی چوتہے روز جسوقت وہانسے لوٹ کر اپنی قوم
مین آئی تو اُس کی قوم بلا ادائے مہر نکاح کرنے پر اُسکو لعنت ملامت کرنے لگی
مجبور ہوکر سجاح مسیلمہ کے پاس پہر لوٹ کر آئی اور اُس سے مہر کا تقاضا کیا
مسیلمہ نے کہا "جا اپنے ہمراہیون سے کہدے کہ مسیلمہ رسول اللہ نے دو نمازین یعنی
نماز فجر و عشا کی معاف کردین جنکو محمدؐ نے تمپر فرض کیا تہا" علاوہ اِس کے مسیلمہ
سے سجاح نصف پیداوار یمامہ لیکر صلح کرکے جزیرہ کو واپس ہوئی اور
ہذیل و عقبہ کو آیندہ سال کی نصف پیداوار لینے کے لئے چہوڑ گئی اتفاق سے
اثنار راہ مین خالدؓ بن الولید اسلامی لشکر لئے ہوئے ملگئے جس سے اُس کی
جماعت منتشر ہوگئی اور وہ جزیرہ مین جاکر بنی تغلب مین مقیم رہی تا آنکہ
معاویہ نے عام المجاعۃ (قحط سالی) مین اسکو معہ بنی عقفان اس کے قبیلہ کے
کوفہ مین لاکر ٹہرایا اسی زمانہ مین سجاح ایمان لائی اور عمدگی سے زمانہ
اسلام کو گزارانا۔

حالات بطاح و مالک بن نویرہ

جسوقت سجاح جزیرہ کو واپس ہوئے اور بنی تمیم نے
پہر اسلام قبول کرلیا اُسوقت تک مالک بن نویرہ
اسی حیص بیص مین رہا بطاح مین قبیلہ تمیم بنی حنظلہ اس کے پاس مجتمع ہوئے
لیکن مالک بن نویرہ چونکہ خود اپنے بابت متردد تہا اُس نے بنی حنظلہ کے
مال و اسباب مقام محفوظ مین رکہوا دیا اور انکو لڑائی کرنے سے منع کرکے اپنے

مکان پر لوٹ آیا خالدؓ بن الولید یہہ سُنکر کہ بطاح مین بنی حنظلہ مالک بن
نویرہ کے پاس مجتمع ہو رہے ہین لشکر اسلام لیکر انکی سرکوبی کو بڑہے اگرچہ
انصارؓ نے ابتدأ خالدؓ بن الولید سے مخالفت کی اور یہہ کہا کہ جب تک خلیفہ کا کوئی
حکم نہ آئیگا ہم آگے نہ بڑہین گے لیکن پہر یہہ سوچکر (کہ اگر یہہ لوگ قوم پر فتحیاب
ہوگئے تو ہم اس نیکی سے محروم رہ جائین گے اور اگر خدانخواستہ یہہ ناکام ہوئے
تو ہمپر اُنکے نہ بچانیکا الزام عاید ہوگا) ہمراہ ہوگئے۔ پس خالدؓ بن الولید
نے بطاح مین پہونچتے ہی ایک سریہ روانہ کیا اور اُسکو یہہ ہدایت کردی
کہ لوگون کو اسلام کے طرف بلائین جو شخص اس سے انکار کرے اسکو گرفتار
کر لائین تاکہ قتل کیا جائے۔ چنانچہ مالک بن نویرہ کو معہ چند نفر بنی ثعلبہ
بن یربوع کے گرفتار کر لائے۔ لوگون نے خالدؓ بن الولید کے پاس پہونچکر
شہادت مین اختلاف کیا بعضون نے تو یہ کہا کہ مالک بن نویرہ اور اس کے
ہمراہیون نے اذان دی اور نماز پڑہی ہے انامجملہ ابو قتادہ تہا اور بعضون
نے کہا کہ ان لوگون نے نہ تو اذان دی ہے اور نہ نماز پڑہی ہے خالدؓ بن
الولید اہل سریہ کے اِس اختلاف شہادت سے کوئی نتیجہ نہ نکال سکے مجبور ہوکر
اُن لوگون کو زیر نگرانی ضرار بن الازور قید کر دیا شب کیوقت ان کے
منادی نے اوفئوا اسراکم کی ندا دی اور محاورہ کنانہ مین یہہ کنایہ قتل کا تہا پس
اس ندا کے سنتے ہی ضرار نے چونکہ کنانی تہے سبہون کو قتل کرنا شروع کردیا خالدؓ
بن الولید نے شور وغل کی آواز سُنکر منع کرنے کی غرض سے باہر نکل آئے لیکن اس سے
پیشتر وہ ان کے قتل سے فراغت حاصل کر چکے تہے۔ ابو قتادہ و خالدؓ مین
اسبات پر اسقدر جہگڑا ہوگیا کہ ابو قتادہ ناراض ہوکر ابو بکر صدیقؓ کے پاس
چلے آئے۔ پہر جب خالدؓ بن الولید حسب طلب ابو بکر صدیقؓ مدینہ مین آئے تو عمرؓ ابن الخطاب نے

مالک بن نویرہ کے مقدمہ مین ابوبکر صدیق رضؓ نے خالد بن الولید سے قصاص لینے اور ان کے معزول کرنے کی بابت کہا لیکن ابوبکر صدیق رضؓ نے صاف لفظون مین کہہ دیا کہ "مین اوس تلوار کو نیام مین نہین کیا چاہتا جس کو اللہ تعالی نے کافرون کے لئے سان پر رکہا ہو" بعد ازان مالک اور اس کے ہمراہیون کا خونبہا بیت المال سے دیدیا اور خالدؓ کو پہر انکے متعلقات بلاد کیطرف لوٹا دیا۔[1]

[1] ان واقعات کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاً خالد بن الولید نے مالک بن نویرہ کو اس وجہ سے اور اس نیت سے نہین قتل کرایا کہ اسکی بیوی خوبصورت ہے اسکو قتل کرکے اسکی بیوی کو اپنے تصرف مین لانا چاہتے بلکہ اس کے قتل کا صحیح واقعہ وہی ہے جسکو مورخ کتاب ہذا نے بیان کیا ہے اور کتب تواریخ کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت مالک بن نویرہ گرفتار ہوکر آیا اور اہل سریہ نے اذان وصلواۃ کی بابت اختلاف کیا تو خالدؓ بن الولید نے مالک بن نویرہ کے قرب وجوار کے اہل قریے (گاؤن) سے دریافت کیا جس سے یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچگئی کہ اس نے آنحضرت (صلعم) کے انتقال کی خبر سنکر بڑی خوشی منائی تہی اور یہہ امر اس کے ارتداد کو نہایت مضبوطی سے ثابت کرتا ہے ثانیاً مالک بن نویرہ کے قتل ہونے کے بعد ہی اسکی بیوی سے خالدؓ نے نہین نکاح کیا معتبر کتب تواریخ وسیر سے اسکا بالکل وجود نہین پایا جاتا یہی وجہ ہے کہ مورخ ابن خلدون نے اس واقعہ کو لکہا تک نہین ورنہ ایسے بڑے واقعہ کو کیسے وہ ترک کردیتا۔ مین اسکو ہرگز نہین تسلیم کرسکتا کہ خالدؓ نے مالک بن نویرہ کے قتل کے بعد ہی اسکی بیوی کو اپنی زوجیت مین لیلیا اور اگر یہہ فرض بہی کرلیا جائے تو یہہ امر مسلم ہے کہ مالک بن نویرہ نے ایک مدت سے اپنی جورو کو طلاق دیدیا تہا لیکن رسم جاہلیت کے موافق اسکو اپنے گہر مین قید کر رکہا تہا پس ایسی صورت مین استغفار خفت کی کوئی حاجت نہین ہے فافہم لعل اللہ یہدیک۔

مسیلمہ کذاب جسوقت ابوبکر صدیق رض نے گیارہ لشکر مرتدین عرب کے سرکوبی کو روانہ کیا تہا اوسوقت عکرمہ رض بن ابی جہل کو مسیلمہ کذاب سے لڑنے کو یمامہ کیطرف بہیجا تہا پہر انکے بعد شرجبیل رض کو انہین کی امداد کی غرض سے روانہ کیا عکرمہ رض بن ابی جہل نے عجلت کرکے شرجبیل رض کے آنے سے پہلے مسیلمہ سے لڑائی چہیڑ دی جس مین خود عکرمہ رض کو ہزیمت ہوئی اس ہزیمت سے جب ابوبکر صدیق رض کو مطلع کیا تو اونہون نے عکرمہ رض کو لکہہ بہیجا کہ "خود تو تم اُستادی جانتے نہین ہو اور شاگرد کیطرح عیب مین شمار کرتے ہو بغیر شرجبیل رض کے آئے کیون تمنے حملہ کردیا۔ خیر جو کچہہ ہوا اچہا ہوا مدینہ کا رُخ نہ کرنا۔ حذیفہ رض و عرفجہ رض کے پاس چلے جاؤ اور اُنکی ماتحتی مین مہرہ اور اہل عُمان سے لڑو جب ان کے جنگ سے فراغت حاصل ہو تو تم معہ اپنے لشکر کے مہاجر رض بن ابی امیہ کے پاس یمن و حضرموت مین چلے جاؤ" اور شرجبیل رض کو لکہا کہ "تم خالد رض بن الولید کے اعمال کیطرف چلے جاؤ پس جب وہان کی لڑائی سے کامیابی کے ساتہہ فراغت کرلو تو قضاعہ کیطرف چلے جانا اور عمرو بن العاصی کے ہمراہ ہوکر اُن لوگون سے لڑنا جو ان مین سے مرتد ہوگئے ہین"۔ اس اثنا مین جب خالد رض بن الولید بطاح سے فارغ ہوکر حسب طلب ابوبکر صدیق رض کے پاس آئے اور یہہ خالد رض بن الولید سے اصلی واقعات سنکر راضی ہوگئے تب اونہون نے خالد رض بن الولید کو مسیلمہ کیطرف روانہ کیا اور ایک کافی تعداد آدمیون کی ان کے ہمراہ کردیا مہاجرین پر ابو حذیفہ رض اور زید رض تہے اور انصار پر ثابت رض بن قیس و براء رض بن عازب۔

خالد رض بن الولید حکم روانگی کا پاتے ہی مدینہ سے نکلکر بانتظار لشکر بطاح مین آکر ٹہر گئے جسوقت اسلامی لشکر آگیا اوسوقت یمامہ کیطرف روانہ ہوئے۔ بنی حنیفہ کا اسوقت بہت زور و شور تہا خیال کیا جاتا ہے کہ

چالیس ہزار جنگ آور سپاہی یمامہ کے قریات اور وادیون مین پہیلے ہوئے تہے
عکرمہؓ کیطرح شرحبیلؓ نے بہی عجلت کرکے لڑائی شروع کردی جس مین ان کو بہی
ناکامی ہوئی - اِس کے بعد خالدؓ آئے اور انہون نے شرحبیلؓ کو عجلت کی وجہ
ملامت کیا - لڑائی کی نوبت نہین آئی تہی کہ ابوبکر صدیقؓ نے ایک گروہ کو اور
خالدؓ کے مدد کے لئے بہیجدیا - ایک تو خود مسیلمہ کے پاس جمعیت کثیر تہی دوسرے
سجاح کے باقی ماندہ فوج بہی آکر اس سے ملگئی تہی - رجال (اسکا نام
نہار تہا اور یہہ شرفاء بنی حنیفہ سے تہا) بن عنفوۃ نے مسیلمہ کے نبوت کی
شہادت دی اور یہہ بیان کیا کہ آنحضرت (صلعم) نے اسکو حکومت مین
شریک کیا ہے - رجال کے اس کہنے کا اثر لوگون پر اسوجہ سے زیادہ ہوا
کہ یہہ ہجرت کرکے آنحضرت (صلعم) کے پاس چلا گیا تہا اور اس نے خدمت
اقدس مین ٹہر کر قرآن پڑہا دین کی باتین سیکہین جب مسیلمہ مرتد ہوا تو آنحضرت
(صلعم) نے اسکو اہل یمامہ کی تعلیم اور مسیلمہ کے سمجہانے کے لئے بہیجا لیکن اسنے
یمامہ مین پہونچکر مسیلمہ کی اطاعت و اتباع کرلی اس کی اذان دینے لگا اور بعد
رسول اللہ (صلعم) کے اسکی رسالت کا اقرار کیا تہا - مسیلمہ بہت سے فقرہ
بنا بنا کر لوگون کو سُناتا اور یہہ کہتا تہا کہ یہہ قرآن ہے اور چند باتین
خلاف عادت انسانی دکہلا کر اسکو معجزہ بتلاتا تہا تا آنکہ اسکو اور بنی حنیفہ کو
خالدؓ بن الولید کے قریب پہونچنے کی خبر معلوم ہوئی اور یہہ لوگ بقصد جنگ
یمامہ سے باہر صف آرائی کی - ایک روز کا رستہ مسیلمہ تک پہونچنے کا
باقی تہا کہ خالدؓ نے شرحبیلؓ کو مقدمۃ الجیش پر مقرر کرکے آگے بڑہنے کو کہا
اتفاق سے شب کے وقت مجاعہ سے مڈبہیر ہوگئی جو چالیس یا ساٹہہ آدمیونکا
گروہ لیکر بلاد بنی عامر و بنی تمیم کیطرف شبخون مارنے کو گیا تہا شرحبیلؓ نے مجاعہ کو

حملہ کر دیا اور لڑکر سبھون کو باستثنا مجاعہ بن مرارہ کے فرش زمین پر آرام کے ساتھ
سُلا دیا اس واقعہ کے بعد خالدؓ آگئے مسیلمہ و بنی حنیفہ نے بڑہ کر تیغ و سنان سے
انکا استقبال کیا مسیلمہ کے ہمراہ اس معرکہ مین چالیس ہزار فوج تہی اور
اس کے مقدمہ پر رجال تہا اور مسلمانون کا لشکر تعداد مین تیرہ ہزار تہا
جسکی افسری خالدؓ بن الولید کر رہے تہے اور انکی ماتحتی مین نامی نامی لاور
لڑنے والے کام کرتے تہے۔ فریقین نے لڑائی نہایت سختی سے شروع کی بظاہر
یہہ معلوم ہوتا تہا کہ یہی لڑائی فریقین کے قسمت کی فیصلہ کرنیوالی ہوگی
دونون طرف سے لڑنے والے جی توڑ کر لڑ رہے تہے پہلے حملہ مین بنی حنیفہ
لڑتے لڑتے خالدؓ کے خیمہ کے پاس تک پہونچگئے جہان پر مجاعہ قید تہا اور
اسی خیمہ مین ام متمم یا تمیم زوجہ خالدؓ تہین مجاعہ نے باوجود قیدی ہونیکے
نہایت دلاوری سے اوٹہہ کر مرتدین کو خیمہ کے پاس سے علیحدہ کیا بعد ازان
لشکر اسلام اللہ اکبر کہہ کر بنی حنیفہ پر لوٹ پڑے جس سے بنی حنیفہ بدحواسی
کے عالم مین بہاگ نکلے محکم بن طفیل نے (جو لشکر مسیلمہ کے میسرہ پر تہا) کہا ادخلوا
الحدیقہ[1] یا بنی حنیفہ فانی امنع ادبارکم (اے بنی حنیفہ حدیقہ مین
چلے جاؤ مین تمہاری محافظت کرونگا) یہہ سنکر بنی حنیفہ تو حدیقہ مین چلے گئے
اور محکم بن الطفیل ایک ساعت تک لڑتا رہا تا آنکہ عبد الرحمن بن ابی بکرؓ
نے اسکو قتل کیا اور مسلمانون نے نہایت سختی سے پاؤن جما کر لڑائی شروع
کر دی رایت اسلام ثابتؓ بن قیس کے ہاتہہ مین تہا جب یہہ لڑکر شہید ہوگئے
تو زیدؓ بن الخطاب نے لیا پہر ابو حذیفہؓ پہر سالمؓ مولی ابو حذیفہ نے پہر براؓ بن عازب اور

[1] شہر یمامہ کے دروازہ پر ایک باغ تہا جسکو حدیقۃ الرحمن کہتے تہے مسیلمہ نے اپنا
خیمہ اسی باغ مین نصب کیا تہا۔

اُوس بن مالک نے لیکر مقابہ ... شانہ کی عنایت سے مرتدین کو شکست ہوئی
مسلمانون نے انکو مارتے مارتے حدیقہ تک پہونچا دیا جہان پر مسیلمہ تہا تہوڑی
دیر تک حدیقہ کے دروازہ پر لڑائی ہوتی رہی انجام کار اسلامی لشکر حدیقہ
کی دیوارین اور دروازہ توڑ کر اندر گہس گیا لوگون نے مسیلمہ سے کہا
کہ " وہ تیرا وعدہ کہان ہے جو تیرا خدا تجہہ سے کرتا تہا " مسیلمہ نے جوابدیا
کہ " ہر شخص اپنے اہل و عیال کے لئے لڑے یہہ موقع اِن باتون کے دریافت
کرنے کا نہین ہے " مسیلمہ نے یہہ کہہ کر جب اُس نے اپنی نجات کی صورت ندیکہا
تو زرہ و خُود پہنکر گہوڑے پر سوار ہو کر ایک گروہ کو ساتہہ لئے ہوئے لڑتا
ہوا نکلا باغ سے جون ہی باہر آیا وحشی نے ایک ایسا تیر مارا کہ مسیلمہ اپنی
جگہہ سے حرکت نکر سکا اور زید بن الخطاب نے رجال بن عنفوة کو قتل
کر ڈالا اس واقعہ سے مرتدین کے رہے سہے ہوش و حواس بہی جاتے رہے
سترہ ہزار جنگ آور بنو حنیفہ کے مارے گئے۔ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد
خالدؓ بن الولید مجاعہ کو اپنے ساتہہ لئے ہوئے مقتولین مرتدین کیطرف گذرے
خالدؓ بن الولید نے محکم کی لاش دیکہہ کر دریافت کیا کہ یہہ وہی (مسیلمہ) ہے
مجاعہ نے کہا یہہ واللہ اُس سے اچہا تہا پہر خالدؓ نے مسیلمہ۔ رد جبل۔ دمیم۔
اخنیس کو دکہا کر کہا کہ تیرے سردار یہی تہے اور یہی تجہپر حکومت کرتے تہے
مجاعہ نے کہا " مسیلمہ یہی ہے اور یہہ لوگ ایسے ہی تہے لیکن تم انلوگون کے
قتل پر نازان نہو اِن سے زیادہ دلاور اور جنگی قلعہ یمامہ مین موجود ہین
ایک مدت ان کے زیر کرنے کے لئے چاہئے تم مجہے چہوڑ دو اور مجہہ سے اور
میری قوم سے مصالحت کر لو تو مین انکو تم سے صلح کر لینے پر آمادہ کر دون "
خالدؓ بن الولید چونکہ کسیقدر مال غنیمت جمع کر اچکے تہے اور لشکریوان کو گہر کہولنے لگا

حکم دیچکے تہے بایںوجہ مجاعہ سے کہا کہ مین تجہے قید سے رہا کئے دیتا ہون تو اپنی قوم مین جا اور اون کو صلح کرلینے پر آمادہ کرین ان سے فقط اُن کے نفوس کے بابت صلح کرلون گا" مجاعہ۔ خالدؓ کے پاس سے اوٹہہ کر اہل یمامہ کے پاس گیا اور عورتون کو مسلح کرکے شہر پناہ کی فصیل پر کہڑا کرکے خالدؓ کے پاس واپس آیا اور یہہ کہا کہ وہ لوگ محض اپنی جانون پر مصالحت نکرین گے خالدؓ نے یمامہ کے طرف نظر اوٹہا کر دیکہا تو اسکی فصیلین ہتہیارون سے چمکتی نظر آئین اور لشکر اسلام کی یہہ کیفیت تہی کہ انصارؓ مین سے تین سو ساٹہہ آدمی اور اسیقدر مہاجرینؓ اور اسیقدر تابعین مین سے شہید ہوچکے تہے جو باقی ماندہ تہے اُنمین زخمیون کی تعداد زیادہ تہی۔ اِن وجوہات پر خیال کرکے خالدؓ نے مجاعہ سے نصف مال و اسباب و زمین مزروعہ وغیر مزروعہ و باغات و قیدیون پر صلح کرنے کو کہا جب ان لوگون نے اس سے بہی انکار کیا تو ربع (چوتہائی ¼) مال و اسباب وغیرہ پر صلح کرلیا صلحنامہ لکہنے کے بعد قلعہ کہولا گیا تو سوائے عورتون اور لڑکون کے اور کوئی نظر نہ آیا خالدؓ نے مجاعہ سے کہا کہ تونے میرے ساتہہ دغا کیا اور فریب سے صلحنامہ لکہولیا مجاعہ نے عرض کیا اے امیر میری قوم مین کسی قسم کی استطاعت نہ باقی رہجاتی اگر مین یہہ حیلہ نکرتا مجہے اب معاف فرمایئے مینے انکی رسوائی کے خیال سے یہہ سب کچہہ کیا۔ خالدؓ یہہ سُنکر خاموش ہورہے اور اُس صلحنامہ کو بحالہ قایم رکہا لیکن سلمہ بن عمیر نے کہا کہ "ہم اس صلح کو قبول نہ کرین گے اور قلعون کو محفوظ رکہین گے اور اہل قریہ کو لڑائی پر آمادہ کرینگے غلہ و رسد کافی ہے موسم سرما بہی آگیا ہے" مجاعہ نے اِس سے اختلاف کیا اور یہہ کہا کہ اگر مین حیلہ و فریب نہ کرتا تو خالدؓ کبہی اس شرط پر صلح نہ کرتے مین نے نہایت چالاکی سے یہہ صلحنامہ لکہوایا ہے"، مجاعہ کے اس کہنے پر سات آدمی اسکی قوم سے نکلے اور خالدؓ سے انہون نے صلح کرکے اونکے ہاتہہ پر

بیعت کرلی اور جس خیال پر وہ اس سے پیشتر تہے اُس سے برأت ظاہر کردیا سلمہ بن عمیر کے دل مین خالدؓ کے جانب سے ایک خلش مضمر ہوگئی اور اوس نے ان کے ساتہہ دغابازی کا قصد کرلیا تہا مگر سلمہ کے ہمراہیون نے خالدؓ کو اُس کے اس ناشایستہ حرکت سے مطلع کردیا جسکی پاداش مین خالدؓ نے اسکو قید کردیا پہر یہہ قید سے نکلکر بہاگا اور لوگون نے اسکو گرفتار کرکے مار ڈالا۔

ابوبکر صدیقؓ نے سلمہ بن وقش کو ایک خط لیکر خالدؓ کے پاس بہیجا تہا جسکا مضمون یہہ تہا کہ "اگر اللہ جلشانہ مرتدین پر فتحیاب کرے تو بنو حنیفہ مین سے جو بالغ ہوچکے ہون وہ سب کے سب قتل کیے جائین نو عمر کے لڑکے اور عورتین قید کرلی جائین" لیکن اس خط کے پہونچنے سے پہلے خالدؓ بن الولید صلح کرچکے تہے اسوجہ سے اس خط پر عمل درآمد نہ کیا گیا اور ایک گروہ کو ان مین سے بطور وفد کے ابوبکر صدیقؓ کے پاس معہ اپنے ایک خط کے روانہ کردیا جسمین اُنہون نے مسیلمہ کے مارے جانے اور اہل یمامہ پر فتح پانے اور صلح کرنے اور اُن لوگون کے اسلام لانے کا مفصل حال لکہا تہا ابوبکر صدیقؓ نے اہل وفد سے بکمال عزت واحترام ملاقات کیا اور ان لوگون سے مسیلمہ کے بنائے ہوئے فقرات کو دریافت کیا ان لوگون نے جو کچہہ انکو یاد تہا پڑہ کر سُنایا ابوبکر صدیقؓ نے کہا واللہ یہہ کلام خدا نہین ہے پاک ہے وہ اللہ جسکو وہ گمراہ کرے اُسکا کوئی ہادی نہین ہے اور جسکو وہ راہ راست پر لگائے اسکو کوئی گمراہ نہین کرسکتا۔ جاؤ اپنی قوم مین رہو اور اسلام پر ثابت قدمی دکہلاؤ جس سے اللہ اور اوسکا رسول راضی ہو۔

ردّت حطم و اہل بحرین

خالدؓ بن الولید یمامہ سے فارغ ہوکر اُسکی وادیون مین سے ایک وادی کے طرف رُخ کیا جہان پر عبد القیس و بکر بن

وائل وغیرہم لطون ربیعہ مجتمع ہو رہے تہے یہہ لوگ بہی بعد وفات آنحضرت (صلعم) مرتد ہو گئے تہے اور اسیطرح منذر بن ساوی بہی تہوڑے دنون بعد انتقال رسول اللہ (صلعم) اسلام چہوڑ بیٹہا تہا - لیکن عبد القیس کو جارود بن المعلی نے سمجہا کر پہر اسلام کیطرف رجوع کر دیا - یہہ جارود بن المعلی وہی ہین جو وفد ہو کر آنحضرت (صلعم) کے خدمت اقدس مین گئے تہے اور وہان سے اسلام لا کر اپنی قوم مین آئے اور انکی تحریک سے وہ لوگ ایمان لائے تہے پس جب عبد القیس کو آنحضرت (صلعم) کے انتقال کی خبر معلوم ہوئی تو وہ لوگ بہی مرتد ہو گئے اور یہہ کہنے لگے کہ "اگر محمد نبی ہوتے تو نہ مرتے" جارود بن المعلی نے کہا تمہاری عقلون پر پتہر پڑین کیا تم نے یہہ نہین سنا اور یہہ تم نہین جانتے ہو کہ اللہ تعالی نے محمد (صلعم) سے پہلے اور انبیاء کرام بہیجے تہے اور وہ لوگ اپنا زمانہ حیات پورا کر کے مر گئے ہین ؟ اسی طرح محمد (صلعم) بہی ایک نبی تہے جب انکا زمانہ وفات آیا تو یہہ بہی مر گئے" جارود نے یہہ کہہ کر کلمہ شہادت پڑہا - عبد القیس کے دل پر ان کلمات کا ایسا فوری اثر ہوا کہ وہ لوگ بہی انکے ساتہہ ساتہہ کلمہ پڑہنے لگے اور اسلام پر ثابت قدم رہے - ابن اسحاق نے لکہا ہے کہ ابو بکر صدیق نے علاء بن الحضرمی کو منذر کیطرف مبعوث کیا اور اس سے پیشتر آنحضرت (صلعم) نے انہین کو منذر کا حاکم مقرر فرمایا تہا پس جب آپ کا انتقال ہو گیا اور لطون ربیعہ مرتد ہو گئے اور ان لوگون نے منذر بن النعمان بن المنذر کو (جو کہ مغرور کے نام سے موسوم تہا) اپنا حاکم بنا لیا اور اسکی حکومت کو تسلیم کر لیا جیسا کہ حیرہ مین اسکی قوم نے کیا تہا اور جارود کیوجہ سے عبد القیس اسلام پر ثابت قدم رہے اور بکر بن وائل نے ردت پر قیام کیا اور حطم بن ربیعہ برادر بنو قیس بن ثعلبہ خروج کر کے مابین

غطیف و ہجر قیام پذیر ہوا اور اس نے چند آدمیون کو دارین کیطرف عبد القیس کو
اسلام سے پہیرنے کے لئے بہیجا جب عبد القیس نے اس سے انکار کیا تو اس نے
مغرور بن سوید کو جواثی کے جانب بہیجکر روانہ کیا کہ اگر تو انپر فتحیاب ہو گیا تو مین
تجہکو بحرین کا ویسا ہی بادشاہ بنا دون گا جیسا کہ حیرہ کا نعمان ہے پس اس نے
جواثی مین پہونچکر مسلمانون کا محاصرہ کرلیا اس اثنا رمین علاء بن الحضرمی
اہل ردّت سے لڑنے کو بحرین مین آپہونچے اور جارود بن المعلی کو یہہ کہلا بہیجا کہ
"عبد القیس کو لیکر حطم اور اس قوم پر جو اس کے گرد و نواح مین ہے حملہ کردو"
اس خبر کے سنتے ہی کل مسلمان علاء کے پاس آگئے اور مشرکین جسقدر رہتے باستثناء
اہل دارین کے وہ سب حطم کے پاس مجتمع ہو گئے اور اپنے ارد گرد چارون طرف
خندق کہود کر لڑائی شروع کردیا ایک ماہ کامل لڑائی ہوتی رہی نہ یہہ اون پر
فتحیاب ہوتے تہے اور نہ وہ ان سے لڑائی مین پیچہے ہٹتے تہے اتفاق سے ایکروز
شب کے وقت کچہہ شور و غل کی آواز آنے لگی علاء بن الحضرمی نے کان لگا کر سنا
تو علاوہ شور و غل کے گانے۔ بجانے۔ لڑنے۔ فضول بکنے کی آوازین بہی آرہی
تہین تہوڑی دیر تک خاموشی کے عالم مین لیٹے ہوئے سنتے رہے جب صبر
نہ آیا تو انہون نے ایک شخص کو خبر لانے کے لئے بہیجا اس نے وہان سے
آکر یہہ بیان کیا کہ کل فریق مخالف شراب پیکر مست پڑے ہوئے ہین علاء
بن الحضرمی نے اس خبر کے سنتے ہی اسیوقت اسلامی لشکر کو حملہ کرنیکا حکم دیا
نبرد آزمایان اسلام خندق کو عبور کرکے مرتدین کے سر پر جا پہونچگئے مرتدین
حالت نشئہ مین نہ اپنے کو سنبہال سکے اور نہ گہوڑون پر سوار ہو کر بہاگ سکے
مسلمانون نے انمین سے اکثر کو قتل کیا باقی جو رہے ان مین سے بعض قید
کر لئے گئے اور بعضے کشتیون پر سوار ہو کر دارین مین جا چہپے اور بعضے اپنے

قوم مین جا ملے حطم بن ربیعہ (جو مرتدین کا سرگروہ تھا) اپنے کو کچھ سنبھالکر گھوڑے پر
چڑھ رہا تھا کہ قیس بن عاصم رض نے پہونچکر اسپر ایسا وار کیا کہ کمر سے اسکا ایک
پاؤن کٹ کر گر پڑا اتنے مین جابر بن بجیر آگیا اور اس نے قیس رض پر حملہ کر دیا قیس رض نے
اسکا وار خالی دیکر ایک ایسا ہاتھہ مارا کہ اسکی گردن دوش سے جدا ہو کر
علیحدہ جا پڑی پھر قیس نے لپک کر حطم بن ربیعہ کا بھی کام تمام کر دیا عفیف رض بن
منذر نے مغرور بن سوید کو گرفتار کر لیا۔ تمام شب کشت و خون کا بازار گرم رہا
صبح ہوتے جب میدان مرتدین سے خالی ہو گیا تو علاء رض نے بعد نماز صبح مغرور کے
قتل کا حکم دیکر مال غنیمت کو تقسیم کیا اور بکر بن وایل مین ان لوگون کو جو اسلام پر
ثابت قدم تھے اور خصفہ تمیمی اور مثنیٰ بن حارثہ کو اہل ردت کے روکنے کو
لکھا لیکن اس خط کے پہونچنے سے پہلے اہل ردت دارین مین پہونچ گئے تھے مسلمان
بکر بن وایل نے علاء کو جب اس سے مطلع کیا اور خود دارین کیطرف بڑھے
تو علاء بن الحضرمی بھی اسلامی لشکر لئے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے دارین کیطرف
روانہ ہوئے دریا کے کنارے پر پہونچکر کشتی کے نہ ملنے سے لشکر اسلام رک گیا
علاء بن الحضرمی نے گھوڑے سے اوتر کر جماعت کے ساتھہ دو رکعت نماز پڑھی
اور سب کے سب یہہ دعا کرنے لگے "یا ارحم الراحمین یا کریم یا حلیم
یا احد یا صمد یا حی یا محی الموتی یا حی یا قیوم لا الہ الا انت یا ربنا"
دعا ختم کرنے کے بعد علاء نے گھوڑے پر سوار ہو کر ایک ایڑ دیا اور اسلامی لشکر انکے
پیچھے پیچھے روانہ ہوا اللہ جلشانہ کی عنایت سے دریا پایاب ہو گیا اور اسلامی لشکر نے
اسکو عبور کر کے دشمنان خدا کے سر پر پہونچکر قتل و غارت کرنا شروع کر دیا۔
ایک شب و روز کی لڑائی کے بعد مرتدین کو ہزیمت ہوئی چھہ ہزار سوار
اور دو ہزار پیادہ ان کے مارے گئے باقی جسقدر تھے وہ سب کے سب

گرفتار و قید کرلئے گئے۔ اس خداداد کامیابی کے بعد علاءؓ بن الحضرمی بحرین کو
واپس آئے اور رحرانہ مین لشکر اسلام کو ٹہرنے کا حکم دیا پھر فتنہ انگیزون نے
یہہ غلط خبر مشہور کیا کہ ابو شیبان و لتغلبہ و حریشیبانیون کو ورغلا رہے ہیں
اور انکو مسلمانون کی لڑائی کے لئے جمع کر رہے ہین حالانکہ وہ علاءؓ کی امداد کو
مجتمع ہو رہے تہے جسوقت علاءؓ اون فتنہ انگیزون کے کہنے پر اعتماد کرکے ابو شیبان
وغیرہم کے مقابل ہوئے اوسوقت حقیقت حال کا انکشاف ہوا اور وہ لوٹکر
اپنے قیام گاہ پر آئے اور ابوبکر صدیقؓ کو ایک خط لکہا جسمین اہل خندق کی
ہزیمت اور حطم کے مارے جانے کی مفصل کیفیت درج کیا تہا ابوبکر صدیقؓ
اس خط کو پڑہ کر بہت خوش ہوئے اور علاءؓ کو حکومت بحرین پر مقرر کردیا۔
اسکے بعد ثمامہ بن اثال ایک گروہ کو ہمراہ لیکر نکل کہڑا ہوا اتفاق سے قیس بن
ثعلبہ بن بکر بن وائل رستہ مین ملگیا اس کے پاس حطم بن ربیعہ کی سیاہ
چادر تہی اہل قافلہ نے کہا اسی نے حطم کو مارا ہے قیس بن ثعلبہ نے ہر چند کہا
کہ مین نے اسکو نہین مارا ہے مجہکو امید نے دیا ہے لیکن ان لوگون نے
ان کے کہنے پر مطلق توجہ نہ کیا اور ان کو گرفتار کرکے مار ڈالا۔

ردت اہل عُمَّان و مہرہ

اس سے پیشتر زمانہ جاہلیت مین عمان کی حکومت لقیط
بن مالک ازدی کے خاندان مین تہی لیکن انقلاب زمانہ
سے اس کے خاندان سے حکومت نکلکر جیفر و عبد پسران جلندی کے قبضہ
مین آگئی تہی آنحضرت (صلعم) کے انتقال کے بعد جسوقت اہل عمان و مہرہ
مرتد ہو چلے اوسوقت لقیط بن مالک نے موقع مناسب دیکہہ کر نبوت کا
دعوی کرکے عمان سے جیفر و عبد کو نکال دیا اور خود عمان پر حکومت کرنے لگا
جیفر نے ابوبکر صدیقؓ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے حذیفہ بن محصن حمیری کو

عمان کیطرف اور عرفجہ بارقی کو مہرہ کی سرکوبی کو روانہ کیا۔ روانگی کے وقت
حذیفہ کو یہہ حکم دیا کہ مہم عمان سے فارغ ہو کر مہرہ مین عرفجہ کو مدد دینا اور دونون
آدمی جیفر کی رائے سے کام کرنا اور اس سے پیشتر عکرمہ بن ابی جہل کو یمامہ کے
طرف مسیلمہ سے لڑنے کو بہیجا تہا چونکہ عکرمہ کو بوجہ عجلت شکست ہوئی تہی اور
ابوبکر صدیق نے انکو لکہہ بہیجا تہا کہ تم حذیفہ و عرفجہ کے ساتہہ شریک ہو کر اہل عمان
و مہرہ سے لڑنا اور جب مہم عمان و مہرہ سے فارغ ہونا یمن کو چلے جانا (جیساکہ
ہم لکہہ چکے ہین) اسوجہ سے عکرمہ بن ابی جہل۔ حذیفہ و عرفجہ کے پہونچنے سے پہلے
عمان پہونچگئے بعد ازان جب حذیفہ و عرفجہ بہی آگئے تو انہون نے جیفر و عبد کو
اپنے آنے سے مطلع کیا جیفر و عبد فورًا اپنی موجودہ فوج لیکر اسلامی لشکر مین آگئے
اور صحرائے عمان مین خیمہ زن ہوئے لقیط نے یہہ خبر پاکر اپنے لشکر کو جمع کیا اور
کمال مردانگی سے شہر دبا مین لاکر مقابلہ کے غرض سے ٹہیرایا مقدمۃ الجیش مین
عکرمہ تہے اور میمنہ پر حذیفہ اور میسرہ پر عرفجہ اور روساء عمان جو ہنوز اسلام پر
ثابت قدم تہے مع جیفر و عبد کے قلب مین تہے۔ لقیط اور اس کے ہمراہی
ایک تعداد کثیر مین صف بصف مقابلہ مین کہڑے تہے اور ان کے پیچہے انکی
عورتین اور لڑکے تہے۔ نماز فجر کے بعد لڑائی شروع ہوئی فریقین نے جی توڑکر
لڑنا شروع کردیا۔ لڑائی کا عنوان نہایت خطرناک نظر آرہا مسلمانون کا
لشکر نشیب مین اور مرتدین کا مجمع مقام مرتفع مین تہا مگر باینہمہ مسلمان ہاتہون پر
سر کو رکہے ہوئے آگے بڑہتے جاتے تہے لقیط نے یہہ رنگ دیکہہ کر اپنی
فوج کو للکار کر آگے بڑہایا اور خود گہوڑیکو مہمیز کرکے ایک ہاتہہ مین
پہریرہ اور دوسرے مین نیزہ لئے ہوئے مسلمانون کی طرف چلا اسلامی لشکر
اس اچانک اور مجموعی حملہ سے گہبرا کر ہزیمت اوٹہانے پر ہمہ تن تیار ہو گیا تہا

اور قریب تہا کہ لقیط فتحیاب ہوجاتا لیکن اتفاق وقت سے بنی ناجیہ کا ایک گروہ
انکی مدد کو آگیا جس مین حریث ابن راشد اور کچہہ لوگ عبدالقیس کے تہے جسکا
سردار سنجار بن صرصار تہا) اسلامی لشکر کا دل اس غیبی مدد کے آجانے سے
بڑہ گیا اور انہون نے اللہ اکبر کہہ کر مجموعی قوت سے حملہ کردیا دشمنان دین
ہزیمت اوٹہا کر منہہ کے بل گرتے پڑتے بہاگے دس ہزار کے قریب ان مین سے
مارے گئے قیدیون کی تعداد کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ بعد تقسیم مال
غنیمت جو خمس (پانچوان حصہ) ابوبکرؓ صدیق کے پاس مدینہ بہیجا گیا تہا اسمین
آٹہہ سو قیدی تہے۔ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد حذیفہؓ تو عمان مین ٹہرے
رہے اور عکرمہؓ مہرہ کیطرف روانہ ہوئے۔ مہرہ مین کچہہ لوگ عمان اور
ازد و عبدالقیس و بنی سعید کے جاکر شریک ہوگئے اور یہہ لوگ دو گروہ
ہوکر حکومت و ریاست کے لئے ایک دوسرے سے لڑتے تہے۔ عکرمہؓ نے
مہرہ مین پہونچکر دونون گروہون کو اسلام کی دعوت دی ایک نے ان مین سے
اسلام قبول کرلیا اور دوسرے نے (جسکا سردار مصبح تہا) اسلام قبول کرنے
سے انکار کیا عکرمہؓ نے گروہ اول کے ساتہہ ہوکر حملہ کیا اور دوسرے فریق کو شکست
دیکر ان کے سردار کو مار ڈالا اور بہت سا مال و اسباب لوٹ لیا مسلمانوں کو
اس واقعہ سے بہت بڑی مدد پہونچی بعد اس کے اس اطراف و جوانب
کے کل رہنے والے۔ نجد و روضنہ و ساحلی و جزایر و مُرو لسان و اہل جبرہ
و ظہور الشحر و فرات و ذات الخیم وغیرہ بالاتفاق مسلمان ہوگئے عکرمہؓ نے
اس واقعہ کا ایک اطلاعی خط ابوبکرؓ صدیق کے پاس بہیجدیا اور خود
یمن کیطرف مہاجرؓ بن ابی امیہ کے طرف روانہ ہوگئے جیسا کہ ابوبکرؓ صدیق
نے ان کو ہدایت کی تہی۔

خالدؓ عراق مین

جسوقت خالدؓ بن الولید مہم یمامہ سے فارغ ہو چکے ماہ محرم سنہ ۱۲ ھ (مطابق سنہ ۶۳۳ء) مین ابو بکر صدیقؓ نے ان کو عراق پر ایلہ کیجانب سے داخل ہونے کو لکہا (ایلہ منتہاے بحر فارس پر جانب شمال بصرہ کے قریب واقع ہے) اور یہہ بہی لکہا کہ اہل فارس اور ان لوگون کی تالیف قلوب کرنا جو ان کے ملک مین اور مذہب وملت کے آباد ہین بعضے کہتے ہین کہ خالدؓ بن الولید مہم یمامہ سے فارغ ہو کر مدینہ مین ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور یہان سے بحکم ابو بکر صدیقؓ عراق کیطرف روانہ ہو کر بانقیا و برسوما مین پہونچے ان کے حکمرانان جابان وصلوبا نے حاضر ہو کر دس ہزار دینار پر مصالحت کر لیا اور خالدؓ بن الولید اس رقم کو وصول کر کے حیرہ مین جا پہونچے شرفاء حیرہ اپنے امیر ایاس[1] بن قبیصہ طائی کے ہمراہ لشکر اسلام کی آمد سنکر خالدؓ بن الولید کے پاس آئے خالدؓ نے انلوگون سے کہا کہ ہم نے اعلاء کلمۃ اللہ کے غرض سے خروج کیا ہے تملوگ اسلام قبول کرو یا مطیع اسلام ہو اور جزیہ دو ہم تمہارے جان ومال کے ذمہ دار اور محافظ ہونگے یا بر سر جنگ میدان مین آؤ شرفاء حیرہ نے اسلام کی اطاعت قبول کر کے نوے ہزار درہم جزیہ[2] (خراج دے) پر صلح کر لیا بعضے کہتے ہین کہ ابو بکرؓ نے خالدؓ کو اسفل عراق مین ایلہ کیجانب سے داخل ہونیکا حکم دیا تہا اور عیاضؓ بن غنم کو لکہا تہا کہ وہ اعلی عراق سے داخل ہو کر مصنیخ سے لڑائی شروع کر کے عراق مین خالدؓ سے جا کر ملجائین اور اس سے بیشتر مثنیؓ بن حارثہ شیبانی ابو بکر صدیقؓ سے اجازت حاصل کر کے عراق چلے گئے تہے اور قبل از قدوم خالدؓ لڑائی چہیڑ دی تہی پس جسوقت خالدؓ بن الولید عراق مین پہونچے اوسوقت بحکم ابو بکرؓ مثنیؓ بن حارثہ

---

[1] نعمان بن منذر کے بعد ایاس بن قبیصہ طائی امیر حیرہ بنائے گئے تہے۔

[2] یہہ پہلا جزیہ ہے کہ اسلام نے فارس سے لیا۔

وحرملہ و مذعور (یا معذور) وسلمان ایلہ مین خالدؓ کے لشکر مین آکر ملگئے۔

جنگ ذات السلاسل

خالدؓ کے ہمراہ دس ہزار فوج تہی اور مثنیٰؓ بن حارثہ کے ساتہہ آٹہہ ہزار۔ خالدؓ نے اپنے کل لشکر کو تین حصون پر منقسم کرکے اگلے حصہ پر مثنیٰؓ کو اور درمیانی پر عدیؓ بن حاتم کو مقرر کیا اور پچہلے پر خود رہے اور فوج کے ہر تینون حصون کو مختلف رستون سے اس طرح پر روانہ کیا کہ ہر حصہ دوسرے حصہ سے ایک دن کی مسافت کے فاصلہ پر تہا اور پہلے دو نون حصّون کو حضیر مین بغرض مقابلہ دشمنان دین مجتمع ہونے کا حکم دیا۔ شاہ فارس کی طرف سے اس صوبہ کا گورنر ہرمز نامی ایک شخص نہایت دلیر اور زبردآزما تہا جو خشکی مین عرب سے اور بحر مین ہند سے لڑتا رہتا تہا۔ ہرمز نے خالدؓ کی آمد کو سُنکر اردشیر کسرےٰ کے پاس ایک اطلاعی عرضداشت بہیجکر خود نہایت عجلت سے تیاری کرکے ایک مرتب فوج لئے ہوئے حضیر پر آپہونچا اس کے مقدمۃ الجیش پر قباد و انوشجان (اولاد اردشیر اکبر سے) تہے انہون نے اپنی فوج کو چارون طرف سے زنجیرون سے بہاگنے کے خیال سے گہیر دیا تہا فریقین نے حضیر کے سامنے ایک میدان مین صفوف کو مرتب کیا۔ اتفاق سے اسلامی لشکر جو ان کے مقابلہ پر تہا وہ ایسے مقام پر اپنے خیمے نصب کر رہا تہا جہان پر پانی نہ تہا خالدؓ کے ہمراہیون نے کہا کہ تم یہہ کیا کر رہے ہو لشکر بغیر پانی کے مرجائے گا خالدؓ نے جوابدیا "صبر کرو اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے" یہہ سُنکر لوگ خاموشی کے ساتہہ خیمے نصب کرنے اور اسباب اوتارنے لگے تہوڑی دیر کے بعد بحکم خدا ایک ابر آیا جس سے اون کے اردگرد کے چشمے بہر گئے۔

صفوف کے مرتب ہونے کے بعد خالدؓ اسلامی لشکر کے صفوف سے نکلکر

میدان مین آئے اور للکار کر اپنے مقابلہ پر لڑنیوالے کو طلب کیا ہرمز انکی آواز سُنکر میدان مین آگیا اور دونون لڑنے والے گھوڑے سے اوتر کر پیادہ ہوگئے پہلے خالدؓ نے ہرمز پر وار کیا ہرمز نے پیچھے ہٹ کر خالدؓ پر حملہ کیا خالدؓ نے اسکی تلوار چھین لی اور لپک کر اوسکی کمر پکڑکے زمین پر پٹک دیا دستہ فوج جان نثاران یہہ واقعہ دیکھہ کر دلیری کے ساتھہ خالدؓ کیطرف بڑھا لیکن انکا یہہ دلیرانہ حملہ خالدؓ کو اس کے قتل سے نہ روک سکا اور یہہ خالدؓ تک پہونچنے نہ پایا تھا کہ قعقاعؓ بن عمرو نے اونپر حملہ کرکے ایک ایک کو چُن چُن کے مار ڈالا اس کے بعد بقیہ لشکر فارس میدانِ جنگ سے بھاگ نکلا تھوڑی دُور تک مسلمانون نے انکا تعاقب کرکے جسکو پایا اوسکو قتل کیا اس لڑائی کا نام واقعہ ذات السلاسل ہے۔ خالدؓ نے بعد قتل ہُرمز اسکا سلاح حرب اور اسباب لیلیا اسکی صرف ایک ٹوپی ایک لاکھہ کی تھی۔ لڑائی ختم ہونے کے بعد خالدؓ نے مال غنیمت سے خمس اور نوید فتح دیکر قاصد کو ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجا اور خود حضیرہ سے روانہ ہوکر موضع جسر اعظم (البصرہ) مین آ اوترے اور مثنیؓ بن حارثہ کو دشمنانِ خدا کے پیچھے روانہ کیا چنانچہ مثنیؓ نے حصن المراۃ کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کرلیا (حاکم قلعہ کی بیوی مسلمان ہوگئی اور مثنیؓ نے اُسکو اپنی زوجیت مین لیلیا۔ انہین ایام مین خالدؓ نے معقلؓ بن مقرن کو ایلہ کیطرف بھیجا تھا لیکن اسکو عتبہؓ بن غزوان نے زمانہ خلافت عمرؓ سنہ ۱۴ ہجری مین فتح کیا۔

جنگ نہر

کسریٰ اردشیر نے ہرمز کی اطلاع عرضداشت (جس مین اس نے خالدؓ کی آمد کو لکھا تھا) پڑھ کر ہرمز کے مدد پر قارن بن قریانس کو ایک فوج کے ساتھہ روانہ کیا تھا لیکن اس کے پہونچنے سے پہلے ہرمز مارا

جاچکا تھا اور اس کے ہمراہی میدان جنگ سے بھاگے ہوے چلے آرہے تھے مقام مذار مین قارن اور نہر مین لشکریان ہرمز سے ملاقات ہوئی قارن نے ان لوگون کو دم دلاسا دیکر دوبارہ لڑائی پر آمادہ کیا اور اپنے ہمراہ لیے ہوے لشکر اسلام سے مقابلہ کرنے کے غرض سے نہر پر آکر ٹھہرا خالدؓ بن الولید نے لشکر لشکر اسلام کو مرتب کرکے قارن کے مقابلہ پر آئے فریقین نے مردانگی سے لڑائی شروع کی اثناء جنگ مین معقل بن الاعشی بن النباش نے قارن کو اور عاصم نے انوشجان کو اور عدی نے قباذ کو ایک ہی ایک حملہ سے مار ڈالا جسکی وجہ سے پھر لشکر فارس کو ہزیمت ہوئی باستثناء انلوگون کے جو وقت دار و گیر نہر مین ڈوب گئے تقریباً تین ہزار لشکر فارس مارا گیا باقی جو رہے اون سے جزیہ لیکر اپنے ذمہ مین لیلیا مسلمانون نے بیحد مال و اسباب اہل فارس کا لوٹ لیا اور ان کے مقتولین کے لڑکون عورتون کو قید کرکے لونڈی غلام بنا لیا قارن کی لڑائی کے بعد مسلمانون نے فارس سے کوئی بڑی لڑائی نہین لڑی اس لڑائی کا نام جنگ ثنی یعنی نہر ہے۔

جنگ ولجہ اس ہزیمت کے بعد پھر اردشیر نے اندرزغر کو روانہ کیا یہہ بہت بڑا شہسوار سواد کا رہنے والا تھا اور اس کے پیچھے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ بہمن جاذویہ کو بھیجا اندرزغر نے علاوہ اپنے ہمراہی فوج کے حسب حکم اردشیر مابین حیرہ و کسکر سے عرب ضاحیہ اور دہقانون کے ایک گروہ کثیر کو اپنے لشکر مین داخل کرکے ولجہ مین صف آرائی کیا اور خالدؓ بن الولید نہر سے عبور کرکے اس کے مقابلہ پر گئے لڑائی سے پہلے خالدؓ نے اپنے فوج کے ایک حصہ کو کمینگاہ مین چھپا دیا تھا اور بقیہ لشکر کو دو حصہ کر منقسم کرکے مقابل ہوئے تھے اسلامی لشکر خالدؓ بن ولید کے اشارہ سے

لڑتا ہوا آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتا آیا جسوقت لشکر فارس کمینگاہ سے آگے بڑھا
اہل کمینگاہ نے کمینگاہ سے نکلکر لشکر فارس پر پیچھے سے اور سامنے لڑنیوالے
اسلامی لشکر نے آگے سے اور خالدؓ نے ایک کوس کا چکر کاٹ کر دائین بازو سے
حملہ کر دیا لشکر فارس اس اچانک حملہ سے گھبرا گیا ایک گروہ کثیر انکا مارا گیا
اور اندرزغر لڑتے لڑتے شدت تشنگی سے مر گیا بقیۃ السیف کو خالدؓ نے امان دیکر
اپنے ذمہ مین لیلیا۔

جنگ لیس وامعیشیا

چونکہ اس لڑائی مین دو عیسائی ایک جابر بن بجیر بنی وائل
سے دوسرا ابن عبد الاسود عجل سے مسلمانون کے ہاتھ گرفتار
ہو گیا تھا اسوجہ سے نصرانیان بنی وائل برہم ہو کر مسلمانون کے برخلاف
مقام لیس مین مجتمع ہوئے اور عبد الاسود عجلی کو اپنا سردار بنایا۔ اردشیر
نے بعد ہزیمت بہمن جاذویہ کو نصرانیان عرب کو مقام لیس مین پہونچکر مدد دینے
اور انکے ہمراہ ہو کر لڑنے کو لکھا اور یہہ لکھا کہ جب تک جابان مرزبان پہونچلے
اوسوقت تک لڑائی نہ چھیڑی جائے بہمن جاذویہ نصرانیان عجل و بنی وائل کو
اردشیر کا یہہ پیام پہونچا کر اردشیر کے پاس مشورے کے غرض سے واپس آیا
لیکن اردشیر کی علالت نے اسکو عجلت کے ساتھہ لیس کے طرف لوٹنے نہ دیا اس
اثنا مین جابان نصرانیان عرب بنی عجل و تیم اللات و ضبیعہ و عرب الضاحیہ
کے پاس لیس مین آگیا جب انلوگون کے اجتماع کی خبر خالدؓ بن الولید کو پہونچی
تو وہ بہی انکی طرف اسلامی لشکر لیکر روانہ ہوئے انکو جابان مرزبان کی
شرکت کی اطلاع نہ تہی انہون نے لیس مین پہونچکر بلا کسی انتظار کے اعلان
جنگ کر دیا اور خود میدان جنگ مین آگے بڑہ کر لڑنے والون کو طلب کیا
فریق مخالف کی فوج سے مالک بن قیس مقابلہ پر آیا جسکو خالدؓ نے دم لینے کی بہی

مہلت نہ دی مالک بن قیس کے مارے جانے کے بعد لڑائی کا بازار بیحد گرم ہو گیا نصرانیان عرب لڑتے جاتے تھے اور آنکھین پہاڑ بہاڑ کے بہمن کو دیکھ رہے تھے جس سے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ اسکا انتظار کر رہے ہین تہوڑی دیر کے بعد جب انکی مایوسانہ کوششون نے جواب دیدیا اور بہمن کے آنے سے بہی وہ ناامید ہو گئے تو میدان جنگ سے ایک دوسرے پر منہہ کے بل گرتے پڑتے بہاگے مسلمانون نے ان کو گرفتار کرنا شروع کر دیا ان مین سے ایک گروہ کثیر قید کر لیا گیا جنکو خالدؓ نے قتل کیا اس قدر کثیر التعداد آدمیون کے مارے جانے سے خون کی ندی جاری ہو گئی جو نہر الدم کے نام سے موسوم ہوئی اس واقعہ مین مقتولین کی تعداد ستر ہزار بیان کی جاتی ہے۔ مال غنیمت کا کوئی صحیح اندازہ نہین ہو سکتا خالدؓ عجمیون کے کہانے پر جا کر کہڑے ہو گئے اور مسلمانون نے جو دن بہر کے سفر کے مارے بہوکے پیاسے لڑ رہے تہے لڑائی کے ختم ہونے پر کہانا شروع کر دیا۔ یہہ واقعہ ماہ صفر مین واقع ہوا ہے اس کے بعد خالدؓ اپنا لشکر لئے ہوئے امغیشیا پر جا پہونچے اور اس تیزی سے اوسپر حملہ کر دیا کہ اہل امغیشیا اپنا مال و اسباب تک دوسرے مقام پر نہ بہیج سکے اسلامی لشکر نے اس واقعہ مین اسقدر مال غنیمت فراہم کیا کہ اِتنا کسی اور واقعہ مین نہین ملا ہو گا۔

فتح حیرہ واقعہ بالا سے خالدؓ بن الولید فارغ بقصد حیرہ اسلامی لشکر کو معہ اسباب کے کشتیون پر سوار کرا کے روانہ ہوئے ابن زیاں مرزبان حیرہ نے معہ ازادبہ کے حیرہ سے نکلکر غریین مین پہونچکر لشکر کو مرتب کیا اور اپنے لڑکے کو ایک کثیر التعداد لشکر کے ساتہہ خالدؓ کے مقابلہ پر روانہ کیا تا کہ کشتی سے اسلامی لشکر خشکی پر نہ آنے پائے خالدؓ بن الولید نے اس سے فرات باد قلا پر

مقابلہ کیا اور اسکو معہ اس کے کل ہمراہیون کے قتل کرکے حیرہ کیطرف بڑہے
ابن زیان ومرزبان حیرہ اپنے لڑکے کا قتل اور اردشیر کسرےٰ کی موت کا واقعہ
سُنکر بغیر جنگ حیرہ چہوڑ کر بہاگ گیا خالدؓ نے غریین مین پہونچکر قیام کردیا۔
مسلمانون نے قصور حیرہ کا محاصرہ کرلیا اور اثناء محاصرہ مین دیور کو بزور تیغ
فتح کیا جب طول حصار سے محصورین بےآب ودانہ مرنے لگے اور قسیس و رہبانون
نے اہل قصور کو چلا چلا کر سخت وسُست کہنا شروع کردیا تب ایاس بن قبیصہ
قصر ابیض سے اور عمرو بن عبدالمسیح بن قیس ابن حیان بن الحرث قصور حیرہ سے
نکلکر خالدؓ کے پاس آئے اور گفتگو شروع کردی خالدؓ نے حیرہ کی کثرت آبادی
سے متعجب ہوکر اسکا حال دریافت کیا عمرو بن عبدالمسیح نے کہا کہ مین نے دمشق
وحیرہ کے مابین اسقدر ایک دوسرے سے متصل قصبات دیکھے ہین کہ ایک
عورت ان دونون شہرون کے درمیان سفر کرسکتی ہے بغیر اس کے کہ
اوس کے پاس زاد سفر سوائے چند کہجورون کے اور کچہہ ہو خالدؓ یہہ سُنکر
ہنس پڑے اور اس کے خادم کے ہاتہہ سے ہتیلی لیکر کہولکر زہر کو اپنے ہاتہہ
پہیلا لیا اور اس سے کہا کہ اسکو تم کیون اپنے ہمراہ لائے ہو؟ عمرو بن عبدالمسیح
نے جواب دیا کہ "مین اسکو اپنے ہمراہ اس خیال لایا ہون کہ شاید مین تم کو
اس کے خلاف پاؤن جو میرا خیال تمہاری بابت ہے پس اس صورت
مین میرے نزدیک مجہے موت زیادہ عزیز ہوگی اس سے کہ مین اپنی قوم
مین کوئی چیز بدلکر جاؤن" خالدؓ یہہ کہہ کر کہ "جب تک موت نہین آتی
اوسوقت تک کوئی شخص مر نہین سکتا بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ
شیءٌ پڑہ کر اسکو کہا گئے تہوڑے عرصہ تک عالم بیہوشی مین پڑے رہے بعد ازان
اوٹہہ کر بیٹہہ گئے اچہی طرح سے باتین کرنے لگے ابن عبدالمسیح نے یہہ ماجرا

دیکھ کر کہا "واللہ تم لوگ جو چاہو گے حاصل کر لو گے حد یہ تک تم مین ایسا ایک شخص بھی موجود رہے گا" پھر ان لوگون نے خالدؓ سے ایک لاکھ نوے ہزار یا دو لاکھ نوے ہزار اور کرامت بنت عبدالمسیح کو دیکر صلح کر لیا۔ صلح کے بعد کرامت شویل کو دیدیگئی کیونکہ اس سے پیشتر ایک وقت مین جبکہ آنحضرت (صلعم) بطور پیشین گوئی کے حیرہ پر اپنی امت کی استیلاء کا ذکر فرما رہے تھے اُسوقت شویل نے کرامت بنت عبدالمسیح کو آنحضرت (صلعم) سے مانگ لیا تھا اور آپنے کرامت کے دینے کا شویل سے وعدہ کر لیا تھا پس جب حیرہ فتح ہوا تو شویل نے خالدؓ کو آنحضرت (صلعم) کا وعدہ یاد دلا کر کرامت کو لیلیا اور کرامت نے ایک ہزار درہم اپنی قیمت دیکر اپنے کو آزاد کر لیا۔ یہہ واقعہ ماہ ربیع الاول ۱۲ ھ کا ہے۔

حیرہ کے گرد و نواح کے دیہات و قصبات اور چھوٹے چھوٹے شہر والے جو حیرہ کے آخری انجام کو دیکھ رہے تھے فتح حیرہ کے بعد خالدؓ کے پاس آئے اور اطراف حیرہ نے مابین فلالیج تک پیر دو مرتبہ ہزار ہزار دیکر خالدؓ سے صلح کر لیا بعد ازان خالدؓ نے ضرار بن الازور و ضرار بن الخطاب و قعقاع بن عمرو و مثنی بن حارثہ و عینیہ بن الشماس (رضی اللہ عنہم) امراء لشکر کو سواد حیرہ کی طرف بھیجا اور یہہ حکم دیا کہ "اگر وہ لوگ اسلام قبول کر لین یا جزیہ دینا منظور کرین تو ان سے متعرض نہونا ورنہ قتل و غارت کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا جائے" پس ان لوگون نے حسب حکم خالدؓ حیرہ سے شط دجلہ تک فتح کر لیا۔ اسی اثناء مین خالدؓ نے ملوک فارس کو بعد حمد و نعت کے اس مضمون کا خط لکھا "اما بعد فالحمد للہ الذي حل نظامکم و وھن کیدکم و فرق کلمتکم و لو لم نفعل ذلک کان شرا لکم فادخلوا فی امرنا ندعکم و ارضکم و نجوزکم الی غیرکم و الا کان ذلک

فانتم کارہون علی ایدی قوم یحبون الموت کما تحبون الحیات
(ترجمہ لیکن بعد حمد و نعت کے پس جمیع ستایش اللہ کے واسطے ہے جس نے
تمہارے نظام کو کہولڈالا اور تمہارے مکر کو سست کر دیا اور تمہارے گروہ کو
متفرق کر دیا اور اگر ہم ایسا نہ کرتے (یعنی حملہ نہ کرتے) تو تمہارے لئے برائی ہوتی
پس تملوگ ہمارے حکم کے مطیع ہو جاؤ ہم تمکو اور تمہارے ملک کو چھوڑ دینگے
اور دوسرون کی طرف چلے جائینگے (یعنی تم سے متعرض نہون گے) ورنہ یہہ ہوگا
کہ تملوگ ایسے لوگون کے ہاتہہ مین ہوگے جو موت کو دوست رکھتے ہین جیساکہ
تم حیات کو دوست رکھتے ہو) اور ملوک فارس نکے مرزبانون کے پاس ایک گشتی
مراسلہ اس مضمون کا بہیجا "امابعد فالحمد للہ الذی فض حد تکم و
فرق کلمتکم وجفل حرامکم وکسر شوکتکم فاسلموا تسلموا
والا فاعتقد وامنی الذمۃ وادوا الجزیۃ والا فقد جئتکم
بقوم یحبون الموت کما تحبون شرب الخمر (ترجمہ لیکن بعد حمد و
نعت کے پس جمیع ستایش اللہ کے لئے ہے جس نے تمہاری تیزی کو توڑ دیا اور
تمہارے گروہ کو متفرق کر دیا اور تمہاری عورتون کو بہگا دیا اور تمہاری شوکت کو
توڑ دیا پس اسلام لاؤ سلامت رہوگے ورنہ پس ہمارے ذمہ مین آجاؤ اور
جزیہ (خراج) ادا کرو ورنہ بیشک مین ایسی قوم کو تمپر لایا ہون جو موت کو
ویسا ہی دوست رکھتی ہے جیساکہ تملوگ شراب کے پینے کو دوست رکھتے ہو)
اگرچہ ان لوگون اہل عجم مین اردشیر کے موت کیوجہ سے اختلاف پڑا ہوا تہا لیکن
باوجود طوایف الملوکی کے خالد کے مقابلہ کے لئے وہ سب متفق تھے انہون نے
بہمن جاذویہ کو ایک لشکر پر افسر مقرر کرکے مسلمانون سے لڑنے کو بہیجدیا تہا
خالد ایک سال تک شام پر حملہ کرنے سے پہلے حیرہ مین ٹہیرے ہوئے کبہی حیرہ کے

بالائی حصہ کو اور گاہے حیرہ کے تحتانی حصہ کو اپنے قبضہ مین لانیکی فکر کرتے رہے اور اہل فارس اس کے بچانے کو گروہ کے گروہ جاتے تھے جسپر خالدؓ قبضہ کر لیا کرتے تھے مگر ایسا کوئی شخص انکو نظر نہ آتا تھا جسکی حکومت کو سب اہل فارس تسلیم کر لیتے اور اس کے ساتھہ مجتمع ہوکر خالدؓ کے دستبرد سے اپنے ملک کو بچاتے کیونکہ شیرین نے کل اُن لوگون کو قتل کر ڈالا تھا جو بہرام جور کے نسل سے تھے پس جب خالدؓ کا خط مذکورہ بالا پہونچا تو کسریٰ کے خاندان کی عورتون نے فرخزاد بن بندوان کو اس امر کے لئے مقرر کیا کہ وہ ایسے شخص کو بادشاہ بنائے جس کے مطیع آل کسریٰ ہوسکتے ہون۔

بعد فتح حیرہ جریرؓ بن عبد اللہ البجلی خالدؓ کے پاس آ گئے اور اس سے بیشتر وہ خالدؓ بن سعید بن العاصی کے ساتھہ شام مین تھے اور وہان سے باجازت خالدؓ بن سعید ابو بکرؓ کے پاس چلے آئے تھے اس غرض سے کہ وہ اپنے قوم کے تفرقہ کو دور کر کے سبھون کو ایک کر دین جیسا کہ آنحضرت (صلعم) نے خالدؓ بن سعید سے اسکا وعدہ فرمایا تھا ابو بکرؓ یہہ سُنکر خالدؓ بن سعید سے سخت ناراض ہوئے اور یہہ فرمایا کہ تم مجھہ سے فضول باتین کرنے آئے ہو تم دیکھتے ہو کہ اسوقت فارس و روم کے مہم مین ہم مصروف ہین بہتر یہ ہے خالدؓ کے پاس چلے جاوٗ" چنانچہ جریرؓ اس حکم کو سُنکر خالدؓ کیطرف روانہ ہوئے اور یہہ اُن کے پاس اُسوقت پہونچے جبکہ وہ حیرہ فتح کر چکے تھے پس اس سے پہلے خالدؓ جو عراق مین کار نمایان کر چکے تھے اس مین یہہ شریک نہین ہوسکے اور ہان انہون نے اہل ردّت کے قتل و جنگ مین خالدؓ کے ساتھہ شرکت کی۔

فتح انبار و عین التمر

حیرہ پر قبضہ کر لینے کے بعد خالدؓ لشکر کو مرتب کر کے بقصد انبار روانہ ہوئے اور مقدمۃ الجیش پر اقرعؓ بن حابس کو مقرر کیا۔

شیرزاد والی ساباط لشکر انبار کا افسر اعلی تہا اس نے ان کے مقابلہ پر اپنے لشکر کو آراستہ اور فصیلون۔ خندقون کو درست اور مسلمانون کی نقل و حرکت دریافت کرنیکے غرض سے جاسوسون کو مقرر کیا خالدؓ نے انبار پر پہونچکر اسکا محاصرہ کر لیا اور شہر پناہ کی فصیلون کے مقابلے پر ٹی کے دمدمے باندہ کر تیر باری شروع کر دی جس سے ایکلخت ایکہزار آدمیون کی آنکہین پہوٹ گئین[1] بعد ازان کمزور و ناتوان اونٹونکو ذبح کر کے خندق کو بہر دیا اور اسپر سے معہ اسلامی لشکر کے عبور کر کے انبار کی فصیل تک پہونچگئے اس مقام پر مسلمانون اور کفار سے ایک سخت خطرناک لڑائی ہوئی اہل انبار نے ہر چند اسلامی لشکر کے پسپا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بجائے پیچہے ہٹنے کے آگے بڑہتے گئے ناچار ہو کر شہرزاد نے خالدؓ کے پاس صلح کا پیام بہیجا خالدؓ نے اس سے اس امر پر کہ "شہرزاد بلا اسباب و آلات حرب اپنے مخصوص لوگونکو صرف تین روز کا کہانا لیکر شہر چہوڑ دے" صلح کر لیا۔ شہرزاد بموجب صلح انبار چہوڑ کر بہمن جاذویہ کے پاس چلا گیا اور خالدؓ مظفر و منصور انبار مین داخل ہوئے اس کامیابی کے بعد خالدؓ نے زبرقان بن بدر کو انبار کا حاکم مقرر کر کے عین التمر پر حملہ کیا عین التمر مین مہران بن بہرام جوبین عجمیون کا ایک گروہ عظیم اور عقبہ بن ابی عقبہ عرب کے کثیر التعداد آدمیون کو لئے ہوئے موجود تہا ان کے علاوہ اسکے گرد و نواح مین ایک بہت بڑا گروہ نمر و تغلب و آیاد وغیرہم قبایل عرب کے مسلمانون کے مقابلہ پر آئے ہوئے تہے عقبہ نے ابن بہرام سے کہا کہ ہمکو اور خالدؓ کو لڑنے دو کیونکہ ہم اور وہ دونون عرب ہین اور عرب کی لڑائی عرب خوب سمجہتا ہے ابن بہرام نے کہا "تم یہہ بہت صحیح کہتے ہو بیشک لوہے کو لوہے سے نرم کرنا چاہئے" ابن بہرام نے یہہ جواب دیکر عقبہ کو خالدؓ کے مقابلہ پر بہیجا

[1] ابن اثیر نے لکہا ہے کہ اسیوجہ سے اس واقعہ کا نام غزوہ ذات العیون رکہا گیا ہے واللہ اعلم۔

خالدؓ نے تن تنہا عقبہ پر حملہ کرکے گرفتار کر لیا عقبہ کا لشکر بغیر جنگ کیے ہوئے لڑائی کے
میدان سے بھاگ نکلا مسلمانون نے انمین سے بہت آدمیون کو قید کر لیا۔ ابن ہمام
اس واقعہ سے ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ وہ میدان جنگ کا کیا ذکر ہے قلعہ
چھوڑکر بھاگ گیا اور عقبہ کے منہزم ہمراہیون نے قلعہ مین پہونچکر دروازہ بند کر لیا
خالدؓ نے چارون طرف سے قلعہ کا محاصرہ کرکے لشکر کو قیام کا حکم دیدیا محصورین
نے چار روز کے بعد فتح نصیب سپہ سالار خالدؓ سے امن کی درخواست کی لیکن
خالدؓ نے مصلحتاً امن دینے سے انکار کیا اور بزور تیغ قلعہ سے باہر نکالکر عقبہ کو
معہ اس کے لشکریون کے قتل کر ڈالا — جو کچھہ مال و اسباب قلعہ مین تھا
اوسکو لوٹ لیا اور چالیس نوعمر لڑکون کو جو اس قلعہ کی کلیسہ مین انجیل سیکھتے
اور سکھاتے تھے گرفتار کرکے باہم تقسیم کر لیا جنمین سیر بن ابو محمد و نصیر ابو موسیٰ
و حمران مولی عثمانؓ وغیرہم تھے اس واقعہ مین مسلمانون مین سے عمیر بن باب سہمی
مہاجرین حبشہ مین سے اور بشیرؓ بن سعد انصاری و ابو نعمانؓ شہید ہوئے۔
اس خداداد کامیابی کے بعد خمس و نوید فتح لیکر ایک قاصد ابو بکر صدیقؓ کے
پاس روانہ کیا گیا۔

واقعہ دومۃ الجندل فتح عین التمر کے بعد خالدؓ کے پاس عیاض بن غنم کا
خط آیا جو نصرانیان و مشرکین عرب بہرا و کلب و غسان و تنوخ و ضجاعم
سے دومۃ الجندل مین لڑ رہے تھے عیاض نے نصرانیان و مشرکین عرب سے
تنگ ہوکر خالدؓ سے اعانت کی درخواست کی تھی خالدؓ کا لشکر اگرچہ شب و روز
لڑائی کرتے کرتے تھک گیا تھا لیکن اوس کے رگون مین اسلامی خون کا
جوش ویسا ہی موجود تھا جیسا کہ لڑائی سے پہلے تھا خالدؓ نے خط پاتے ہی
لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور خود مسلح ہوکر نکل کھڑے ہوئے دومۃ الجندل مین

دو رئیس تھے ایک اکیدر بن عبد الملک دوسرا جودی بن ربیعہ تھا اور دونون مسلمانون کے مقابلہ پر تلے ہوئے تھے اکیدر نے خالدؓ کی آمد سُنکر اپنے ہمراہیون سے صلح کرنے کو کہا جب ان لوگون نے انکار کیا تو اکیدر انکا ساتھ چھوڑکر نکل کھڑا ہوا خالدؓ نے یہہ واقعہ سُنکر چند آدمیون کو اکیدر کے گرفتار کرنے کو بھیجدیا جنہون نے جو کچھہ اس کے ہمراہ تھا اُسکو لوٹ لیا اور اکیدر کو قتل کرڈالا باقی رہا جودی اوس نے اپنے لشکر کے ایک حصہ کو عیاضؓ کے مقابلہ پر جو دومۃ الجندل کے شرقی جانب تھے لڑنے کو بھیجا اور خود دوسرے حصّہ کو لیکر خالدؓ کے مقابلہ پر آیا خالدؓ نے صف لشکر سے نکلکر جودی کو للکارا جودی جسوقت میدان مین آیا خالدؓ نے دوڑکر گرفتار کرلیا اور مسلمانون نے دفعۃً حملہ کرکے اس کے ساتھیون کو اور عیاضؓ نے اپنے فریق مقابل کو شکست دیکر پسپا کیا منہزم گروہ نے دونون طرف سے ہزیمت اوٹھاکر قلعہ مین داخل ہوکر دروازہ بند کرلیا خالدؓ نے اہل قلعہ سے دروازہ کھولدینے کو کہا لیکن وہ لوگ مقابلہ سے نہ ہٹے خالدؓ نے ان کے روبرو جودی کو مارڈالا بعد اس کے قلعہ پر دہاوا کرکے اسکو بزور تیغ فتح کرلیا اہل قلعہ سے جتنے جوان اور لڑنے والے تھے انؑ کو قتل کیا اور جو لڑکے اور عورتین تھین اُنکو گرفتار کرکے لونڈی غلام بنالیا۔

جنگ حصید وخنافس پھر اہل فارس نے خالدؓ کے دومۃ الجندل کے طرف چلے جانے کے بعد حیرہ کو واپس لینے کی ایک آخری کوشش کی اور انہون نے حیرہ کو خالدؓ سے خالی پاکر اوسپر بزور قبضہ کرلینا ایک آسان امر سمجھکر اپنے لشکر کو مرتب کرنا شروع کردیا حیرہ کے عرب نے بھی عقبہ بن عقبہ کے قتل سے برہم ہوکر مسلمانون کے

۱؎ ابن اثیر نے لکھاہے کہ ان قیدیون مین قبیلہ کلب کے بھی بہت سے آدمی تھے جنکو بنی تمیم نے خالدؓ سے یہہ کہکر کہ ہم نے انکو امن دیدیا ہے قتل سے بچالیا اور یہہ لوگ ان کے حلفاء تھے۔

برخلاف ان کو اوبھارا چنانچہ دو نامی سپہ سالار زرمہر و روزبہ انبار کیطرف خروج
کر کے حصید و خنافس تک پہونچگئے قعقاع بن عمرو نے (جسکو خالد نے بطور نایب کے حیرہ
مین مقرر کیا تہا) یہہ خبر سُنکر دو فوجین حیرہ سے اہل فارس کے مقابلہ پر روانہ کیا جو
اون دونون کے درمیان ریف مین حایل ہوگئین اسی اثنا مین خالد حیرہ کو بقصد
مداین واپس آ رہے تہے۔ قعقاع بن عمرو و ابولیلیٰ حصید مین خالد کے آنے سے پہلے اہل
فارس سے بہڑ گئے اور ایک بہت بڑی خونریز لڑائی کے بعد اون دونون سپہ سالارون کو
مار کر فتح حاصل کیا۔ اس واقعہ مین عجمیون کے لشکر کا دو حصہ نذر تیغ ہوگیا باقی جو رہا
وہ خنافس کے طرف بہاگا جہان پر ان لوگون کا ایک مشہور و نامور شہسوار بہبوذان
ایک گروہ کثیر لئے ہوئے ٹہیرا تہا ابولیلیٰ نے انکا تعاقب کیا جس سے بہبوذان معہ
انہین منہزم گروہ کے خنافس سے نکلکر مضیخ کیطرف بہاگا مضیخ مین ہذیل بن عمران
و ربیعہ بن بجیر عرب جزیرہ کا ایک بڑا گروہ لئے ہوئے بغرض امداد اہل حصید مقیم تہا
خالد نے یہہ واقعات سنکر قعقاع و ابولیلیٰ کو ایک معین وقت و یوم پر مضیخ کے قریب
مجتمع ہونے کو لکہا پس جسوقت یہہ لوگ یوم و وقت مقررہ پر مضیخ کے قریب آ گئے
اسوقت خالد نے ہذیل اور ان لوگون پر جو ان کے ہمراہ تہے تین طرف سے حملہ
کر کے ان مین سے بیشمار و بیحد آدمیون کو کاٹ ڈالا ہذیل چند آدمیون کو لیکر
بہاگ گیا مضیخ مین ہذیل کے ساتہہ عبد العزیز بن ابی رہم (اوس مناۃ سے)
اور لبید بن جریر بہی تہے جو مسلمان ہوچکے تہے اور ابوبکر صدیق نے ان کے
اسلام کے بابت لکہہ دیا تہا اور معرکہ جنگ مین ہذیل کے ہمراہیون کے ساتہہ قتل
ہوگئے تہے پس ابوبکر صدیق نے ان کا خونبہا ادا کیا اور انکی اولاد کے ساتہہ حسن سلوک
کی وصیت کی عمر فاروق خالد سے ان دونون اور مالک بن نویرہ کے قتل سے
کشیدہ خاطر تہے اور ابوبکر صدیق اکثر کہا کرتے تہے کہ جو شخص اہل شرک کے ساتہہ رہیگا

اسکا یہی نتیجہ ہوگا۔ اس واقعہ کے بعد ہذیل تو عتاب بن اسید کے پاس بشر مین جا پہونچا اور خالدؓ قعقاعؓ۔ ابولیلیؓ کو دو مختلف رستون سے ربیعہ بن بجیر تغلبی پر حملہ کرنیکو روانہ کر کے خود ایک جداگانہ رستہ سے روانہ ہوئے اور ایک وقت و یوم مقررہ پر مجتمع ہونیکی ہدایت کر دی۔ ربیعہ بن بجیر تغلبی ثنی مین (جو رصافہ کے شرقی جانب ہے) اہل فارس کی کمک کے لئے آکر ٹہیرا تہا اس کے ہمراہ بہی عرب ایک بڑا گروہ تہا۔ خالدؓ نے اپنے ہمراہیون کو ربیعہ پر تین طرف سے حملہ کرنیکا حکم دیا اس واقعہ مین دشمنان خدا اپنے آپ کو سنبہال بہی نہ سکے سب کے سب مارے گئے ایک متنفس اون مین سے سوائے عورتون اور لڑکون کے نہ بچا جسکو مسلمانون نے قید کر لیا تہا۔ خالدؓ بن الولید مہم ثنی سے فارغ ہوکر نہایت تیزی و عجلت سے قبل اس کے کہ ربیعہ کا واقعہ انکو معلوم ہو بشر مین عتاب بن اسید کے سر پر جا پہونچے جہانکہ ہذیل نے جاکر پناہ لیا تہا اور چارون طرف سے اونکو گہیر کر ایک ایک کو قتل کر ڈالا بعد ازان خالدؓ رصافہ کیطرف بڑہے لیکن ان کے پہونچنے سے پہلے ہلال بن عقبہ اور اس کے ہمراہی منتشر و متفرق ہوکر بہاگ گئے تہے لڑائی کی نوبت نہین آئی پہر رصافہ سے رضاب و فراض کیطرف روانہ ہوئے یہہ دونون مقامات شام و عراق و جزیرہ کے سرحد پر واقع ہین یہان پر فارس و عرب جزیرہ کے امداد کو رومی لشکر اور قبایل تغلب و نمر و ایاد کی ایک بہت بڑی جماعت موجود تہی۔ خالدؓ نے فراض پہونچکر بوجہ متواتر غزوات رمضان کو افطار کیا اور رومی لشکر نے فرات کے قریب پہونچکر خالدؓ کے پاس کہلا بہیجا کہ "یا تو تم فرات کو عبور کر کے آؤ یا ہمکو عبور کرنیکی اجازت دو" خالدؓ نے جواب دیا کہ "تم خود فرات کو عبور کر کے آؤ" اسپر رومی لشکر نے یہہ پیغام بہیجا کہ "تم ہمارے راستہ سے ذرا ہٹ جاؤ" خالدؓ نے اسکا جواب نفی کا دیا رومی لشکر چار ناچار فرات کو اسفل کیطرف سے عبور کر کے خالدؓ کے

مقابلہ پر آیا اور لڑائی شروع کر دی لڑائی کا عنوان خطرناک تہا رومی اور ان کے ہمراہی ایک آخری فیصلہ کرنے والی لڑائی لڑ رہے تہے اسلامی لشکر اگرچہ شب و روز لڑتے لڑتے تہک گیا تہا لیکن اللہ اکبر کی آواز پر انکی رگون مین اوسی طرح خون جوش کے ساتہہ دورہ کر اوٹہتا تہا جیسا کہ لڑائی کرنے سے پہلے دورہ کرتا تہا اور وہ لوگ طیش سے جہپٹ جہپٹ کر ایسا وار کرتے تہے کہ ان کے سامنے بڑے بڑے دلاور نبرد آزما جانیکی ہمت نہ کرتے تہے پیہم لڑائیون کے بعد میدان جنگ سے لشکر روم بہاگ کہڑا ہوا اس کے بہاگتے اور لوگ بہی بہاگ نکلے اس معرکہ اور تعاقب کرنے مین ایک لاکہہ آدمی فریق ثانی کے مارے گئے۔ آخری ماہ ذیعقدہ تک خالدؓ فراض مین ٹہرے رہے جب اس کے ختم ہونے کو پانچ راتین باقی رہ گئین اسوقت خالدؓ نے اسلامی لشکر کو حیرہ کیطرف واپس ہونے کا حکم دیا اور ساقہ کے ساتہہ شجرۃ بن الاغر کو روانہ کرکے خود فراض سے چند آدمیون کو لیکر چپکے حج کو چلے گئے اور پہر حج کرکے اس عجلت سے واپس آئے کہ حیرہ مین اسلامی لشکر کے ساتہہ داخل ہوئے کسی کو سوائے ان لوگون کے کہ جنکو پہلے سے معلوم تہا انکے جانے آنے کا حال نہ معلوم ہوا جب ابوبکرؓ صدیق کو یہہ حال معلوم ہوا تو اونہون نے خالدؓ پر ناراضی ظاہر کیا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ عراق سے شام کیطرف بہیجدیے گئے۔ واپسی حج کے بعد خالدؓ نے سوق بغداد وقطربل وعقرقوما ومسکن و بادوریا پر شبخون مارکر اسکو لوٹ لیا۔ اسی مہینہ مین ابوبکرؓ صدیق بہی حج کو گئے تہے اور بجائے اپنے مدینہ مین عثمانؓ بن عفان کو مقرر کرکے گئے تہے۔

فتوح شام

اوایل سنہ ۱۳ ہجری (مطابق سنہ ۶۳۴ء) مین حج سے واپس ہوکر ابوبکرؓ صدیق نے خالدؓ بن سعید بن العاصی کو ایک لشکر اسلامی کا سردار مقرر کرکے شام کیطرف روانہ کیا اور بعضے کہتے ہین کہ خالدؓ بن سعید کو اسی

زمانہ مین شام کیطرف روانگی کا حکم دیا تہا جن دنون خالدؓ بن الولید کو عراق
کے طرف بہیجا تہا لیکن قبل اس کے کہ خالدؓ بن سعید شام کے طرف رُخ کرتے
ابوبکرؓ صدیق نے معزول کر دیا تہا اسوجہ سے کہ انہون نے بعد وفات آنحضرت
(صلعم) چند روز تک ابوبکرؓ صدیق کے بیعت سے تخلف کیا تہا اور علیؓ و عثمانؓ بن
عفان رؤسائے بنی عبد مناف کے پاس گئے تہے اور علیؓ نے انکو بیعت سے تخلف کرنیسے
منع کیا تہا پہر جب اسکی اطلاع شیخینؓ کو ہوئی اور انہونے بیعت کر لیا تب ابوبکرؓ نے دوبارہ انکو
امیر لشکر مقرر کر کے روانہ کیا اور یہہ حکم دیا کہ تا صدور حکم ثانی تیما مین ٹہرے ہوے
مسلمانان عرب کو جہاد پر آمادہ و تیار کرین اور کسی سے سوائے اس کے نہ
لڑین جو ان سے لڑے۔ چنانچہ خالدؓ بن سعید کے تحریک سے عرب کا ایک گروہ کثیر
مجتمع ہوگیا۔ قیصر روم نے یہہ خبرین سنکر شام مین عرب الضاحیہ بہرا و سلیح و
کلب و غسان و لخم و جذام کو مسلمانون کے خلاف اوبہار کر لڑائی پر تیار کر دیا
خالدؓ بن سعید نے ابوبکرؓ صدیق کو اس سے مطلع کیا او حسب حکم انکے عرب الضاحیہ
کے طرف بڑہے جسوقت خالدؓ بن سعید ان کے لشکر گاہ کے قریب پہونچے وہ لوگ
گہبرا کر متفرق ہوگئے اور خالدؓ بن سعید ان کے مورچون پر قبضہ کر کے
بحکم ابوبکرؓ صدیق آگے بڑہے بطریق روم ماہان ثانی ایک لشکر کو لیکر انکے
حملوگری کو آیا خالدؓ بن سعید نے ایک نہایت سخت لڑائی کے بعد بطریق ماہان کو
شکست دیکر اس کے لشکر کے بڑے حصہ کو قتل کر ڈالا اور ایک خط مشعر واقعہ
مذکورہ ابوبکرؓ صدیق کے پاس روانہ کیا اور امداد کی درخواست کی اتفاق
سے یہہ خط اور ذو الکلاعؓ معہ حمیر کے یمن سے اور عکرمہؓ بن ابی جہل معہ ان
لوگون کے جو انکے ساتہہ تہامہ و شحر و عمان و بحرین سے آئے تہے ایک ساتہہ
مدینہ مین پہونچے ابوبکرؓ صدیق نے ان لوگون کو خالدؓ بن سعید کیطرف بہیجدیا

اور اسی وقت سے مہم شام کا اہتمام کرنے لگے کل امرا صدقات کو تبدیل کرکے خالد رض
بن سعید کی مدد کو بھیجدیا۔ اسی اعتبار سے اس لشکر کا نام جیش البدال کہا گیا
منجملہ عمرو بن العاصی کو مہم شام کے پیش آجانے سے صدقات سعد ہذیم و بنی عذرہ
سے تبدیل کرکے جہاد روم مین خالد رض بن سعید کے ساتھہ شریک ہونیکو لکھا اور فلسطین
کیطرف سے حملہ کرنیکا حکم دیا جنکو آنحضرت (صلعم) نے عمان کیطرف روانہ کیا تھا اور
اون سے آپ نے یہہ وعدہ فرمایا تھا کہ بعد واپسی عمان پھر وہ اپنے مضافات
و اعمال کے جانب بھیجدیئے جاینگے پھر جب یہہ بعد وفات عمان سے واپس
آئے تو ابوبکر صدیق رض نے بھی آنحضرت (صلعم) کے ایفاء وعدہ
کے خیال سے صدقات سعد ہذیم و بنی عذرہ کے طرف انکو بھیجا اور ولید
بن عقبہ کو جو کہ صدقات قضاعہ کے متولی تھے اردن کے جانب بڑھنے کو لکھا اور

له ابوبکر صدیق نے جو خط عمرو بن العاص کو لکھا تھا اوس کے آخری فقرے یہہ ہین انی کنت
قد رددتك علی العمل الذي ولاك رسول الله صلی الله علیه وسلم
مرة و وعدك به اخری انجازا لمواعید رسول الله صلی الله علیه
وسلم وقد ولیته وقد احببت ان افرغك لما هو خیر لك فی الدنیا
والاخرة الا ان یكون الذی انت فیه احب الیك (مین نے تجھکو
تیرے اس عمل کیطرف واپس کردیا تھا جسکا والی تجھکو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے
ایکمرتبہ بنایا تھا اور دوبارہ اسکا تجھ سے وعدہ کیا تھا آنحضرت (صلعم) کے وعدہ
پورا کرنے کی غرض سے اور بے شک مین نے تجھکو اسکا متولی کردیا اور مین بے شک
دوست رکھتا ہون اسکو کہ تجھے اس طرف متوجہ کردون جو تیرے لئے دنیا و آخرت مین
بہتر ہوگا مگر یہہ کہ وہ ہو جس مین کہ تو ہے دوست زیادہ اس سے تیرے نزدیک) عمرو بن
العاص نے اس کے جواب مین لکھا انی سهم من سهام الاسلام (باقی صفحہ ۳۳۲)

ایک حصہ لشکر پر یزیدؓ بن ابی سفیان کو امیر مقرر کیا جسمین سہیل بن عمرو وغیرہ تھے اور ایک جماعت پر ابو عبیدہؓ بن الجراح کو افسر کرکے حمص پر حملہ کرنے کو روانہ کیا۔ اور ان سب مین سے ہر ایک کو ضروری ہدایتین[۱] کر دیا۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۳۱) والنت بعد اللہ الرامی بہا والجامع لہا فانظر اشدھا واخشاھا وافضلھا فارم بہ (مین ایک تیر ہون اسلام کے تیرون مین سے اور تو اللہ کے بعد اسکا پہینکنے والا اور اسکا جمع کرنے والا ہے پس تو جسکو اشد اور خوفناک اور افضل دیکہہ اسکو پہینک۔

[۱] جو ہدایتین ابو بکرؓ صدیق نے امراء اسلام کو وقت روانگی کیا تہا اسکا خلاصہ ترجمہ یہہ ہے۔ مین نے تمکو مسلمانون کا افسر مقرر کیا ہے اس غرض سے کہ تمہارا امتحان لون اور تمکو آزماؤن کہ تم مسلمانون کے ساتہہ کیسا برتاؤ کرتے ہو اگر اچہا برتاؤ کروگے تو تم سے اللہ اور اوسکا رسول راضی ہوگا دنیا مین مین تمکو تمہارے مضافات بڑہا دونگا اور آخرت مین تمکو اسکا اجر ملیگا اور اگر تم نے کوئی بُرائی کی تو مین تمکو معزول کر دونگا ہر حالت مین اللہ تعالی سے ڈرتے رہنا کیونکہ وہ تمہارے باطن کو اسطرح دیکھتا ہے جس طرح تمہارے ظاہر کو۔ اللہ تعالی کے نزدیک محبوب اور بہتر وہی شخص ہے جو باعتبار اعمال صالحہ کے اس سے قریب ہو۔ زمانہ جاہلیت کے عادات و اطوار کل ترک کر دینا کیونکہ اللہ تعالی اس سے اور اس کے کرنے والے سے بغض رکھتا ہے لشکر کے ساتہہ سفر کرنے مین ہمیشہ انکی حسن صحبت کا خیال رکہنا اور جب انکو کچہہ سمجہانا تو مختصر کلام مین سمجہانا کیونکہ زیادہ گوئی نقصان پہونچاتی ہے نمازون کو باوقات مقررہ پڑہنا رکوع۔ سجدہ باطمینان کرنا۔ اور جب تمہارے دشمنون کے قاصد آئین تو اونکی عزت کرنا۔ اپنے لشکر کی پوری حفاظت کرنا رات کو پہرہ مقرر کرنا ایسا نہو کہ حالت غفلت مین دشمن تمپر آپڑین اپنا ظاہر و باطن ایکسان رکہنا جو کام کرنا مشورہ کرکے کرنا اور جب نگہبانی مین کسی سے غفلت دیکہنا تو اسکو (باقی صفحہ ۳۳۳ مین)

جب خالدؓ بن سعید کو یہہ معلوم ہوا کہ انکی امداد کو مدینہ سے اسلامی عساکر روانہ کیا گیا ہے تو انہون نے رومیون سے جنگ کرنے مین عجلت سے کام لیا اور امراء لشکر اسلامی کے آنے سے پہلے رومیون سے جا بھڑے بطریق ماہان ایک کثیر التعداد فوج لیکر ان کے مقابلہ پر آیا اور ایک لڑائی[1] لڑکر دمشق کے طرف چلا گیا خالدؓ شام کو لوٹتے ہوئے مرج الصفر مین جا پہونچے خالدؓ کے ساتہہ اس واقعہ مین ذو الکلاعؓ وعکرمہؓ و ولیدؓ بن عقبہ بہی تہے جسوقت یہہ لوگ دمشق کے قریب مرج الصفر مین داخل ہوگئے ماہان نے چارون طرف سے اس کا رستہ بند کرکے حملہ کردیا اتفاقیہ سعد ابن خالدؓ سامنے پڑگئے اور انہین سے اسکا مقابلہ ہوگیا اس نے انکو شہید کرڈالا ان کے باپ خالدؓ یہہ خبر سنکر معہ اپنے چند ہمراہیون کے شام سے بہاگ کر ذی المروہ (قریب مدینہ) مین آکر دم لیا ان کے چلے آنے کے بعد عکرمہؓ بقیہ اسلامی لشکر لئے ہوئے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۳۲) سزا دینا لیکن زیادتی کے ساتہہ نہین مستحق کی عقوبت سے نہ ڈرنا لشکریون کے افعال وحرکات کی نگرانی کرتے رہنا لڑکون۔ بوڑہون۔ عورتون کو قتل مت کرنا۔ جو ہتیار رکہہ دے یا اسلام قبول کرلے اسکو بہی نہ مارنا سچائی اور ایفاء وعدہ کے ہمیشہ پابند رہنا یہہ احسن وصایا ہین انپر عمل کرنا۔ جاؤ اللہ کے نام پر اور اللہ کی راہ مین لڑو۔

[1] ابن اثیر کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ابو عبیدۃ بن الجراح بلقاء کے دروازہ پر رومیون سے لڑے تہے کہ جس مین اہل بلقاء نے زیر ہوکر صلح کیا تہا یہہ پہلی صلح تہی جو شام مین ہوئی پہر رومی۔ عربہ سرزمین فلسطین مین مجتمع ہوئے جنکے سر کرنے کو یزید بن ابی سفیان نے ابو امامہ باہلی کو روانہ کیا عربہ مین رومیون اور یزید بن ابی سفیانؓ سے لڑائی ہوئی پہر رومی بہاگ کر داثن مین جاکر دم لیا ابو امامہ نے انکو وہان سے بہی لڑکر بہگا یا ان لڑائیون کے بعد مرج صفر کا واقعہ گزرا جس مین سعید ابن خالدؓ بن سعید شہید ہوئے۔

شام کے قریب رومیون کے مقابلہ پر پڑے ہے اس اثناء مین شرحبیل بن حسنہ
عراق سے ابوبکر صدیق کے پاس خالد بن الولید کے سفیر ہوکر آگئے تہے ابوبکر صدیق
نے چند آدمیون کو مجتمع کرکے ان کے ہمراہ کردیا اور انکو بجائے ولید بن عقبہ کے
اردن کے طرف روانہ کیا۔ شرحبیل بن حسنہ۔ خالد بن سعید سے اثناء راہ مین
ملتے ہوئے اور ان کے ہمراہیون مین سے کچہہ لوگون کو لیتے ہوئے اردن کے
طرف روانہ ہوئے پہر اس کے بعد ابوبکر صدیق نے ایک چہوٹا سا لشکر مرتب
کرکے معاویہ بن ابی سفیان کے ہمراہ کرکے یزید بن ابی سفیان کے مدد کو روانہ کیا
معاویہ ذی المروہ سے بقیہ لوگون کو لیکر یزید بن ابی سفیان کیجانب چلے جب
خالد بن سعید ذی المروہ مین تنہا رہ گئے تو انکو مدینہ مین آنیکی اجازت دیگئی
پس جب یہہ امراء لشکر اپنا اپنا لشکر لئے ہوے شام مین پہونچگئے اور ہرقل کو
ان کے آمد کی اطلاع ہوئی تو اس نے پہلے اپنے سرداران لشکر کو مجتمع
کرکے عرب سے لڑنے کو منع کیا اور یہہ رائے ظاہر کیا کہ عرب جو چاہتے ہون انکو
دیکر اون سے صلح کرلیجائے لیکن اس کے اراکین لشکر نے اس سے انکار کیا
اور عرب سے لڑنے پر آمادگی دکہلایا ہرقل نے مجبور ہوکر اپنے امراء لشکر کو اسلامی
سپہ سالارون کے مقابلہ پر اس طرح تقسیم کیا شقیقہ تدارق (اپنے حقیقی بہائی) کو نوے ہزار
فوج کے ساتہہ عمرو بن العاص کے مقابلہ پر فلسطین کیطرف اور جرجہ بن توذر کو
چالیس ہزار کی جمعیت سے یزید بن ابی سفیان کے مقابلہ پر بلقاء کے طرف اور
دراقص کو بمقابلہ شرحبیل بن حسنہ پچاس ہزار کے ساتہہ اردن کیطرف
اور قیقلان بن نسطورس کو ساٹہہ ہزار فوج کے ساتہہ ابوعبیدہ بن الجراح کے
مقابلہ پر جابیہ کے طرف روانہ کیا۔ امراء اسلام مین یہہ تیاری اور کثرت فوج
سُنکر صلاح و مشورہ ہونے لگا سبہون نے باتفاق رائے یہہ قرار دیا کہ چونکہ

استقدر کثیر التعداد لشکر سے علیحدہ علیحدہ مقابلہ کرنا مسلمانون کو معرض زوال مین
ڈالنا ہے لہذا کل اسلامی لشکر ایک جا مجتمع کرکے لڑنا چاہیئے اس اثنا مین ابوبکر رض
صدیق کا خط اسی مضمون کا آپہونچا پہر کیا تہا سب کے سب یرموک مین مجتمع ہوگئے
مسلمانون کی تعداد اس وقت اکیس ہزار تہی ہرقل نے بہی اپنے متفرق لشکر کو
یرموک مین مجتمع ہونے کا حکم دیا اور دلمان کے روانہ کرنے کا وعدہ کیا رومیون کے
لشکر کا افسر اعلی شقیقہ تذارق تہا اور اس کے مقدمۃ الجیش پر جرجہ میمنہ پر
ماہان میسرہ پر دراقص ساقہ مین قیقلان بن نسطورس تہا مسلمانون
اور رومیون کے درمیان مین وادی خندق حایل تہا جس سے نہ رومی لشکر
مسلمانون پر حملہ کرسکتا تہا اور نہ مسلمان ہی آگے بڑہ سکتے تہے مسلمانون نے
طول قیام سے گہبرا کر ابوبکر صدیق رض کو لکہا اور اُن سے امداد طلب کیا ابوبکر صدیق رض
نے خالد رض بن الولید کو لشکر شام پر امیر کرکے عراق سے روانہ کیا اور عراق مین
بجاے ان کے مثنی رض بن حارثہ کو امارت پر متعین فرمایا۔

خالد شام مین (مترجم) خالد رض بن الولید حسب حکم ابوبکر رض صدیق نصف لشکر
عراق مین بماتحتی مثنی رض بن حارثہ چہوڑ کر بقیہ نصف اپنے ہمراہ لیکر شام کو روانہ ہوئے
جسوقت حدود داء مین پہونچے اہل حدود داء نے رستہ نہ دیا لڑائی پر آمادہ ہوئے
خالد رض بن الولید نے انکا مقابلہ کیا اور ان کو شکست دیتے ہوئے مضیح مین جا اُترے
مضیح مین بنی تغلب کا ایک گروہ اسلامی لشکر کے روکنے کو جمع ہو رہا تہا خالد رض
بن الولید اون سے بہی بہڑ گئے صبح سے دوپہر تک لڑائی ہوتی رہی ظہر کے قریب
بنی تغلب میدان جنگ سے بہاگ نکلے مسلمانون نے انکو قتل و قید کرنا اور
اون کے اسباب و خیمون کو لوٹنا شروع کردیا انہین قیدیون مین صہبا
بنت حبیب بن بجیر مادر عمر بن علی رض بن ابیطالب تہین اس کے بعد خالد رض نے

دوسرے روز یہان سے سفر کرکے قراقر (ماء کلب) مین پہونچکر قیام کیا اور وہان کے رہنے والون پر شبخون مار کر نہایت تیزی سے سوی (اب بہراء) کیطرف روانگی کے لئے تیاری کیا اور رافع بن عمیرہ طائی کو رہبری کے لئے بلایا اور اس سے راستہ کا حال دریافت کیا رافع نے کہا کہ "تم اس راستہ کو اس لشکر و اسباب کے نہین طے کر سکوگے بخدا ایک تنہا سوار اس راستہ کو طے کرتے ہوئے اپنی جان کا خوف کرتا ہے آج سے پانچ دن تک تمکو راستہ مین کسی مقام پر پانی نہ ملیگا" خالدؓ نے یہہ سنکر جواب دیا کہ مجھکو یہہ راستہ طے کرنا ضرور ہی ہے مجھے اس سے زیادہ کیا کام ہوگا کہ مین مسلمانون کی مدد کو رومیون پر جا رہا ہون تیرا مقصود اس کہنے سے یہہ ہے کہ مین اونکی مدد کو نہ جاؤن مین نے اپنی جان اللہ کی راہ مین وقف کر دیا ہے رافع یہہ جواب سنکر خاموش ہوگیا اور خالدؓ نے اپنے امراء لشکر کو طلب کر کے حکم دیا کہ "تملوگ اپنی جماعت سے کہدو کہ ہر شخص اپنے لئے پانچ دن کے لئے پانی لیلے اور اونٹون کو مکرر پانی پلا دے" لشکریون نے اس حکم کے سنتے ہی اونٹون کے کجاوون سے چھاگلون اور مشکیزون کو کہولکر پانی بہر لیا اور اونٹون کو کچھہ وقفہ دیکر مکرر پانی پلا دیا اور ان کے پاؤن پر کپڑے لپیٹ دے تاکہ روزانہ سفر سے پہٹنے سے محفوظ رہین الغرض جب لشکریون نے اپنا پورا انتظام کر لیا اوسوقت خالدؓ بن الولید رافع کو اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑہے اور اسلامی لشکر اون کے پیچھے روانہ ہوا چار شبانہ روز کی مسافت طے کر کے پانچوین روز علمین کے قریب پہونچے رافع نے لوگون سے کہا کہ تملوگ غور سے دیکھو کہین اس گرد و نواح مین عوسج کا درخت دیکھائی دیتا ہے" لوگون نے جواب دیا ہمکو عوسج نہین نظر آتا رافع نے یہہ سنکر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑہ کر کہا افسوس تم بھی ہلاک ہوئے اور ہم کو بھی تم نے ہلاک کیا ہم پہلے ہی

کہتے تہے کہ یہہ رستہ دشوار گزار ہے" تہوڑی دُور چلکر پہر اس نے لوگون کو عوسج کے ڈہونڈہنے کو کہا لوگون نے دور سے عوسج کو دیکہہ کر تکبیر کہا رافع نے کہا کہ اسکی جڑ کے پاس کہودو لوگون نے اس کے کہنے سے ایک گز بہر کا گڑہا کہود کر چشمہ کا مُنہہ کہولدیا لشکریون نے آسودہ ہوکر پانی پیا اور اپنے اونٹون کو پلاکر چہاگلون اور مشکیزون کو بہر لیا تہوڑی دور چلنے کے بعد سوے مین پہونچگئے یہی سوے بہراء کے رہنے کا مقام تہا لوگ حالت غفلت مین بیٹہے ہوئے شراب پی رہے تہے اور اسکا مغنی (گویّا) گا رہا تہا مسلمانون نے اونپر چہاپا مارا ان کے کوتّے اور ان کے سردار حرقوص بن نعمان بہرانی کو مار کر اون کے مال و اسباب کو لوٹ لیا پہر یہان سے روانہ ہوکر اہل ارک و تدمر سے صلح کرتے ہوئے قریتین مین پہونچے قریتین والون نے اسلامی لشکر سے مزاحمت کیا باہم لڑائی ہوئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ مسلمانون نے انکو شکست دیکر ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا بعد اِس کے اسلامی لشکر حوارین مین پہونچا یہان بہی ایسا ہی واقعہ پیش آیا پہر یہان سے عصر کیوقت روانہ ہوکر دوسرے روز ظہر کے قریب قصم مین پہونچا یہان قبیلہ قضاعہ سے بنی مشجعہ رہتے تہے. ان لوگون نے خالدؓ سے صلح کرکے اپنی جان اور اپنی جہوٹی عزت بچائی - بعد ازان خالدؓ اسلامی لشکر لیے ہوے راقع کے ساتہہ مرج رہط مین پہونچے اور اسیدن غسان پر حملہ کرکے ان کو قتل و قید کیا اور اسی مقام سے ایک سریہ کنیسہ غوطہ کیطرف بہیجا جو ان کے مردون کو مار کر ان کے لڑکون اور عورتون کو خالدؓ کے پاس گرفتار کر لایا دوسرے روز مرج رہط سے چلکر بصرے مین پہونچے اور اہل بصرے سے لڑکر اونپر کامیابی حاصل کیا یہہ شام کا پہلا شہر تہا جو خالدؓ و اہل عراق کے ہاتہہ پر فتح ہوا خالدؓ نے یہان کے اور جو اسکے تک دوسرے مقامات سے مال غنیمت حاصل

ہو چکا تہا اسکو مسلمانون مین تقسیم کرکے حسب دستور خمس (پانچوان حصہ) ابوبکرؓ کے پاس
مدینہ کو روانہ کیا اور خود یہان سے چلکر ماہ ربیع الثانی ۱۳ھ کے آخری شنبہ کو
غازیان شام کے پاس یرموک مین پہونچگئے۔

یرموک اتفاق سے جس روز خالدؓ بن الولید یرموک مین اسلامی لشکر مین پہونچے
اسی روز ماہان بطریق بہی معہ شماسہ او رقسیسون اور رہبانون کے رومی لشکر مین
داخل ہوا خالدؓ بن الولید شام ہی سے اپنی فوج کی ترتیب مین مصروف ہوگئے صبح
ہوتے ہوتے لشکر کو مرتب کرکے ہر ایک امیر کو اسکی جماعت کا اسکو ذمہ دار کرکے
خالدؓ نے اپنے مقابل پر اور امراء لشکر نے اپنے اپنے مقابل پر حملہ کیا فریقین جی توڑکر
لڑنے لگے اور اپنی قسمت کے آخری فیصلہ کے دیکہنے کو بڑہ بڑہ کر وار کرتے جاتے
تہے اگر رومی لشکر اپنے مذہبی پیشواؤن کے تحریک و وعظ سے ایک قدم بڑہنے کا
قصد کرتا تہا تو اسلامی لشکر خالدؓ بن الولید کے نعرہ اللہ اکبر سے رومیون کو دس
دس قدم پیچہے ہٹا دیتا تہا آخر الامر خالدؓ بن الولید نے سب سے پہلے ماہان کو شکست دیکر
میدان جنگ سے بہگا دیا بعد اس کے اور رومی افسرون کے پاؤن یکے
بعد دیگرے اوکہڑنے شروع ہوگئے تہوڑی دیر کے بعد میدان جنگ رومیون سے
خالی ہوگیا دو لاکہہ چالیس ہزار رومی لشکر مین سے اکثر مارے گئے اور کچہہ لوگ
واقوصہ دہوے مین ڈوب گئے اور ایک حصہ خندق مین گرگر مر گیا ان کے
نامی نامی سپہ سالار اور مشاہیر اراکین سلطنت قتل کئے گئے ازانجملہ تذارق برادر
ہرقل تہا۔ اس رومی لشکر کا نہایت چہوٹا حصہ ہزیمت اوٹہا کر مرتا کہپتا ہرقل
تک پہونچا جو انطاکیہ مین لڑائی کا نتیجہ سُننے اور اپنے لشکر کو مدد پہونچانیکی غرض سے
حمص مین ٹہرا ہوا تہا اپنے لشکر کی یہ غیر متوقع ہزیمت سنکر اور انکی بدحواسی دیکہکر
حمص مین نہ ٹہر سکا اسیوقت حمص سے نکلکر دوسرے شہر مین چلا گیا اور

حمص و دمشق کی قلعہ بندی کا حکم دیدیا۔ اس واقعہ مین اسلامی لشکر کی تعداد
چھیالیس ۴۶ ہزار بیان کیجاتی ہے انمین ستائیس ۲۷ ہزار تو اون امراء کے ہمراہ تھے
جنکو ابوبکر صدیق رضہ نے شام پر حملہ کرنیکو مدینہ سے روانہ کیا تھا اور دس ہزار خالد رضہ
بن الولید کے ہمراہ عراق سے آئے تھے اور تین ہزار وہ لوگ تھے جو خالد بن سعید
کے بھاگ جانے کے بعد باقی رہ گئے تھے اور چھہ ہزار عکرمہ بن ابی جہل کے ہمراہ
رہ گئے تھے یہہ لڑائی ماہ جمادی الاول مین ہوئی اس سے بیشتر نہ ایسی تیاری
کبھی عرب نے کیا تھا اور نہ رومیون نے ۔ خالد ابن سعید پہلے اپنے لشکر کے ایکہزار
آدمیون کی جماعت علیحدہ کر کے اوسپر ایک ایک امیر مقرر کر دیا اور اسکا نام
کردوس رکھا تھا کیونکہ رومیون نے بھی اپنے لشکر کو اسی طرح پر تقسیم کیا تھا
ابی سفیان بن حرب نے اس لڑائی مین نیکنامی کا بہت بڑا حصہ لیا بڑے بڑے
تمحصات مین پڑ گئے تھے۔ ارباب سیر و تواریخ نے لکھا ہے کہ اثناء جنگ مین مدینہ سے ایک قاصد
ابوبکر صدیق رضہ کے انتقال اور عمر فاروق رضہ کی امارت کی خبر لیکر آیا تھا خالد رضہ نے اس کو
لوگون سے چھپا رکھا پھر امراء لشکر روم سے جرجہ نکلکر میدان مین آیا اور خالد رضہ کو بلاکر
اسلام کی حقیقت دریافت کیا خالد رضہ نے اسکو خوب سمجھایا اور اچھی طرحسے اس کے
ذہن نشین کر دیا کہ جس مذہب پر وہ ہے وہ باطل ہے اور اسلام ایک سچا و پاک و
صاف مذہب ہے نجات ابدی اس کے قبول کرنے سے ملتی ہے،، اللہ تعالی نے جرجہ
کی چشم بصیرت کھولدیا وہ نہایت سچائی سے مسلمان ہو کر لشکر اسلام مین آملا رومیون کو
اس واقعہ سے بیحد صدمہ گزرا دوسرے دن خالد رضہ بن الولید نے ایک جماعت لشکر
اسلام کی لیکر حملہ کیا جنمین جرجہ بھی تھے لڑائی کا عنوان نہایت خطرناک تھا
رومیون کی لاش پر لاش گرتی جاتی تھی اور وہ لڑائی سے منھہ پھیرتے نظر نہ آتے
تھے دوپہر تک یہی کیفیت رہی مسلمانون نے اشارہ سے ظہر کی نماز ادا کیا اور

خالدؓ بن الولید نے اللہ اکبر کہہ کر حملہ کر دیا رومی لشکر اس دفعتہً حملہ سے گہبرا کر میدان جنگ سے بہاگ نکلا اس لڑائی مین جرجہ۔ عکرمہ بن ابی جہل اور ان کے لڑکے عمرو اور سلمہ بن ہشام و عمرو و ابان پسران سعید و ہشام بن العاصی و ہبار بن سفیان و طفیل بن عمرو و غیرہم (رضی اللہ عنہم) نامی نامی امراء لشکر اسلام شہید ہو گئے ابوسفیان کی ایک آنکہہ صدمہ تیر سے جاتی رہی۔

بعضون نے لکہا ہے کہ خالدؓ بن الولید عراق سے روانہ ہو کر شام کو آتے ہوئے مسلمانون سے مقام بصرے مین ملے جسوقت کہ وہ لوگ بصرے کو اپنے محاصرہ مین کئے ہوئے تہے اور اونہون نے سبہون کے ساتہہ ملکر اسکو جزیہ (خراج) فتح کیا تہا بعد اسکے اسلامی لشکر فلسطین کیطرف بغرض امداد عمروؓ بن العاصی یا عمروؓ اندلون غور مین اور رومی لشکر جلق مین تدارق برادر ہرقل کی ماتحتی مین تہا پہر رومی لشکر جلق سے نکلکر املہ کے قریب اجنادین کیطرف آیا مسلمانون نے غور سے اونپر حملہ کر کے نہایت مردانگی سے پسپا کر دیا یہہ واقعہ نصف جمادی الاول مین واقع ہوا ہے تدارق تو اسی لڑائی مین مارا گیا اور ہرقل یہان سے لوٹ کر مسلمانون سے واقوصہ مین یرموک کے نزدیک مڈبہیڑ ہوا اس حساب سے واقعہ یرموک رجب مین بعد اجنادین کے ہوا اور مسلمانون کو خبر انتقال ابوبکر صدیقؓ اسوقت پہونچے تہے جبکہ آٹہہ دن جمادی الثانی کے باقی تہے۔

(مترجم) ابن اثیر نے لکہا ہے کہ منجملہ چہیالیس ہزار لشکر کے جو اس واقعہ مین خالدؓ کے ہمراہ تہا ایکہزار مہاجرینؓ و انصارؓ تہے جنکو آنحضرت (صلعم) کی صحبت بابرکت نصیب ہوئی تہی اور ان مین ایک سو وہ صحابی تہے جو بدر مین شریک ہوئے تہے ان کے مقابلہ پر رومیون کا دو لاکہہ چالیس ہزار لشکر آیا ہوا تہا ہرقل کا بہائی پوری فوج کا افسر اعلیٰ تہا اور اوسکی ماتحتی مین نامی نامی کار آزمودہ

سپہ لار کام کر رہے تھے ایک ہمینہ بیشتر سے قسیس و رہبان و بطریق لوگون کو لڑائی
کی ترغیب دیتے اور انکو مسلمانون کے برخلاف ابہارتے تھے قلب لشکر مین
بطریق اعظم اطلسی غلاف مین انجیل کو لپیٹے ہوئے صلیبی نشان کے نیچے کھڑا ہوا
لشکر کو لڑائی پر آمادہ کر رہا تھا خالدؓ بن الولید نے اس کے لشکر کا یہہ رنگ دیکھکر
پہلے اپنے لشکر کو مرتب اور ہر سردار کو موقع موقع سے کھڑا کیا بعد اس کے قاریان
لشکر کو سورہ انفال پڑہنے کا حکم دیا اور خود قلب مین کھڑے ہو کر مہاجرین
انصار (رضی اللہ عنہم) کو سبہون سے علیحدہ کیا اور آسمان کیطرف ہاتہہ اوٹھا کر یہہ
دعا کرنے لگے " اے پروردگار عالم یہہ وہ تیرے خاص بندے ہین جنہون نے تیرے
رسول صلعم کا ساتہہ دیا ہے اور اوس کے مددگار و معاون رہے ہین تیری
مرضی کے لئے انہون نے اپنے گھر بار عیال و اطفال کو چھوڑا ہے تو ہماری عزت
نرکہہ بلکہ اپنے سچے دین اور اپنے سچے رسول کی عزت رکہہ ہماری مدد نہ کر اپنے
دین کی مدد کر اے بیکسون کے چارہ ساز تو انکے ذریعہ سے ہماری مدد کر اور ہمکو
کفار کے ہاتہہ سے ذلیل و خوار نکر" خالدؓ اس دعا سے فارغ ہو کر لشکریون
کے طرف متوجہ ہوئے اور حمد و نعت کے بعد نہایت فصاحت و بلاغت سے
ایک خطبہ پڑہا جسکا ترجمہ یہہ ہے " اے مسلمانو! یہہ دن تمہارے آزمایش
و امتحان کا ہے آج کے دن تمکو نہ فخر کرنا چاہیے اور نہ ریاکاری کو دخل دینا
چاہیے تملوگ آج جو کام کرو خاص اللہ تعالی کے لئے کرو اور اپنے نیک اعمال
سے اوسکو راضی کرو - یہہ وہ دن ہے کہ اگر تم آج مارے گئے تو بے شک
جنت مین جاؤگے اور اگر دشمنان خدا پر فتحیاب ہوگئے تو غازی کہلاؤگے
کیا تم نے نہین سنا ہے کہ آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہے کہ جنت تلوار کے سایہ مین
ہے پس اگر تملوگون کو جنت لینا اور اللہ کو راضی کرنا ہے تو لڑو! لڑو!! لڑو!!!

شاید اس کے بعد پہر ایسا موقع تمکو نہ ملے اور تمہاری موت آجائے۔ بستر پر
بحالت مذلت مرنیسے یہہ بہتر ہے کہ برسر میدان اللہ کی راہ مین مارے جاؤ اور
اسی خون آلودہ کپڑے مین دفن کردیئے جاؤ تاکہ قیامت مین تمہارے فی سبیل اللہ
لڑنے اور لڑتے لڑتے جان دیدینے کی وہ شہادت دین۔ اے بہائیو! یہہ وہ
دن ہے کہ اللہ تعالی نے آج تمہارے لئے جنت کے دروازے کہولدیا ہے،
کیا تملوگ جنت مین جانا پسند نہ کروگے دیکہو اللہ کی رحمت تمپر نازل ہوجاتی
ہے تمکو اللہ تعالی اپنی عنایت سے فتحیاب کریگا نیک نیتی سے اوسکی راہ مین
کوشش کرو اور اس امر کو بخوبی سمجہہ لو کہ اب تم سے دنیا چہوٹتی ہے اللہ اللہ
ہر شخص اپنے لئے زادسفر تیار کرلے اگر تم لڑکر شہید ہوئے یا فتحیاب ہوگئے تو
تم سے زیادہ محبوب اللہ کی نزدیک اور کوئی نہوگا اور اگر تم نے لڑنے مین کچہہ بہی
پس وپیش کیا تو دنیا تو تم سے چہوٹ ہی گئی ہے نہایت بیعزتی سے کفار کے
ہاتہہ سے مارے جاؤگے اور قیامت تک تم سے اللہ کی رحمت دور رہیگی
پہر تم اللہ کو اور اوس کے رسول اور اوس کے خلیفہ کو کیا منہہ دکہاؤگے چلو
چلو اپنی مرادین حاصل کرو دیکہو دشمنان خدا تمہاری طرف بڑہنے کا قصد
کرتے ہین پس تم اس سے پہلے کہ وہ تم پر حملہ کرین تم اونپر لوٹ پڑو اگر تم نے
ان کو خندق کی طرف لوٹا دیا تو پہر کیا ہے ان کو ہزیمت ہوگئی اور اگر خدا
نخواستہ انہون نے تمکو ہزیمت دیا تو خدا کی قسم ہے ایک قدم بہی پیچہے ہٹنا
اپنے کو جہنم مین ڈالنا ہے چلو آگے بڑہو ایک ایک قدم پر تمہارے ہزار ہزار
نیکیان لکہی جاتی ہین۔ آؤ جو کچہہ لینا ہے آج ہی لیلو کل کا جہگڑا نرکہو۔

اسلامی لشکر کا دل اس تقریر سے بہر آیا اور سبہون نے اللہ اکبر اللہ اکبر
کہہ کر تلوارین کہینچ لین خالدؓ نے عکرمہؓ بن ابی جہل و قعقاع بن عمرو کو آگے بڑہکر

لڑائی شروع کردینے کا حکم دیا رومی لشکر۔ اسلامی لشکر کو آگے بڑہتا دیکہکر تیر باری کرنے لگا لیکن جب اسلامی لشکر کی حرکت کو اسکا تیر نہ روک سکا تو اوسوقت تلوار و نیزے لیکر جہپٹ پڑے لڑائی نہایت تیزی سے ہورہی تہی اور ہر فریق دوسرے کے ہٹا دینے کی کوشش کررہا تہا اس اثنا مین مدینہ سے محمیہ رض بن زنیم آئے اور انہون نے خالد رض کو بلا کر چپکے سے ابوبکر رض صدیق کے انتقال اور عمر رض کی امارت کی خبر دیا خالد رض نے مصلحتاً اس خبر کو مشتہر نہ کیا لڑائی جس طرح سے شروع ہوئی تہی اوسیطرح جاری رکہا تہوڑی دیر کے بعد رومی لشکر کے صف سے جرجہ نکلکر میدان مین آیا اور خالد رض بن الولید کو بلوایا فریقین ایک دوسرے کو امن دیکر باہم گفتگو کرنے لگے۔

جرجہ رض۔ خالد رض مجہکو امید ہے کہ جو واقعہ صحیح ہوگا تم وہ مجہہ سے بیان کردوگے۔

خالد رض۔ بے شک ہمارے مذہب مین جہوٹ بولنا سخت گناہ ہے اللہ تعالی نے جہوٹہون پر لعنت کیا ہے۔

جرجہ رض۔ اچہا یہہ بتلاؤ کہ کیا تمہارے نبی پر آسمان سے کوئی تلوار اتری تہی جسکو تمہارے نبی نے تمکو دیا ہے اور جس کے ذریعہ سے تم جس قوم پر جاتے ہو فتحیاب ہوتے ہو۔

خالد رض۔ نہین۔

جرجہ رض۔ پہر تم سیف اللہ کیون کہے جاتے ہو اور کیون ہمیشہ مظفر ہوا کرتے ہو

خالد رض۔ اللہ تعالی نے ہم مین ایک نبی مبعوث کیا مین پہلے اسکو جہٹلایا اور اس سے لڑتا تہا بعد اس کے اللہ تعالی نے مجہے ہدایت دی اور مین مسلمان ہوکر اسکا مطیع ہوگیا تب اوس نے میرے مظفر ہونے کی دعا کی اور یہہ کہا کہ تو سیف اللہ ہے مجہکو اللہ تعالی نے مشرکین کے لئے بہیجا ہے تو ہمیشہ مظفر و منصور ہوگا۔

جرجہؓ ۔ تم لوگون سے کیون لڑنے آئے ہو۔

خالدؓ ۔ تملوگون نے خداکو بہولادیاہے اوس کے نبی کو نہین مانتے ہو یا تو تملوگ اسلام قبول کرلو یا ہمارے مطیع ہوجاو جزیہ دو اور اگر یہہ دونون امر منظور نہون تو لڑو۔

جرجہؓ ۔ جو شخص تمہاری دعوت قبول کرلیتاہے وہ کیسا سمجھا جاتا ہے ؟۔

خالدؓ ۔ ہم سب لوگ ایک دوسرے کے بہائی ہین کسیکو کسیؓ پر کوئی فضیلت نہین ہے اسلام کی حیثیت سے امیر و غریب سب برابر ہین۔

جرجہؓ ۔ کیا تمہاری طرح اسکو بہی اجر ملیگا۔

خالدؓ ۔ ہان اللہ تعالی مین بخل نہین ہے جو شخص نیک نیتی سے ہم مین داخل ہوگا وہ ہم سے افضل ہوگا اور اوسکو اللہ تعالی دین و دنیا مین عزت عنایت فرمائیگا۔

جرجہؓ کا دل خالدؓ کے جواب سے بہر آیا اور اس نے نہایت سچائی سے اسلام قبول کر لیا خالدؓ نے اسکو نہلاکر دو رکعت نماز پڑہایا اور اپنے ساتہہ لیکر لڑائی کو نکلے۔ پہلے حملہ مین رومیون نے مسلمانون کو اُن کے اُس مورچہ سے ہٹا دیا۔ جسطرف عکرمہؓ بن ابی جہل اور انکے چچا حرثؓ بن ہشام تہے عکرمہؓ نے یہہ کہہ کر کہ افسوس کی بات ہے کہ رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تو تمام عمر لڑتے رہے اور آج دشمنانِ خدا کے روبرو پیچہے قدم پڑرہے ہین آواز بلند سے کہا من یبایع الموت (کون شخص مرنے کی بیعت کرتاہے یعنی کون شخص اس امر پر بیعت کرتا ہے کہ مرکر میدان سے ہٹے یا فتحمند ہوکر) حرثؓ بن ہشام اور ضرارؓ بن الازور نے یہہ سُنکر چار سو نامی نامی جنگ آور و ن کے ساتہہ بیعت کیا اور رومیون کے لشکر مین اللہ اکبر کہہ کر گہس پڑے اور نہایت مردانگی سے لڑتے رہے تاآنکہ بعضے زخمی ہوکر بیکار ہوگئے اور بعضے شہید ہوگئے۔ خالدؓ و جرجہؓ دن ڈہلے

لڑائے لشکریون نے ظہر و عصر اشارہ سے پڑہا مغرب کے قریب مسلمانون نے رومی سوارون کو بہاگنے کے تہیئہ مین دیکہہ کر رستہ دیدیا جس سے سوارونکا زیادہ حصہ جان بچاکر بہاگ گیا باقی رہے پیادہ وہ سب کے سب تیغ اجل کے نذر ہوگئے بارہ ہزار رومی علاوہ ان لوگون کے جو عین معرکہ مین کام آئے مارے گئے اور ایک گروہ ان کے سردارون کا گرفتار کرلیا گیا جنکی دوسرے دن گردن ماری گئی۔ کامیابی کے بعد خالدؓ تدارق کے خیمہ مین داخل ہوئے عکرمہؓ بن ابی جہل اور ان کے لڑکے میدان جنگ سے زخمی اوٹہا لائے گئے خالدؓ نے عکرمہؓ کا سر اوٹہاکر اپنے زانو پر رکہہ کر چند قطرے پانی کے ان کے حلق مین ڈالے اور عکرمہؓ کلمہ شہادت پڑہتے ہوئے راہی جنت ہوگئے اس معرکہ مین معہ عکرمہؓ اور ان کے لڑکے کے تین ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

ابوبکرؓ کا انتقال جسوقت ابوبکر صدیق حالت احتضار مین مبتلا ہوئے اوسوقت طلحہ و عثمان و عبدالرحمن بن عوف و علی بن ابیطالب وغیرہم (رضی اللہ عنہم) کو طلب کرکے مشورہ[1] کیا اور ان لوگون سے خلافت عمرؓ کی بابت اپنی رائے کو ظاہر کیا

---

[1] ابن اثیر نے لکہا ہے کہ ابوبکرؓ نے مرض الموت مین سب سے پہلے عبدالرحمنؓ ابن عوف کو بلاکر عمرؓ کا حال دریافت کیا عبدالرحمنؓ نے جواب دیا کہ اسکی رائے تمہاری رائے سے بہتر ہے مگر یہہ کہ انمین سختی ہے ابوبکرؓ نے یہہ سنکر کہا اسکی وجہ یہہ ہے کہ جب وہ مجہے کسی معاملہ مین نرمی کرتے دیکہتے ہین تو سختی کرتے ہین اگر خلافت ان کے سپرد کردیجائیگی تو سختی چہوڑ دینگے کیونکہ جب مجہے کسی پر غصہ کرتے دیکہتے ہین تو مین ان سے نرمی دیکہتا ہون بعد اس کے عثمانؓ کو بلاکر عمرؓ کا حال دریافت کیا عثمانؓ نے کہا عمرؓ کا باطن ظاہر سے اچہا ہے اور ہم مین کوئی انکا سا نہین ہے ابوبکرؓ نے یہہ سنکر ان دونون آدمیون سے (باقی صفحہ ۳۴۶ مین)

جب ان لوگون نے اتفاق راے کرلیا تب ابوبکر صدیقؓ گہر سے نکلکر باہر آئے اور لوگون سے مخاطب ہوکر کہا "مین نے عمرؓ کو اپنا خلیفہ بنایا ہے اور اس سے مین نے تمہاری بہتری کا قصد کیا ہے پس تملوگ جو وہ کہین اوسکو سنُو اور اونکی اطاعت کرو" یہہ کہہ کر عثمانؓ کو بلایا اور اون سے یہہ عہدنامہ لکھوایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا ما عهد به ابو بکرؓ خلیفہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند آخر عهده بالدنیا و اول عهده بالآخرہ فی الحال اللتی یومن فیها الکافر و یوقن الفاجر انی استعملت علیکم عمر بن الخطاب و لم آل لکم خیراً فان صبر و عدل فذلك علمی به و رائی فیه و ان جار و

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۴۵) اخفاء راز کو کہا اس اثنا مین طلحہؓ بن عبید اللہ آگئے ابوبکرؓ نے اُن سے کہا کہ مین نے لوگونپر عمرؓ کو اپنا خلیفہ کیا طلحہؓ نے جواب دیا کہ عنقریب تم اللہ تعالی سے ملاقات کرنے والے ہو تم سے اللہ تعالی پوچہے گا کہ تم نے رعیت کے ساتہہ کیا معاملہ کیا ابوبکرؓ نے کہا مجہکو اوٹہا کر بٹہاؤ جب لوگون نے انکو اوٹہا کر بٹہایا تو یہہ جواب دیا کہ مین جب اپنے رب کے سامنے جاؤن گا اور وہ مجہہ سے دریافت کریگا تو مین کہہ دونگا کہ تیرے مخلوق پر مین نے تیرے بہترین مخلوق کو مقرر کیا ہے طلحہؓ یہہ سنکر خاموش ہو رہے اور ابوبکرؓ نے عثمانؓ کو عہدنامہ لکہنے کا حکم دیا ابوبکرؓ شدت علالت کیوجہ سے رُک رُک کر بولتے جاتے تہے اور عثمانؓ لکہتے جاتے تہے جب عہدنامہ لکہہ گیا تو اوسکو لوگون مین پڑہے جانے کا حکم دیا اور خود باہر آکر لوگون سے مخاطب ہوکر کہا کیا تملوگ راضی ہوتے ہو اس شخص پر جسکو مین نے اپنا خلیفہ بنایا ہے؟ بے شک مین نے خلیفہ نہین بنایا اپنے کسی عزیز و قریب کو۔ مین نے خلیفہ بنایا ہے عمرؓ کو پس اسکا کہنا سنو اور اسکی اطاعت کرو۔ مین نے یہہ محض اپنی رائے سے نہیں کیا بلکہ مشورہ کیا ہے (باقی صفحہ ۳۴۷ مین)

بدل فلا علم لی بالغیب والخیر اردت ولکل امرء ما اکتسب وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (ترجمہ شروع کرتا ہون مین ایسے اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے یہہ وہ عہد ہے جو ابوبکر خلیفۂ محمد رسول اللہ (صلعم) نے کیا ہے جس وقت کہ اوسکا آخری زمانہ تہا دنیا مین اور اول زمانہ تہا آخرت کا۔ ایسی حالت مین کہ اس مین کافر ایمان لاتا ہے اور فاجر یقین کرتا ہے مین نے تم لوگون پر عمرؓ ابن الخطاب کو مقرر کیا ہے اور مین نے تمہاری بہلائی مین کوتاہی نہین کیا پس اگر عمرؓ نے صبر کیا اور عدل کیا تو یہہ میری اس کے ساتہہ واقفیت تہی اور میری رائے تہی اور اگر برائی کیا اور کچہہ تغیر کیا تو مجہکو علم کا غیب نہین ہے اور مین نے نیکی کا قصد کیا ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ کرے اور عنقریب جان جائینگے وہ لوگ جنہون نے ظلم کیا ہے کہ کس پہلو پہیرے جائینگے)۔

ابوبکر کے خصایل وعادات

(سنہ ۱۳ھ) ابوبکرؓ صدیق کی وفات شب سہ شنبہ کو ہوئی جبکہ آٹہہ راتین جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ کی باقی رہ گئین تہین صحیح یہہ ہے کہ ترسٹہہ ۶۳ برس کی عمر پائی بعضے کہتے ہین کہ ایک یہودی نے چاول یا حریرہ مین زہر دیا تہا اور بعضے لکہتے ہین کہ ایک روز سردی کے وقت آپ نہائے تہے جس سے بخار آگیا پندرہ روز تک بخار مین مبتلا رہے گہر سے باہر نہ آسکتے تہے آپ کے حکم سے عمرؓ لوگون کو نماز پڑہاتے تہے۔ دو برس تین مہینہ دس دن خلافت کیا اور بعض مورخ ان کے زمانہ خلافت کو دو برس تین مہینہ چہبیس ۲۶ یوم مین محدود کرتے ہین۔ عام الفیل کے تین برس بعد پیدا ہوئے۔ حسب وصیت آپ کے اسماء

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۴۶) لوگون نے یہہ سنکر سمعنا واطعنا ایک زبان ہوکر کہہ دیا اس کے بعد ابوبکرؓ نے عمرؓ کو چند وصیتین کین جیسا کہ آیندہ بیان کیا جائیگا۔

بنت عمیس (آپکی بیوی) اور عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے نہلایا اور تین کپڑون مین
کفنایا دو ان مین سے پرانے تہے جو انکے استعمال مین تہے اور ایک نیا خرید کر لیا تہا
غسل و تکفین کے بعد جس سریر پر آنحضرت (صلعم) کو اوٹہایا تہا اوسی پر ابوبکرؓ
صدیق بہی اوٹہائے گئے اور عبدالرحمنؓ بن ابی بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ نے قبر مین
اوتارا اور ان کے سر کو آنحضرت (صلعم) کے مونڈہون کے برابر رکہا اور ان کے
لحد کو آنحضرت (صلعم) کے لحد سے ملا دیا اور انکے قبر کو آنحضرت (صلعم) کی قبر
کیطرح مسطح کر دیا سب سے آخری کلمے جو ابوبکرؓ کے زبان سے نکلے وہ "توفنی
مسلمًا و الحقنی بالصّٰلحین" ہے۔

حلیہ و نسب ابوبکرؓ کا رنگ سفید۔ رخسارہ ہلکے۔ چہرہ پر رگین نمایان۔ نحیف البدن
آنکہین اندر کو گہسی ہوئین تہین۔ بالون کو حنا و کتم سے رنگتے تہے نام ان کا
عبداللہ کنیت ابوبکر تہی ابوقحافہ عثمان بن عامر قریشی کے لڑکے تہے آنحضرت (صلعم)
کے ساتہہ ساتوین پشت مرہ بن کعب مین شریک ہوتے ہین انکی مان ام الخیر سلمی
بنت صخر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم تہین یہہ بہی قدیم الاسلام مین اپنے
لڑکے ابوبکرؓ کے بعد اسلام لائین ابوبکرؓ نے دو نکاح جاہلیت مین کیا ایک قتیلہ بنت
عبدالعزے بن عامر بن لوی کے ساتہہ جس سے اسماءؓ و عبداللہؓ پیدا ہوئے
اور دوسرا ام رومان و عد بنت عامر بن عمیر کنانیہ کے ساتہہ جس سے عبدالرحمنؓ
و عائشہؓ زوجہ رسول اللہ (صلعم) پیدا ہوئین اور دو نکاح اسلام مین کیا
ایک اسماء بنت عمیس سے جو ان سے پہلے جعفرؓ بن ابیطالب کے نکاح مین تہین
اور ان سے محمدؓ بن ابی بکرؓ پیدا ہوئے اور دوسرا حبیبہ بنت خارجہ بن
زید انصاری سے جس سے آپکے وفات کے بعد ام کلثوم پیدا ہوئین۔

عمال ابوبکر صدیقؓ کی کتابت علیؓ ابن ابیطالب و زیدؓ بن ثابت و عثمانؓ

بن عفان اکثر کرتے تھے علاوہ ان کے وقت ضرورت جو سامنے آجاتا تھا اس سے لکھا لیتے تھے۔ ان کے عہد خلافت مین ابو عبیدہؓ بیت المال کے اور عمرؓ ابن الخطاب دار القضاء کے متولی تھے اور عمّال جو اطراف و جوانب بلاد مین انکی طرف سے حکمرانی کرتے تھے وہ اس تفصیل سے تھے۔

مکہ۔ مین عتاب بن اسید انکا انتقال اتفاق سے اوسیدن ہوا ہے جسدن ابو بکرؓ صدیق کی وفات ہوئی۔

طایف مین عثمان بن ابی العاصؓ۔

صنعاء مین مہاجر بن ابی امیہؓ۔

حضر موت مین زیاد بن لبید انصاریؓ۔

خولان مین یعلی بن منیہؓ۔

زبید و زمع مین ابو موسیؓ۔

جند مین معاذ بن جبلؓ۔

بحرین مین علا ابن الحضرمیؓ

نجران مین جریر بن عبد اللہؓ۔

جرش مین عبد اللہ بن ثورؓ

دومۃ الجندل مین عیاض بن غنمؓ۔

ابو عبیدہؓ و شرجبیلؓ و یزیدؓ و عمروؓ ہر ایک علیحدہ علیحدہ ایک ایک لشکر کے افسر تھے اور ان سب کے افسر اعلیٰ خالدؓ بن الولید تھے اور شام میں رومیون سے لڑ رہے تھے۔ یہی گویا ان کے وزیر صیغہ جنگ یا کمانڈر انچیف افواج اسلامیہ تھے۔

ابو بکرؓ کی انگوٹھی پر نعم القادر اللہ کندہ تھا ان کے انتقال کے بعد

٭ ابو قحافہ چھ برس اور چند ایام زندہ رہکر سنہ ۱۴ھ ستانوے برس کی عمر مین بجگرائے عالم جاودانی

ہوئے۔ یہہ سابقین اولین مین سے ہین۔ سب سے پہلے آنحضرت (صلعم) پر ایمان
لائے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تہے "مین نے کسی کو اسلام کی دعوت نہین دیا مگر
یہہ کہ اس کے دل مین اولاً اس سے کچہہ کشیدگی نہ پیدا ہوئی ہو سوائے ابوبکرؓ کے
آنحضرت (صلعم) کے ساتہہ انہون نے ہجرت کیا اور شرف صحبت کا فخر انہین کو
حاصل ہوا۔ بدر۔ احد۔ احزاب۔ بڑے بڑے مشاہد مین ہمراہ رکاب رہے سات
آدمیون کو خرید کر کے آزاد کیا جنکو کفار دین اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ایذا
دیتے تہے ازانجملہ بلال و عامر بن فہیرہ و زنیرہ و نہدیہ وغیرہم ہین۔ چالیس ہزار
معہ اسکے جو اس سے منفعت ہوئی تہی اللہ کی راہ مین صرف کیا۔ جب یہہ خلیفہ ہوئے
اور عرب مرتد ہو گیا تب تلوار کہینچے ہوئے ذی القصہ کیطرف نکلے علیؓ نے پہونچکر
سواری کی لگام پکڑ لیا اور کہنے لگے "اے خلیفۂ رسول اللہ (صلعم) کہان جا رہے ہو
مین تم سے وہی کہتا ہون جو آنحضرت (صلعم) نے یوم اُحد مین کہا تہا خدا کے لئے
اپنی تلوار کو نیام مین کر لو۔ تم بذاتہ نہ لڑنے جاؤ مبادا کہین کسی مصیبت مین مبتلا
ہو جاؤ اور اگر ایسا ہوا تو نظام اسلام باقی نہ رہجائے گا" ابوبکرؓ نے انکو سمجہا دیا اور
لشکر کے ساتہہ جا کر مرتدین کو منتشر کر دیا۔ مال غنیمت کو سابقین اولین اور متاخرین
اسلام اور حر و عبد و مرد و عورت مین برابر تقسیم کرتے تہے۔ کسی نے ایک مرتبہ
اسی فعل پر اعتراض کیا تہا آپ نے اسکا یہہ جواب دیا کہ سابقین اولین جو پہلے سے
ایمان لائے ہین تو اسکا اجر اللہ تعالیٰ انکو آخرت مین دیگا اور یہہ تو دنیا ہے اسمین
سب مسلمان برابر ہین ایام سرما مین کمبل اور کپڑے خرید کر کے بیوہ عورتون اور
یتیم بچون کو دیتے تہے۔ خلافت سے پہلے انکا مال و اسباب سنح مین رہتا تہا نماز عشاء
کی پڑہ کر سنح چلے جاتے تہے اور صبحکو اکثر پیادہ اور کبہی سواری پر مسجد نبوی مین آ جاتے تہے
لیکن بیعت خلافت کے چہہ مہینے بعد اپنا سب مال و اسباب مدینہ مین اوٹہا لائے ہر روز

بازار جاکر مجبور عورتون اور مردون کی ضروریات خرید لاتے تھے اپنی بکریونکو
اکثر خود اور کبھی اور لوگ چرانے کو جاتے تھے اور انکا دودہ خود دوہکر غربا کو تقسیم
کر دیتے تھے ایک روز خلافت کے بعد ایک عورت نے کہا" ابتو تم خلیفہ ہوگئے ہو
اب ہمارے گہر مین دودہ کیون آئیگا اور تم کیون دوہوگے" ابو بکرؓ نے یہہ سنکر
جواب دیا بخدا مین خود تم لوگون کے لئے دوہونگا مین اس خلافت سے اپنی
عادت کو نہ بدلونگا" چنانچہ ایسا ہی ہوا جب تک زندہ ہے بکریون کا دودہ
خود دوہکر غربا کو دیتے آتے تھے۔ خلافت کے بعد تجارت چہوڑ دیا تہا
رات دن مسلمانون کے اصلاح مین مصروف رہتے تھے ابو بکرؓ نے وقت انتقال
یہہ وصیت کی تہی کہ جو کچہہ بیت المال سے انکی ذات خاص پر صرف ہوا ہے
اس کے عوض مین انکی مملوکہ زمین فروخت کرکے اسقدر مال بیت المال مین
داخل کر دیا جاوے مسلمانون مین یہہ پہلی والی ہین جنکے صرف کے لئے
رعیت نے نفقہ مقرر کیا تہا اور یہہ پہلے خلیفہ تھے کہ جنکے باپ زندہ تھے اور
یہہ والی ہوئے اور یہہ پہلے وہ شخص ہین جنہون نے مصحف قرآن کو
مصحف کے نام سے موسوم کیا اور یہی سب سے پہلے خلیفہ کہلائے۔

عمرؓ ابن الخطاب کو بوقت استخلاف نہایت عمدہ اور کارآمد وصیتین کین
ازانجملہ یہہ تہا" اے عمرؓ مین نے تم کو اصحاب رسول اللہ (صلعم) پر اپنا نائب
بنایا ہے اللہ سے ظاہر و باطن ڈرنا اے عمرؓ بے شک اللہ کا ایک حق رات
مین ہے جسکو وہ دن مین قبول نہین کرے گا اور اسکا ایک حق دن
مین ہے جسکو وہ رات مین نہین قبول کرتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نوافل کو
قبول نہ کرے گا جب تک فرایض نہ ادا کئے جائین گے۔ اے عمر کیا تم
نہین جانتے ہو کہ جس کے اعمال قیامت مین بہاری ہونگے وہی گران

اور جنکے اعمال ہلکے ہونگے وہ سبک ہون گے اور یہہ باتین حق و باطل کے
اتباع سے حاصل ہونگی اے عمرؓ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ نرم آیات کے ساتھہ
شدت کی آیات اور شدت کی آیات کے ساتھہ نرم آیات نازل ہوئی ہین
تاکہ مومن اللہ سے ڈرتا اور اس سے اپنی مغفرت کو مانگتا رہے۔ اے
عمرؓ جب اہل نار کا ذکر آئے تو یہہ کہنا کہ اے اللہ مجھے امید ہے تو مجھے انمین سے
نہ کرے گا۔ اور جب اہل جنت کا تذکرہ آئے اور اون کے اعمال صالحہ کا 11
بیان ہو تو اللہ سے دعا کرنا کہ اللہ تعالی مجھکو انمین شامل کرے اور جب تم
میری ان وصیتون پر عمل کروگے تو مجھے گویا اپنے پاس بیٹھا ہوا پاؤگے۔
ابو بکر صدیقؓ نے اسیطرحکی وصیتین کرکے شام کے وقت انتقال کیا اور
رات ہی کو دفن کئے گئے۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔

تم الجزء الثالث من ترجمة تاریخ الامام ابن
خلدون ویلیہ الجزء الرابع واولہ اخبار خلافت سیدنا
عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ

as it is

(20)